

سلسلہ فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی
(کتاب الصلاۃ باب المريض)

کری پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام

BestUrduBooks.wordpress.com

اس موضوع پر جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مختصر مجموعہ

مکتبہ تبصرة دارالعلوم کراچی

سلسلہ فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی
(کتاب الصلاة باب المريض)

کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام

اس موضوع پر جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مختصر مجموعہ

مکتبہ دارالعلوم کراچی

جملہ حقوق ملکیت بحق مکتبہ دارالعلوم کراچی (وقف) محفوظ ہیں

باہتمام : محمد قاسم گلگتی
طبع جدید : جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ (مطابق مئی ۲۰۱۱ء)

ملنے کے پتے

● مکتبہ دارالعلوم کراچی

- | | |
|-------------------------------|--|
| * احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی | * ادارۃ المعارف احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی |
| فون نمبر: 021-35042280 | * مکتبہ معارف القرآن احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی |
| 021-35049774-6 | * ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور |
| ای میل | * ادارہ اسلامیات اردو بازار کراچی |
| mdukhi@gmail.com | * دارالاشاعت اردو بازار کراچی |

فہرست مضامین

- پیش لفظ..... ۷
- قیام سے معذور شخص کے لئے گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم..... ۱۱
- بیٹھ کر نماز پڑھنا کب جائز ہوتا ہے..... ۱۳
- دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکنے والے کے لئے سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم..... ۱۴
- مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟..... ۱۴
- کری کے سامنے میز یا تختہ رکھنے کا حکم..... ۱۵
- مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں سامنے میز یا تختہ رکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے..... ۱۶
- جو آدمی رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ میں شدید تکلیف ہو تو کیا حکم ہے؟..... ۲۶

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی مختلف شکلیں

- کسی سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟..... ۲۹
- کری پر بیٹھ کر سامنے کی میز پر سجدہ کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم..... ۳۰
- کری پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت سے متعلق حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی طرف سے منسوب بات کی تحقیق..... ۳۱
- سجدہ کرنے پر قدرت ہوتے ہوئے محض جسم جھکا کر اشارہ سے سجدہ کرنے کا حکم..... ۳۲

کرسی پر نماز پڑھنے والے کے لئے گھٹنا رکھنے والا سجدہ

کرنے کی صورت کیا ہے؟

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذور شخص کے لئے دوسری کرسی پر سجدہ کرنا ضروری ہے

یا اشارہ کافی؟ ۳۳

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سجدہ کے وقت گھٹنا کہاں رکھے؟ ۳۴

احسن الفتاویٰ میں کرسی پر گھٹنا رکھنے سے متعلق مسئلہ کی وضاحت ۳۴

صف کے درمیان میں کرسی رکھنے کا حکم ۳۴

قدرت نہ ہونے کا حکم لگنے کے لئے صرف اپنا گمان کافی ہے یا مستند ڈاکٹر کی تصدیق

ضروری ہے ۳۶

فرائض، واجبات اور سنتیں بیٹھ کر پڑھنے کا حکم ۳۷

قیام پر قادر نہ ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے؟ ۳۸

عوارض کی مختلف صورتیں ۳۹

جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے کا حکم ۴۱

قیام پر قادر شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ۴۲

قیام پر قدرت نہ ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۲

جو قیام اور رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو وہ کس طرح نماز پڑھے ۴۴

قیام پر قدرت نہ ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۵

باقاعدہ قیام کرنے کے بعد کرسی پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کرنے کا حکم ۴۶

قیام اور رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۶

قیام اور سجدہ پر قادر ہو لیکن رکوع پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۶

جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو

اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۴۷

خواتین کے لئے گھروں میں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ۴۸

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کے لئے متعدد احکام

- ۴۹..... چلتے پھرتے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم
- ۵۵..... سجدہ کرنے سے عاجز شخص کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھ کر؟
- گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے کبھی رکوع و سجدہ کر کے اور کبھی کرسی پر بیٹھ کر
- ۵۶..... اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم
- ۶۲..... کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے لئے اعذار کیا کیا ہیں؟
- ۶۴..... سجدہ کے اشارہ میں ہاتھ گھٹنے سے آگے نکالنے کا حکم
- ۶۸..... نوافل بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش کب ہے؟

- ۷۲..... جو شخص قیام یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو.....
- ۷۳..... جو شخص ٹانگیں زیادہ دیر تک موڑ کر نہیں بیٹھ سکتا اس کے لئے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- ۷۵..... مریض کے لئے کیا تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے؟
- ۷۶..... کیا قیام کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے.....
- ۷۷..... کیا صرف سر جھکانا کافی ہے یا ٹکانا بھی ضروری ہے؟
- ۷۸..... میز کی اونچائی اور کیفیت کیسی ہو؟
- ۷۹..... گرسی کی گدی اور قدم رکھنے کی جگہ پاک ہونا ضروری ہے.....
- ۸۰..... دل کے مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم.....
- ۸۱..... کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پاؤں زمین پر ٹکانا ضروری ہے یا نہیں؟
- ۸۵..... کرسی پر سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
- ۸۹..... کیا مریض کے لئے کرسی پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟

مساجد میں رکھی ہوئی کرسیوں کے احکام

- ۹۳..... مسجدوں میں جو کرسیاں رکھی ہوتی ہیں ان پر نماز پڑھنے کا حکم.....

- ۹۴ کرسی کے ساتھ لگا ہوا تختہ سترہ کے حکم میں ہے یا نہیں؟
- ۹۶ کرسی پر بیٹھ کر نقلی عبادت کرنے کا حکم
- ۹۷ صف کے درمیان کرسی رکھنے کا حکم
- ۹۹ کیا کرسی صف کے کنارے پر لگانا ضروری ہے؟
- ۱۰۱ صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- ۱۰۲ امام کے قریب کرسی رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم
- ۱۰۳ صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- ۱۰۵ حالت قیام میں کھڑے ہونے کی وجہ سے اگر صف سے آگے نکل آئے تو کیا کیا جائے؟
- ۱۰۸ مریض کے لئے کرسی پر بیٹھ کر میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کا حکم کس دلیل سے ثابت ہے؟
- ۱۱۲ میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں علامہ شامیؒ کی عبارت کی تائید
- ۱۱۵ جہاں میز یا کوئی اور چیز سجدہ کرنے کے لئے میسر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟
- ۱۱۵ اگر میز کی اونچائی نوانچ سے زیادہ ہو تو کیا حکم؟
- میز نہ ہونے یا نوانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے سر کے اشارے سے پڑھی ہوئی نماز
- ۱۱۸ لوٹنا ضروری ہے یا نہیں؟
- رکوع و سجدہ کرنے سے معذور اگر قیام پر قادر ہو تو اس کے لئے قیام کرنا افضل ہے
- ۱۱۹ یا پوری نماز بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے؟

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق ماہنامہ انوارِ مدینہ کا مضمون اور اس کا جواب

- ۱۲۶ کرسی پر بیٹھا ہوا معذور شخص نماز میں سجدہ کے لئے کیا کرے؟
- ۱۲۹ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہے قعود کی نہیں
- ۱۲۹ تنبیہ
- ۱۳۰ کرسی پر بیٹھا ہوا شخص رکوع و سجود میں اشارہ کرے میز پر اس کے لیے سجدہ نہیں ہے

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام
على سيدنا وشفيعنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين

اما بعد !

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں ہے کہ ارکان اسلام اور اسلامی عبادات میں اہم ترین عبادت نماز ہے جو دین کا ستون ہے۔ پھر نماز کے اندر اہم ترین رکن سجدہ ہے، اور ایک مسلمان کو بارگاہ خداوندی میں جو تقرب سجدہ سے حاصل ہوتا ہے وہ کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد (مشکوٰۃ ص ۸۴)

جب بندہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ سجدہ کی اسی اہمیت کی وجہ سے فقہاء کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی سجدہ پر قادر نہیں لیکن قیام پر قادر ہے تو سجدہ پر قادر نہ ہونے کی بناء پر اس سے قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے یعنی اس پر قیام فرض نہیں رہتا۔

لہذا ہر مسلمان کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ نماز کو تمام شرائط، ارکان اور واجبات کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کرے اور نماز کے اندر رکوع اور سجدہ کا خاص اہتمام کرے اس

میں جلد بازی نہ کرے اور رکوع اور سجود کو بے توجہی سے بھی ادا نہ کر سکے۔
 البتہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں قیام یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہیں ہے تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے، اگر زمین پر بیٹھنا بھی اس کے لیے ممکن نہیں ہے تو وہ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ کا خاص اہتمام کرے اس طرح کہ:

(۱)..... اگر وہ کرسی سے اتر کر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ زمین پر اتر کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو۔

(۲)..... اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں لیکن سامنے دوسری کرسی، کوئی میز یا تختہ دستیاب ہے اور وہ اس پر سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس دوسری کرسی، میز یا تختہ پر سرٹکا کر حقیقتہً سجدہ کرے، البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ میز یا تختہ جس پر سجدہ کیا جا رہا ہے وہ اس کے بیٹھنے کی جگہ سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اگر وہ میز یا تختہ جس پر سجدہ کیا جا رہا ہے اس کے بیٹھنے کی جگہ سے تقریباً نو انچ سے زیادہ اونچی ہوگی تو وہ سجدہ حقیقی سجدہ شمار نہ ہوگا بلکہ اشارہ کا سجدہ قرار دیا جائے گا۔

(۳)..... البتہ جو شخص نہ زمین پر اتر کر سجدہ کر سکتا ہے، نہ فی الحال وہ اپنے سامنے کسی کرسی، میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو چونکہ وہ حقیقی سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لہذا وہ سجدہ کا اشارہ کرے گا جو حقیقی سجدہ کے قائم مقام ہوگا اور اسے اشارہ کے اس سجدہ پر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ برکات اور فضائل حاصل ہوں گے جو قرآن و حدیث میں سجدہ پر وارد ہیں۔

اس تفصیل کی روشنی میں گزارش ہے کہ گزشتہ بیس سال میں مساجد میں کرسیوں کی تعداد جس تیزی سے بڑھ گئی ہے اسے دیکھ کر حیرانی بھی ہوتی ہے اور پریشانی بھی، ایک وقت تھا کہ مسجد میں کرسی لانے اور اس پر نماز پڑھنے کا تصور نہ تھا جبکہ اب دن بدن اس کا رواج بڑھتا جا رہا ہے اور مساجد میں کرسیوں کا مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس کا سبب

امراض جسمانی کی کثرت ہے یا نماز میں محض آسانی اور راحت کی خواہش، اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہے..... البتہ ہر مسلمان کے ساتھ چونکہ حسن ظن رکھنے کا حکم ہے اور ایک شخص کی تکلیف دوسرا آدمی محسوس نہیں کر سکتا اس لیے دیکھنے والا کرسیوں پر بیٹھنے والے ان حضرات کو معذور ہی سمجھے گا، البتہ خود نماز پڑھنے والوں کو قیام، رکوع اور سجود کے شرعی احکام سے واقف ہونا ضروری ہے، اسی طرح ان مساجد کی انتظامیہ کے لیے بھی ان شرعی مسائل سے واقفیت ضروری ہے کیونکہ ان کرسیوں کی وجہ سے مساجد کی انتظامیہ کو بھی نت نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، زیر نظر کتاب انہی حضرات کے لیے شائع کی جا رہی ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے شرعی احکام سے متعلق یہ کتاب ان فتاویٰ پر مشتمل ہے جو وقتاً فوقتاً دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہوئے، مختلف حضرات کی طرف سے مختلف قسم کے سوالات آتے رہے تو مناسب معلوم ہوا کہ انہیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ نماز اور مسجد سے وابستہ مسلمان ان احکام سے واقف ہو سکیں، اشاعت کا یہ بھی مقصد ہے کہ کوئی بات قابلِ ترمیم ہو یا نظر ثانی کی محتاج ہو تو وہ سامنے آجائے۔

اللہ کرے یہ کتاب باعثِ ہدایت ہو اور جن حضرات نے ان مسائل کی تحقیق میں کام کیا ہے یا جنہوں نے حق کی طرف رہنمائی کی ہے ان کے لیے یہ کتاب صدقہ جاریہ بنے۔ آمین یا رب العالمین۔ اللہم تقبل منا وارض عنا
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

احقر محمود اشرف غفر اللہ

خادم مکتبہ دارالعلوم وجامعہ دارالعلوم کراچی

۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ

۱۱ مئی ۲۰۱۱ء

وہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کے احکام

قیام سے معذور شخص کے لئے گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۸۸/۳۸)

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ آج کل حرم شریف میں اور دیگر مساجد میں دیکھا جا رہا ہے کہ بہت سے نمازی جن کے گھٹنوں یا قدموں میں درد یا کسی قسم کی تکلیف ہو وہ کرسی پر یا گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں گاڑی ہی میں چلے آتے ہیں اور گاڑی ہی کو صف میں لگا دیا جاتا ہے۔ اسی پر اشارہ سے نماز پڑھ لیتے ہیں، اس پر سجدہ کر لیتے ہیں اور بعض لوگ صرف اشارے ہی سے رکوع سجدہ کر لیتے ہیں۔ ان سب صورتوں کا کیا حکم ہے؟ کیا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت ہوتے ہوئے اس طرح گاڑی یا کرسی پر بیٹھ کر نماز ہو جاتی ہے؟ اگر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو آلتی پالتی مار کر یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر رکوع سجدہ کر سکتے ہیں دلائل فقہیہ کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔ بینوا تو جرو۔

۲ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

الجواب :- گھٹنوں یا قدموں میں معمولی تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام سے کو ترک کر دینا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، ہاں اگر تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہو کہ آدمی کھڑے ہوتے ہی گر جاتا ہو، یا مرض کے بڑھ جانے یا شفا یا بی میں دیر لگ جانے کا ظن غالب ہو، یا ناقابلِ برداشت تکلیف پہنچتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے ہی کھڑے ہونے کی طاقت ہو تب بھی اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے اگرچہ دیوار یا لائٹھی وغیرہ کے ساتھ ٹیک لگانی پڑے، اس صورت میں بھی بیٹھ کر

نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر قیام پر قدرت ہو مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارے کے ساتھ سجدہ کرنا جائز ہے تاہم اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسی طرح اگر رکوع وسجدہ کرنے کی طاقت ہو تو بیٹھ کر اشارے کے ساتھ رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ ہاں اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو اشارے کے ساتھ رکوع وسجدہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ پست ہونا چاہئے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں مریض کے لئے بنائی گئی گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ رکوع وسجدہ پر بھی قدرت نہ ہو۔ اگر قیام پر تو قدرت نہیں مگر رکوع، سجدہ پر قدرت ہے تو رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے۔ اس صورت میں اگر مذکورہ گاڑی میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ ادا ہو سکتا ہے تو اس میں نماز جائز ہے ورنہ نہیں۔

عذر کی حالت میں آلتی پالتی مار کر یا جیسے آسانی ہو نماز پڑھنا جائز ہے، رکوع وسجدہ پر قدرت کی حالت میں بہر حال رکوع وسجدہ کرنا پڑے گا وفی التنویر و شرحہ:

من تعذر علیہ القيام ای کله لمرض حقیقی وحدہ

ان يلحقه بالقيام ضرره یفتی قال ابن عابدین عن البحر:

التعذر الحقیقی بحیث لو قام سقط، او حکمی بان خاف

زیادته او بطئی برئہ بقیامہ او دوران رأسه او وجد الما

شدیدا، صلی قاعدا کیف شاء علی المذهب لان

المریض اسقط عنه الارکان فالهئات اولی، یرکوع

وسجود، وان قدر علی بعض القيام ولو متکنا علی عضا

او حائطاً قام لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تکبيرة

علی المذهب لان البعض معتبر بالکل، وان تعذرا لیس

تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود کاف أوما قاعدا وهو

افضل من الایماء قائما لقربه من الارض ۹۸:۲۔ واللہ اعلم

محمد طاہر مسعود، دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۱۳/۴/۱۵ھ

جواب صحیح ہے، اور خلاصہ یہ ہے کہ جب قیام پر قدرت نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے، اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے، یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہو تب اشارہ جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ محمد تقی عثمانی

۱۴۱۳/۴/۱۵ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۱۳/۴/۱۵ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۴۱۳/۴/۱۵ھ

الجواب صحیح

سبحان محمود صاحب

محمد عبدالمنان

بیٹھ کر نماز پڑھنا کب جائز ہوتا ہے

(فتویٰ نمبر ۲۳/۳۱۳)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:-

سوال ۲:- بیٹھ کر نماز پڑھنا کس صورت میں جائز ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں بھی اشارہ سے پڑھنا کس مجبوری میں جائز ہے؟

الجواب۔ کسی بیماری کی وجہ سے اگر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنا ممکن نہ ہو یا کسی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی وجہ سے کسی بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں جھک کر رکوع سجدہ کرنا ضروری ہے اس طرح رکوع سجدہ پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی البتہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع و سجدہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا جائز ہے (کافی العبارات ۱، ۲، ۳، ۴)

دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکنے والے

کے لئے سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳:- اگر کوئی شخص سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہو تو کیا وہ اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

الجواب۔ اگر کوئی شخص سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہو تو اس کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں کیونکہ کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر سجدہ کرنے کی اگر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہے، سجدہ کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اشارہ سے سجدہ کرنا درست نہیں اس سے نماز نہیں ہوگی۔ (کافی العبارات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸)

مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں

اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال ۴:- اگر کوئی شخص علیحدہ نماز پڑھے تو زمین پر سجدہ کرنا ممکن ہے اور

باجماعت نماز ادا کرے تو زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا تو کیا زمین پر سجدہ کرنے کے لئے جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے؟

الجواب۔ جماعت سے نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ یا واجب ہے اور سجدہ نماز کے اندر فرض ہے اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے، لہذا جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو اور تنہا نماز پڑھنے میں سجدہ ادا ہوتا ہو تو ایسی صورت میں نماز کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد نہ جائے بلکہ گھر پر نماز پڑھے اور نماز کو سجدہ کے ساتھ ادا کرے جماعت میں شامل ہو کر نماز کا سجدہ ترک کرنا جائز نہیں۔ (کافی عبارات: ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸)

کرسی کے سامنے میز یا تختہ رکھنے کا حکم

سوال ۵:- بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہونے کی صورت میں میں جو شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہو اور اس کے باوجود وہ رکوع وسجود اشاروں سے ادا کرے تو کیا نماز ادا ہو جائے گی یا سامنے ٹیبل رکھنا ضروری ہے؟

الجواب۔ جو شخص قیام اور رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اور باقاعدہ رکوع، سجدہ کرنا فرض ہے، بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص صرف قیام پر قادر نہیں البتہ رکوع وسجدہ کر سکتا ہے ہو تو اس کے لئے کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ رکوع، سجدہ کرنا ضروری ہے محض اشارہ سے رکوع سجدہ کرنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی، لہذا کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا فرض ہے البتہ اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی یا اسٹول کے برابر ہو اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ

اس سے زیادہ اونچی ٹیبل پر سجدہ کرنا درست نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھنے پر تو قادر ہو لیکن رکوع و سجدہ کرنے پر قدرت نہیں ہے تو وہ کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے، اس صورت میں اس کے لئے سامنے ٹیبل وغیرہ رکھنا ضروری نہیں۔

(کافی العبارات: ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴)

مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں
سامنے میز یا تختہ رکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال ۶:- مجبوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل رکھنا ممکن نہ ہو جس کی وجہ سے اشاروں سے سجدہ کرنا پڑتا ہے اور تنہا نماز پڑھے تو سامنے ٹیبل رکھنا ممکن ہے تو ایسی صورت میں کیا ٹیبل رکھ کر سجدہ کرنے کے لئے جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے؟

الجواب۔ اس سوال کے جواب میں یہ تفصیل ہے کہ جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع و سجدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے رکوع و سجدہ کرنا فرض ہے خواہ زمین پر رکوع و سجدہ کرے یا کرسی کے سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر رکوع و سجدہ کرے لہذا اس صورت میں اگر کوئی شخص قیام پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور گھر میں سامنے میز رکھ سکتا ہے لیکن مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے میں میز رکھنا ممکن نہ ہو اور وہ زمین پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص پر واجب ہے کہ مسجد کی جماعت ترک کر دے اور ممکن ہو تو گھر میں باجماعت نماز پڑھے ورنہ اکیلے نماز پڑھے کیونکہ سجدہ پر قدرت ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا فرض ہے اور باجماعت نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے واجب یا سنت مؤکدہ کی وجہ

سے فرض کر ترک کرنے سے مفتی بہ قول کے مطابق نماز نہیں ہوگی۔

لیکن اگر کسی شخص نے اس کے باوجود بیٹھ کر مسجد میں اشاروں کے ساتھ رکوع سجدہ کر کے نمازیں ادا کر لیں تو ان نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے ان کا اعادہ کرنا مشکل ہو تو چونکہ بعض فقہاء کرام کے اقوال کے مطابق قادر علی القیام منفرداً کے لئے بھی مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اس لئے ان کے قول کی بناء پر اعادہ ضروری نہیں، لیکن آئندہ کے لئے احتیاط بہر حال ضروری ہے اور اگر اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں اتنی نہ ہوں کہ ان کا اعادہ مشکل ہو تو مفتی بہ قول کے مطابق ان کا اعادہ ضروری ہے۔

اور اگر اسے رکوع و سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو تو سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرے لہذا اس صورت میں چونکہ ٹیبل وغیرہ رکھنا ضروری نہیں ہے اس لئے مسجد میں سامنے میز وغیرہ رکھے بغیر، جماعت کے ساتھ نماز پڑھے، جماعت کو ترک نہ کرے۔ (کافی عبارات: ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸)

۱..... فی التویر و شرحہ (۲/۹۵، ۹۷)

(من تعذر علیہ القيام) أى کله (لمرض) حقیقی وحدہ ان یلحقہ بالقیام ضرر بہ یفتی (قبلها أو فیها) أى الفریضة (أو) حکمی بأن (خاف زیادته أو بطئی برئه بقیامه أو دوران راسه أو وجد لقیامه الماشدید) أو کان لو صلی قائماً سلس به أو تعذر علیہ الصوم (صلی قاعداً) ولو مستنداً الی وسادة أو انسان فانه یلزمه ذلک علی المختار (کیف شاء) علی المذهب لأن المرض اسقط عنه

الارکان فالہیئات اولی، و قال زفر کالمتشهد و قيل وبه
یفتی (برکوع وسجود.....)..... (وان تعذرا).....
(لاالقیام أوما)..... (قاعدًا) الخ

قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ

(قوله كيف شاء) أي كيف تيسر له بغير ضرره من تربع
أو غيره (قوله على المذهب) جزم به في الفرر
ونور الايضاح، وصححه في البدائع وشرح المجمع
واختاره في البحر والنهر (قوله فالهيئات اولی) جمع هيئة
وهي هنا كيفية القعود، قال ط: وفيه أن الاركان انما
سقطت لتعسرها ولا كذلك الهيئات ولا يخفى ما فيه،
بل الايسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات فالمذهب
الاول اه

۲..... وفي الهندية (۱/۱۳۶)

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد
واصح الاقاويل في تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر
وعليه الفتوى وكذلك اذا خاف زيادة المرض أو بطلاً
البرء بالقيام أو دوران الرأس، ثم اذا صلى المريض قاعداً
كيف يقعد.....؟ الاصح أن يقعد كيف تيسر
عليه..... وان عجز عن القيام والركوع والسجود
قدر على القعود يصلي قاعداً بإيماءٍ ويجعل السجود
اخف من الركوع كذا في فتاوى قاضي خان.

۳.....وفی البدائع (۱۰۵/۱)

اعلم هذا اذا كان قادرا على ذلك فاما اذا كان عاجزا عنه،
فان كان عجزه عنه بسبب المرض بأن كان مريضا لا يقدر
على القيام والركوع والسجود يسقط عنه، لأن العاجز عن
الفعل لا يكلف به، وكذا اذا خاف زيادة العلة من ذلك لانه
يتضرر به وفيه ايضا حرج، فاذا عجز عن القيام يصلي قاعدا
بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلي
قاعدا بالایماء ويجعل السجود اخفض من الركوع اهـ.

وهكذا في حاشية الطحطاوى على المرافى (ص ۲۳۴)

۴.....وفى التارخانية (۱۲۰/۲)

الاصل فى هذا الباب أن المريض اذا قدر على الصلاة
قائما بركوع وسجود فانه يصلى المكتوبة قائما بركوع
وسجود، فلا يجزیه غير ذلك، وان عجز عن القيام و
قدر على القعود فانه يصلى المكتوبة قاعدا بركوع و
سجود ولا يجزیه غير ذلك فان عجز عن الركوع
والسجود و قدر على القعود فانه يصلى قاعدا بالایماء
.....الى قوله..... ولم يذكر محمد فى الاصل ما اذا لم
يقدر على القعود مستويا و قدر عليه متكئا أو مستندا الى
حائط أو انسان أو ما اشبه ذلك، قال شمس الائمة
الحلوانى رحمه الله تعالى: يجب أن يصلى قاعدا مستندا
أو متكئا اهـ.

۵.....و فی التارخانیہ (۱۳۱/۲)

و من یصلی التطوع قاعداً بعذرٍ أو بغير عذر ففي التشهد
يقعد كما في سائر الصلوات اجماعاً أما في حالة القراء
فعن أبي حنيفة ان شاء فكذاك قعدوا ان شاء تربيع وان
شاء احتبى..... الى قوله قال بعض المشائخ : ان تعذر
عليه فيجلس كما تيسر له..... الى قوله..... المبتلى بين
الشيئين يتعين عليه اهو نهما..... و كذلك اذا كان به
جراحة اذا قام سال جرحه و اذا قعد لا يسيل أو كان
شيخاً كبيراً اذا قام سلس بوله و اذا قعدا استمسك صلى
قاعداً برکوع وسجود اه.

۶.....و فی الطحطاوی علی الدر المختار (۳۱۸/۱)

(و ان تعذرا..... لا القيام أو مأقاعدا)

(قوله لا القيام) أى لا يكون تعذر القيام كافياً فى ترك
الركوع بل لا بد حينئذ ان يأتى به من قعود والا ولى فى
تفسيره أن يقال أى لم يتعذر عليه القيام ، قال الحلبي :
بقى مالمو قدر على السجود وعجز عن الركوع ، قال فى
النهر وهذا لا يتصور فان من عجز عن الركوع عجز عن
السجود اه اقول على فرض تصويره ينبغى أن لا يسقط
لأن الركوع وسيلة اليه ، ولا يسقط المقصد عند تعذر
الوسيلة كما لا يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام اه.

۷.....و فی البحر الرائق (۱۱۳/۲)

و كذا اذا عجز عن القعود و قدر على الاتكاء والاستناد
الى انسان أو الى حائط أو الى وسادة لا يجزيه الا
كذلك ولو استلقى لا يجزيه الى قوله ثم اذا
صلى المريض قاعدا بركوع وسجود أو بايماء كيف
يقعد؟ اما في حالة التشهد فانه يجلس كما يجلس للشهد
بالاجماع و أما في حالة القراءة وحال الركوع روى عن
ابى حنيفة رحمة الله عليه يجلس كيف شاء من غير
كراهة ان شاء محتبياً وان شاء متربعا وان شاء على
ركبتيه كما في حالة التشهد والصحيح ما روى عن أبى
حنيفة رحمة الله عليه لأن عذر المرض اسقط عنه
الاركان فلأن يسقط عبده الهيئات أولى كذا في البدائع اهـ

۸..... و في البحر الرائق ايضاً (۱۱۷/۲)

و في الخلاصة واجمعوا انه لو كان بحالة يدور رأسه لو
قام تجوز الصلاة فيها قاعدا و اراد بالصلاة قاعدا أن تكون
بركوع وسجود لانها لو كانت بالايماء لا تجوز الصلاة
اتفاقاً لأنه عذر اهـ.

۹..... و في الدر المختار (۹۸/۲)

(ويجعل سجوده اخفض من ركوعه ولا يرفع الى وجهه
شيئاً يسجد عليه فان فعل وهو يخفض برأسه لسجوده
اكثر من ركوعه صح) على أنه ايماء لا سجود الا أن يجرد
قوة الارض .

قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ .

اقول : الحق التفصیل وهو انه ان كان ركوعه بمجرد
ایماء الرأس من غير انحناء ومیل الظهر فهذا ایماء
لارکوع فلا يعتبر السجود بعد الايماء مطلقا وان كان مع
الانحناء كان ركوعه معتبرا حتى انه يصح من المتطوع
القادر على القيام فحينئذ ينظر ان كان الموضوع مما
يصح السجود عليه كعجز مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر
لينة أو لبنتين فهو سجود حقیقی فيكون را كما وساجدا
لا مؤمناً حتى انه يصح اقتداء القائم به واذا قدر في صلاته
على القيام يتمها قائماً . وان لم يكن الموضوع كذلك
يكون مؤمناً فلا يصح اقتداء القائم به واذا قدر فيها على
القيام استأنفها .

بل يظهر لي انه لو كان قادراً على وضع شيء على
الارض مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلك لأنه قادر
على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الايماء بهما مع
القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع
المسئلة اهـ .

۱۰ و فی حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح (۲۳۵)

(ان تعذر الركوع والسجود) أى بالجهة والأنف ولو
كان يقدر على سجوده عليه بالأنف فقط تعين عليه لما
في السراج لو كان بوجهته قروح لا يستطيع السجود

عليه يلزمه السجود على الأنف ولا يجوز له الإيماء لانه
ترك السجود مع القدرة عليه .

۱۱..... وفي البحر الرائق (۲ / ۱۱۳)

(قوله ولا يرفع الى وجهه شيئاً يسجد عليه فان فعل وهو
يخفض رأسه صح والا لا) أى وان لم يخفض رأسه لم
يجز لأن الفرض فى حقه الإيماء ولم يوجد فان لم يخفض
فهو حرام لبطلان الصلاة المنهى عنه بقوله تعالى : ولا
تبطلوا أعمالكم الى قوله ولو رفع المريض شيئاً
يسجد عليه ولم يقدر على الأرض لم يجز الا أن يخفض
برأسه لسجوده اكثر من ركوعه ثم يلزقه بجبينه فيجوز
لانه لما عجز عن السجود وجب عليه الإيماء والسجود
على الشئ المرفوع ليس بالإيماء الا اذا حرك رأسه
فيجوز لوجود الإيماء لا لوجود السجود على ذلك
الشئى وصححه فى الخلاصة قيد بكون فرضه الإيماء
لعجزه عن السجود اذ لو كان قادراً على الركوع
والسجود فرفع اليه شئى فسجد عليه قالوا ان كان الى
السجود اقرب منه الى القعود جاز والا فلا كذا فى
المحيط اهـ .

۱۲..... وفى هامش شرح النقاية (۱ / ۲۷۵)

(ولا يرفع اليه شيئاً للسجود عليه) فان فعل ذلك وهو
يخفض رأسه للركوع والسجود جاز بالإيماء لا بوضع

الرأس على ذلك الشيئي وان لم ينخفض راسه لكن
يوضع على الجهة لم يجز وان كانت الوسادة موضوعة
على الارض وهو يسجد عليها جاز اهـ .

۱۳..... و في فتح المعين لملا مسكين (۱/ ۲۸۸)

(قوله وان كانت الوسادة موضوعة على الارض وهو
يسجد عليها جاز) أى من حيث انه ايماء اذ في السجود
يشترط أن يجد حجم الارض فليتأمل، و يحزر حموى:
قال شيخنا وهو ظاهر في انه لم يقف على ما صرح به في
البحر جاز لوجود الايماء لا للسجود على ذلك أى لأن
شرط السجود أن يجد حجم الارض حتى لو سجد على
ما يجد حجمه من وسادة لم يكن ارتفاعها القدر المانع بأن
كان قدر لبنة أو لبنتين جاز على انها ركوع وسجود اهـ.

۱۴..... و في الكفاية تحت فتح القدير (۱/ ۳۵۸)

(قوله وان وضع ذلك على جهته لا يجزيه لا نعدامه)
أى لا نعدام الايماء ولا يلزمه في الايماء تقريب الجهة
الى الارض باقصى ما يمكنه، و ذكر شمس الائمة
الحلواني: ان المومى اذا خفض راسه للركوع شيئاً ثم
للسجود جاز ولو وضع بين يديه وسائد فالصق جهة
عليها ووجد أدنى الانحاء جاز ذلك الايماء والا فلا اهـ.

۱۵..... و في خلاصه الفتاوى (۱/ ۱۹۷)

فلو ان المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام و اذا خرج الى الجماعة لا يستطيع القيام يصلى في بيته قائماً، قال شمس الائمة الاول جندی يخرج الى الجماعة لكن كبر قائماً ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع والاول اصح وبه يفتى اه.

۱۶..... و فی التاتارخانیة (۱۳۲/۲)

إن المريض اذا كان يقدر على القيام ان كان يصلى في بيته ولو خرج الى الجماعة يعجز عن القيام يصلى في بيته قائماً أو يخرج الى الجماعة و يصلى قاعداً؟ اختلف المشايخ رحمهم الله تعالى فيه، قال بعضهم يصلى في بيته قائماً. و في الخلاصة هو المختار اه.

۱۷..... و فی الدر المختار (۴۴۶/۱، بحث القيام)

ولو اضعفه عن القيام الخروج لجماعة صلى في بيته قائماً به يفتى خلافاً للاشباه.

قال الشامي رحمه الله تعالى

(قوله الخروج لجماعة) أى فى المسجد وهو محمول على ما اذا لم تيسر له الجماعة فى بيته افاده ابو السعود (قوله به يفتى) وجهه أن القيام فرض بخلاف الجماعة ، وبه قال مالك والشافعى خلافاً لأحمد بناء على أن الجماعة فرض عنده و قيل يصلى مع الامام قاعداً عندنا لأنه عاجز اذا ذاك..... وما مشى عليه الشارخ تبعاً للنهر جعله فى الخلاصة اصح وبه يفتى ، قال فى الحلية : و لعله

اشبه لأن القيام فرض فلا يجوز تركه للجماعة التي هي سنة بل يعد هذا عذرا في تركها اه .

۱۸..... وفي البحر الرائق (۱ / ۲۹۲ ، بحث القيام)

و منها ما في الخلاصة و غيرها لو كان بحال لو صلى منفردا يقدر على القيام ولو صلى مع الامام لا يقدر فانه يخرج الى الجماعة و يصلي قاعدا وهو الاصح كما في المجتبى لأنه عاجز عن القيام حالة الاداء وهي المعتبرة و صح في الخلاصة انه يصلي في بيته قائما قال وبه يفتى والاشبه ما صححه في الخلاصة، لأن القيام فرض فلا يجوز تركه لأجل الجماعة التي هي سنة بل يعد هذا عذرا في تركها اه .
والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد يعقوب عفا الله عنه

۱۴۱۹/۱/۲۲

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
بندہ عبدالرؤف سکھروی
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

اصغر علی ربانی

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۴۱۹/۱/۲۷

۱۴۱۹/۱/۲۶

جو آدمی رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ میں شدید تکلیف ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۵۳/۳۳۳)

سوال ۷:- کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱..... ایک آدمی رکوع پر قادر ہے مگر سجدہ پر قادر نہیں تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟۔

۲..... ایک شخص رکوع بھی کر لیتا ہے اور کسی طرح ایک سجدہ میں جاسکتا ہے مگر سجدہ سے اٹھتے وقت ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے اور دوسرا سجدہ بھی باسانی ممکن نہیں ہوتا تو کیا وہ شخص اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

الجواب۔ ۱، ۲..... جو شخص رکوع کرنے پر قادر ہو لیکن سجدہ کرنے پر بالکل قدرت نہ ہو یا کسی حد تک قدرت ہو لیکن باقاعدہ سجدہ کرنے میں ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ایسی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر اور سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کر کے ادا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام کرے اور رکوع کرے پھر سجدہ ادا کرتے وقت بیٹھ کر سر کے اشارہ سے سجدہ کرے تو بھی درست ہے۔

(کافی العبارات رقم: ۲، ۳، ۴)

سوال ۸:۔ ایک شخص شدید مشقت برداشت کر کے سجدہ کر سکتا ہے مگر سہولت کے ساتھ سجدہ کرنے پر قادر نہیں، شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب۔ باقاعدہ سجدہ کر کے نماز پڑھنے میں اگر شدید تکلیف ہوتی ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

۱..... فی التنبیہ و شرحہ (۲ / ۹۷)

(و ان تعذرا) لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود

کاف (لا القيام أو ماً)، (قاعداً) وهو افضل من الایماء

قائماً لقربه من الارض (و يجعل سجوده اخفض من

رکوعه) لزوماً.

و فی الشامیۃ تحت قوله

(بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع
وغيرها وفي الذخيرة: رجل بحلق خراج ان سجد سال
وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا
يومي، ولو يصلي قائما بركوع وقعد أو ما بالسجود
أجزاء، والأول افضل، لأن القيام والركوع لم يشرعا
قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين الى السجود اهـ.

۲..... وفي الهندية (ص ۱۳۸، ج ۱)

كل من لا يقدر على اداء ركن الا بحدث يسقط عنه
ذلك الركن كذا في فتاوى قاضي خان حتى لو كان به
جراحة لا يستطيع أن يسجد إلا وتسيل جراحته وهو
صحيح فيما سوى ذلك يقدر على الركوع والقيام
والقراءة يصلي قاعدا ويومي ايماء ولو صلى بالركوع
وقعد أو ما بالسجود أجزاء، والأول افضل هكذا في
المحيط.

۳..... وفي التتارخانية (ص ۱۲۱/ ج ۲)

وفي اليتمية: سئل الحلواني عن رجل أخذته شقيقة فلا
يمكنه أن يسجد هل له أن يؤم؟ فقال: نعم ان كان
يتضرر بالسجود اهـ.

قوله فان عجز عن القيام الخ لم يرد بهذا العجز
اصلاً بحيث لا يمكنه القيام بان يصير مقعداً، بل اذا عجز
عنه اصلاً أو قدر عليه الا أن يضعفه ذلك ضعفاً شديداً
حتى يزيد بذلك علته، أو يجد وجعاً بذلك أو يخاف

ابطاء البرء فہذا وما لو عجز عنہ أصلاً سواءً .

۴.....و فی الہندیۃ (۱۳۶ / ج ۱)

واصح الاقاویل فی تفسیر العجز أن یلحقہ بالقیام ضرر و

علیہ الفتویٰ ، کذا فی معراج الدراية، و كذلك اذا خاف

زیادۃ المرض أو ابطاء البرء بالقیام أو دوران الرأس ۱۵ .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفاء اللہ عنہ

۱۴۱۹/۷/۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۱۹/۷/۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالروف سکھروی

۱۴۱۹/۷/۴ھ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی مختلف شکلیں

(فتویٰ نمبر ۶۶/۵۰۷)

سامنے یادائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

سوال ۹:- آپ نے فتویٰ نمبر ۳۱۳/۲۳ کے سوال نمبر ۲ کے جواب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص سامنے یادائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں الخ، اس میں سامنے یادائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کی ہیئت کیسے ہوگی؟ سامنے ٹانگیں نکال کر سجدہ کی کیا ہیئت ہوگی؟ اس حالت میں تو اشارہ ہی ہوگا حقیقی سجدہ تو نہیں ہوگا؟

الجواب۔ فتویٰ کی یہ عبارت اصل میں مسائل کے استفتاء میں درج تھی، ان کے جواب کے لئے اسے فتویٰ میں نقل کیا گیا اور سامنے ٹانگیں نکال کر سجدہ کرنے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ دونوں ٹانگیں قبلہ کی طرف کر کے ان پر تپائی وغیرہ رکھ کر سجدہ کیا جائے یا دونوں ٹانگوں کے درمیان فرجہ کر کے اس میں کوئی تختہ یا تپائی وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کیا جائے کیونکہ زمین پر براہ راست سجدہ کرنا محذور ہونے کی صورت میں سامنے تختہ یا میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنے سے بھی سجدہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن اس میں ضروری ہے کہ وہ تختہ یا میز، تپائی وغیرہ اونچائی میں دو معمولی اینٹ سے زیادہ نہ ہو۔

دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر سجدہ کرنے کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر دونوں ٹانگیں دائیں طرف نکال کر یا دونوں ٹانگیں بائیں طرف نکال کر زمین پر سجدہ کیا جائے، نیز اس صورت میں اگر براہ راست زمین پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو لیکن کسی اونچی چیز پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو معمولی دو اینٹ کی اونچائی تک کوئی چیز مثلاً میز یا تپائی وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر سامنے کی میز پر سجدہ کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۱۰:۔ آپ نے فتویٰ نمبر ۳۳۴/۵۳ کے سوال ایک اور دو کے جواب میں لکھا ہے کہ جو شخص رکوع کرنے پر قادر ہو لیکن سجدہ کرنے پر بالکل قدرت نہ ہو یا کسی حد تک قدرت ہو لیکن باقاعدہ سجدہ کرنے میں ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو اس صورت میں فرض نماز بیٹھ کر اور سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کر کے ادا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ اس میں یہ اشکال ہوتا ہے اگر ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہو تو کیا یہ بہتر نہیں ہے یا اسی حالت میں زمین پر بیٹھ کر ہی اشارہ سے

رکوع و سجدہ کرنا چاہیے؟ کوئی ہیئت بہتر ہے؟

اسی طرح سوال نمبر ۳ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے ”باقاعدہ سجدہ کر کے نماز پڑھنے میں اگر شدید تکلیف ہوتی ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے“ اس میں بھی وہی سوال ہوتا ہے کہ اگر ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل پر سجدہ کر سکتا ہو تو کیا ایسا کرنا بہتر ہے یا پھر زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارہ سے سجدہ ادا کرے؟ اس لئے جو لوگ زمین پر سجدہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں وہ اکثر اور بسا اوقات سامنے رکھے ٹیبل پر سجدہ کر سکتے ہیں۔

الجواب۔ سجدہ پر بالکل قدرت نہ ہونے یا ناقابل برداشت تکلیف ہونے کی صورت میں بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرنے کا حکم اس مفروضے پر ہے کہ مریض سامنے میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے، کیونکہ اگر کرسی پر بیٹھ کر اور سامنے میز وغیرہ رکھ کر ناقابل برداشت تکلیف کے بغیر اس پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس مریض پر اس طرح سجدہ کرنا فرض ہے کیونکہ سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کرنا بھی باقاعدہ سجدہ کرنا ہی ہے اور باقاعدہ سجدہ کرنے پر قدرت ہوتے ہوئے سر کے اشارے سے سجدہ کرنا معتبر نہیں..... لہذا جس شخص کو زمین پر سجدہ کرتے ہوئے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو لیکن کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو اس طرح سجدہ کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ میز بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو ورنہ ذواہینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت سے متعلق حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی طرف منسوب بات کی تحقیق

سوال ۱۱:- ایک عالم دین نے حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

صاحب مدظلہم کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ حضرت والا نے مطلقاً کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو ممنوع لکھا ہے یا فرمایا ہے۔ کیا یہ نسبت صحیح ہے؟ براہ کرم حضرت والا سے تحقیق فرما کر جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب۔ اس سلسلے میں بندہ نے حضرت والا مدظلہم سے دریافت کیا، حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی اس طرح کا مسئلہ بیان نہیں کیا۔

اصل مسئلہ وہی ہے جو احقر کا لکھا ہوا حضرت والا کے دستخط کے ساتھ آپ کے پاس موجود ہے یعنی فتویٰ ۳۱۳/۲۳

سجدہ کرنے پر قدرت ہوتے ہوئے محض جسم جھکا
کر اشارہ سے سجدہ کرنے کا حکم

سوال ۱۲:- حقیقت یہ ہے کہ مغربی ممالک میں اکثر معمر حضرات کو اور وہ حضرات جو زمین پر بیٹھنے کے عادی نہیں انہیں یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ وہ قیام و رکوع آسانی سے ہیئت مسنونہ پر کر سکتے ہیں مگر سجود و قعود متعذر ہوتا ہے۔ اسی حالت میں اکثر لوگ کرسی پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع و سجود ادا کرتے ہیں حالانکہ وہ اس پر قادر ہیں کہ سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کریں۔ تو ایسی حالت میں ان کے لئے کرسی پر بیٹھ کر جسم جھکا کر رکوع و سجود کرنا کافی ہے یا سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری ہے۔ ایک عالم دین نے یہ کہا ہے کہ ایسی صورت میں آدمی کو زمین پر بیٹھ کر ٹانگیں قبلہ رخ پھیلا کر سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ ادا کرنا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ مذکورہ بالا صورت میں کوئی ہیئت افضل ہے؟

الجواب۔ اگر ایسے لوگ سجدہ کرنے پر قادر ہیں تو ان کے لئے سجدہ کرنا فرض ہے خواہ سامنے میز یا تختہ وغیرہ رکھ کر ہی ہو۔ محض جسم جھکا کر سر کے اشارے سے سجدہ

کرنا کافی و معتبر نہیں، اس طرح نماز پڑھنے سے ان کی نماز نہیں ہوگی، اس کی وجہ جواب نمبر ۲ اور نمبر ۳ میں گزر چکی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے مذکورہ عالم کی بات درست نہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ،

☆☆☆

کرسی پر نماز پڑھنے والے کے لئے گھٹنا
رکھنے اور سجدہ کرنے کی صورت کیا ہے

(فتویٰ نمبر ۲۵/۴۵۹)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذور شخص کے لئے
دوسری کرسی پر سجدہ کرنا ضروری ہے یا اشارہ کافی ہے۔

سوال ۱۳:- اگر کوئی شخص بڑھاپے کی وجہ سے نماز میں قیام نہ کر سکتا ہو بلکہ
بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لئے کیا سامنے دوسری کرسی
پر سجدہ کرنا فرض ہے؟ اگر دوسری کرسی پر سجدہ نہ کرے بلکہ اشارہ سے سجدہ کرے تو اس
صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ اگر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قدرت ہو تو باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری

ہے خواہ زمین پر سجدہ کرے یا عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر اس پر سجدہ کرے..... لہذا صورتِ مسئلہ میں شخص مذکور اگر قیام پر قادر نہیں ہے لیکن بیٹھ کر باقاعدہ جھک کر رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنا فرض ہے چنانچہ اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو سامنے میز یا دوسری کرسی رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری ہے۔

اور اگر باقاعدہ جھک کر رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو یا باقاعدہ رکوع، سجدہ کرنے کی وجہ سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا کافی ہے، لہذا اس صورت میں سامنے میز یا دوسری کرسی رکھنے کی ضرورت نہیں۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سجدہ کے وقت گھٹنا کہاں رکھے

سوال ۱۴:- اگر معذور دوسری کرسی پر سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ سجدہ کے وقت گھٹنوں پر رکھے گا یا دوسری کرسی پر رکھے گا؟

الجواب:- باقاعدہ سجدہ کرنے کی صورت میں اپنے ہاتھ دوسری کرسی پر یا میز پر رکھے گا، بشرطیکہ قدرت ہو اور تکلیف نہ ہو ورنہ جہاں رکھنا ممکن ہو وہاں رکھے گا۔

احسن الفتاویٰ میں کرسی پر گھٹنا رکھنے سے متعلق مسئلہ کی وضاحت

سوال ۱۵:- حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے احسن الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ نمبر ۵۱ میں لکھا ہے کہ ”اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ بشرطیکہ سجدہ کے وقت گھٹنے بھی کرسی پر رکھے، معہذا ایسا کرنا گناہ ہے، زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہئے۔ اور اگر بوقت سجدہ گھٹنے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب الاعداء ہے۔“

اس عبارت سے پتہ چل رہا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو کرسی پر گھٹنے رکھنا واجب ہے اب سوال یہ ہے کہ کوئی کرسی پر گھٹنے رکھنا واجب ہے جس پر بیٹھا ہوا ہے اس پر یا جس پر سر رکھ رہا ہے اس پر گھٹنے رکھنا واجب ہے، اور اس گھٹنے رکھنے کی ہیئت کیا ہوگی؟ نیز اس عبارت سے پتہ چل رہا ہے کہ گناہ پھر بھی ہوگا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھ کر سجدہ نہیں کر سکتا لیکن کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کر سکتا ہے تو کیا اس صورت میں بھی گناہ ہوگا اور کیا اسکے لیے جائز ہوگا کہ اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے۔

الجواب۔ معذور آدمی اگر تکلیف شدید کے بغیر کرسی پر یا زمین پر گھٹنے رکھنے پر قادر ہے تو اسکے لئے گھٹنا رکھنا ضروری ہے خواہ اسی کرسی پر رکھے جس پر وہ بیٹھا ہے یا سامنے والی کرسی پر رکھے جس پر وہ سجدہ کر رہا ہے لیکن اگر گھٹنا رکھنے پر قادر نہیں یا گھٹنا رکھنے کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہے تو اس صورت میں گھٹنا رکھنا ضروری نہیں۔

احسن الفتاویٰ کا جواب بظاہر ایسے شخص کیلئے ہے جو ایک پاؤں سے معذور تو ہے لیکن کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں دوسری کرسی پر گھٹنا رکھنے پر قادر ہے، اسلئے صحت سجدہ کیلئے گھٹنے بھی کرسی پر رکھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

فی الفتاویٰ الہندیۃ (۷۰/۱)

ولو ترک وضع الیدین والرکبتین جازت صلاتہ
بالاجماع کذا فی السراج الوہاج ۵۱.

وفی الدر المختار (۴۷۶/۱) مطلب فی سنن الصلاة
(والتسبیح فیہ ثلاثا ووضع یدیه ورکبتیه) فی السجود
(قولہ ورکبتیه) ہو ما صرح بہ کثیر من المشائخ واختار
الفقیہ ابو الیث الافتراض ومشی علیہ الشرنبلالی،

والفتاویٰ علی علمہ کما فی التجنیس والخلاصہ، واختار
فی الفتح الوجوب لانه مقتضى الحديث مع المواظبة
، قال فی البحر، وهو ان شاء الله اعدل الاقوال لموافقة
الاصول اه. قال فی الحلیہ: وهو حسن ماش علی القواعد
المذهبية ثم ذکر ما یؤیدہ اه والله سبحانه و تعالیٰ اعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ..... ۶/۴/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احقر محمد اشرف غفر اللہ

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۶/۴/۱۴۲۳ھ

۷/۴/۱۴۲۳ھ

قدرت نہ ہونے کا حکم لگنے کے لئے صرف اپنا
گمان کافی ہے یا مستند ڈاکٹر کی تصدیق ضروری ہے
(فتویٰ نمبر ۸۶۱/۱۴)

سوال ۱۶:- اگر بیماری کی صورت میں کوئی بیٹھ کر کرسی پر نماز پڑھتا ہے تو کیا
صرف اپنا ظن کافی ہے یا کسی متقی مستند ڈاکٹر کی اجازت ضروری ہے۔ یعنی ڈاکٹر کہے
کہ آپ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنگے تو بیماری بڑھے گی۔

الجواب:- اگر بیمار شخص کو اس بات کا یقین ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے
بیماری بڑھے گی تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ڈاکٹر کی اجازت ضروری
نہیں ہے البتہ اگر تجربہ کار ڈاکٹر سے پوچھ لیا جائے تو یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے۔

فی الدر المختار (۱/۲۳۳)

(او لمرض) یشتدا و یمتد نعلبة ظن او قول حاذق مسلم

ولو تبعرک

و فی الہندیۃ ص ۲۸ / ۱

و یعرف ذلک الخوف اما بعلیۃ الظن عن امارۃ او اخبار
طیب حاذق مسلم. واللہ اعلم. بالصواب.

بندہ عمر ذوالفقار عفی عنہ

۱۴۲۷/۲/۲۹ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۲۷/۲/۲۹ھ

☆☆☆

فرائض، واجبات اور سنتیں بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۵۹/۸۹۶)

سوال ۷۱:- جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو، تو کیا اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور آیا اس کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب:- جو شخص نماز میں قیام اور رکوع و سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنتیں کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ نمازیں کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے سے ادا نہیں ہونگی لہذا اس شخص پر فرض ہے کہ مذکورہ

نمازیں کھڑے ہو کر پڑھے اور باقاعدہ رکوع اور سجدہ بھی کرے، نیز دیگر سنن ماکدہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے۔ (ماخذ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۶۰/۲)

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفرالہ

۱۳۲۷/۶/۲۲ھ

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

۱۳۲۷/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۳۲۷/۶/۲۳ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۳۲۷/۶/۱۹ھ

☆☆☆

قیام پر قادر نہ ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے

(فتویٰ نمبر ۵۹/۸۹۶)

سوال ۱۸:- جو شخص کسی عذر کی وجہ سے قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو تو کیا اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور کیا ایسے شخص کے لئے اشارے سے رکوع سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو مگر اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ اس پر لازم ہے کہ کھڑے ہو کر اکیلے ہی نماز پڑھے البتہ اگر کوئی شخص کسی عذر مثلاً بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے نہ اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو اور نہ ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو البتہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہے ہو تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ رکوع اور

سجدہ کرنا ضروری ہے محض اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز نہیں ایسا کرنے سے اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا فرض ہے البتہ اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر ہو اگر کرسی کے برابر ہو اگر کرسی سے اونچا ہو تو ایک یا دو اینٹ (تقریباً ۹ انچ) سے زیادہ اونچا نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچے ٹیبل پر سجدہ کرنا درست نہیں ہے۔ (ماخذہ بتویب: ۲۳/۳۱۳) واللہ سبحانہ اعلم۔

ابراہیم عیسیٰ

۱۸/۶/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفرالہ

۲۲/۶/۱۴۲۷ھ

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

۱۸/۶/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲۳/۶/۱۴۲۷ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۹/۶/۱۴۲۷ھ

☆☆☆

عوارض کی مختلف صورتیں

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

سکوع سجدہ پر قدرت نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

سوال ۱۹:- اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ قیام رکوع، سجدہ اگر قدرت ہو الخ تو قدرت کی تعریف اور اس کی حدود کیا ہوں گی؟ کیونکہ آج کل کئی لوگ صرف یہ سمجھ کر مجھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یا رکوع، سجدہ کرنے میں تکلیف ہو سکتی ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اس بناء پر اس کی تعریف اور حدود

وقیود مطلوب ہے۔

الجواب۔ قدرت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کسی ایسے مرض میں مبتلا نہ ہو جس کی وجہ سے وہ ان ارکان کو ادا کرنے سے قاصر ہو یا ان ارکان کی ادائیگی کی وجہ سے بیماری کے بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خدشہ نہ ہو یا ان ارکان کو ادا کرنے سے شدید درد و تکلیف وغیرہ نہ ہو یا سر نہ چکراتا ہو، مذکورہ اعذار کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے بصورت دیگر ان ارکان کو ترک کرنا جائز نہیں لہذا محض اس اندیشہ کی بنیاد پر کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو سکتی ہے ان ارکان کا ترک کرنا ہرگز جائز نہیں۔

فی الدر ۲/۹۷، ۹۵

(من تعذر علیہ القيام) ای کله (لمرض) حقیقی وحدہ ان يلحقه بالقيام ضرر، به يفتی (قبلها او فيها) ای الفريضة (او) حکمی بان (خاف زيادته او بطى برئه بقيامه او دوران راسه او وجد لقيامه الماشديدا) او کان لو صلى قائما سلس به او تعذر عليه الصوم (صلى قاعداً) ولو مستنداً الى وسادة او انسان فانه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولیٰ :

وفی الہندیہ ۱/۱۳۶

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد
واصح الاقاويل في تفسير العجز ان يلحقه بالقيام ضرر
وعليه الفتاوى وكذلك اذا خاف زيادة المرض او ابطا
البرء بالقيام او دوران الرأس الخ

جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال ۲۰:- جو شخص کھڑے ہو کر نماز پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کیا اسے اس صورت میں بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی شرعاً اجازت ہے؟

الجواب:- جو شخص جواب نمبر ۱ میں مذکور قدرت کی تفصیل کے مطابق کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت لازمی طور پر متعین نہیں جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اگر باسانی التحیات پڑھنے کی ہیئت پر بیٹھ کر سکتا ہو تو اولیٰ ہے، بہر حال اس صورت میں چاہے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے یا کرسی پر دونوں طرح جائز ہے۔

فی التارخانیہ ۱۳۱/۲

و من یصلی التطوع قاعداً بعذر ففی التشہد یقعد کما فی
سائر الصلوات اجماعاً اما فی القراءة فعن ابی حنیفۃ ان شاء
فکذلک قعد وان شاء تربع وان شاء احتبی..... قال بعض
المشیخ ان تعذر علیہ فیجلس کما تیسر لہ الخ.

و فی الشامیۃ ۹۷/۲

(قوله کیف شاء) ای کیف تیسر لہ بغیر ضرر من تربع او
غیرہ امداد (قوله علی المذهب) جزمہ بہ فی الغرر ونور
الایضاح وصححه فی البدائع و شرح المجمع و اختارہ فی
البحر والنہر (قوله فالہیئات اولیٰ) جمع ہیئۃ وہی هنا

کیفۃ القعود قال ط وفيه ان الاركان انما اسقطت لتعسرها
ولا كذلك الهيئات اه تامل (قوله قيل وبه يفتى) قاله في
التجسس والخلاصه والوالجيه لانه ايسر على المريض قال
في البحر ولا يخفى ما فيه الايسر عدم التقييد بكيفية من
الكيفيات فالمذهب الاول وذكر قبله انه في حالة التشهد
يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع اه اقول ينبغي ان
يقال ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد ايسر عليه من
غيره او مساويا لغيره كان اولی والا إختار الأيسر في جميع
الحالات ولعل ذلك محل القولين والله اعلم.

قیام پر قادر شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۲۱:- جو شخص قیام، رکوع، سجدہ پر قادر ہونے کے باوجود کرسی، تخت،
زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو کیا اس کا یہ عمل جائز ہے اور اس کی نماز ہو جائے گی؟
الجواب:- جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قدرت رکھتا ہے اس کے باوجود وہ
کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی ایسے شخص پر کھڑے ہو
کر باقاعدہ رکوع و سجدہ کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔

فی التارخانیہ ۲/۱۲۰

الاصل فی هذا الباب ان المريض اذا قدر على الصلوة قائما
بركوع وسجود فانه يصلي المكتوبة قائما بركوع وسجود
فلا يجزيه غير ذلك.

قیام پر قدرت نہ ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۲:- جو شخص قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو البتہ رکوع، سجدہ کر سکتا ہے ہو تو

ہم اس کے لئے کرسی، تخت، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس کی نماز ہو جائے گی؟ تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب۔ جو شخص صرف قیام پر قادر نہ ہو البتہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کے لئے کرسی، تخت یا زمین وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اس کے اوپر قاعدہ رکوع و سجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری ہے اس میں یہ بھی خیال رہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر ہوا گر کرسی سے اونچا ہو تو ایک یا دو اینٹ (تقریباً ۹ انچ) اس سے زیادہ اونچا نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچے ٹیبل پر سجدہ درست نہیں (ماخذہ التویب ۵۹/۸۹۶)

فی الدر ۹۸/۲

و یجعل سجودہ اخفض من رکوعہ ولا یرفع الی وجہہ شیئا لیسجد علیہ فان فعل وهو یخفض براسہ لسجودہ اکثر من رکوعہ صح، علی انه ایماء لا سجود الا أن یجد قوة الارض.

وفی الشامیۃ تحتہ

اقول الحق التفصیل وهو ان کان رکوعہ بمجرد ایماء الرأس من غیر انحناء و میل الظهر فهذا ایماء لا رکوع فلا یعتبر السجود بعد الایماء مطلقاً وان کان مع الانحناء کان رکوعہ معتبراً حتی انه یصح من المتطوع القادر علی القيام فحینئذ ی نظر ان کان الموضوع مما یصح السجود علیہ کحجر مثلاً ولم یزد ار تفاعہ علی قدر لبنۃ او لبنتين فهو سجود حقیقی فیکون راکعاً و ساجداً الاموراً حتی انه یصح

اقتداء القائم به و اذا قدر في صلاحته على القيام بيتهما قائما
وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومنا فلا يصح
اقتداء القائم به و اذا قدر فيها على القيام استانفها بل يظهر
لي انه لو كان قادرا على وضع شئ على الارض مما يصح
السجود عليه انه يلزمه ذلك لانه قادر على الركوع
والسجود حقيقة ولا يصح الايماء به مع القدرة عليهما بل
شرط تعذرهما كما هو موضوع المسئلة.

جو قیام اور رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو وہ کس طرح نماز پڑھے

سوال ۲۳:- جو شخص قیام، رکوع، سجدہ پر بھی قادر نہ ہو تو کیا اس کے لئے
کرسی، تخت، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارے سے رکوع، سجدہ کرنا شرعاً جائز ہے
یا نہیں تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب:- جو شخص نہ قیام پر قادر ہو اور نہ رکوع و سجدہ پر تو اس کو اختیار ہے کہ وہ
بیٹھ کر نماز ادا کرے چاہے زمین پر بیٹھ کر پڑھے یا کرسی وغیرہ پر اور سر کے اشارہ سے
رکوع و سجدہ کرے سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے اس صورت میں اس کے لئے
سامنے ٹیبل وغیرہ رکھنا بھی ضروری نہیں۔ (ماخذہ التبیان ۵۹/۸۹۶)

فی البحر الرائق ۱۱۳/۲

قوله ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فان فعل و يخفض
راسه صح و الا لا ای وان لم يخفض راسه لم يجز لان
الفرض في حقه الايماء ولم يوجد فان لم يخفض فهو حرام
البطلان الصلاة المنهى عنه بقوله تعالى ولا تبطلوا اعمالكم الخ

و فی التارخانیة ۲/۱۲۰

وان عجز عن القيام و قدر على القعود فانه يصلى المكتوبة
قاعدًا برکوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك فان عجز عن
الركوع والسجود و قدر على القعود فانه يصلى قاعدًا عليه الخ

قیام پر قدرت ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے

سوال ۲۴:- جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن رکوع، سجدہ پر قدرت نہ رکھتا

ہو تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

الجواب:- جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قادر نہ ہو تو ایسا

شخص بھی بیٹھ کر نماز ادا کرے اور سر کے اشارہ سے رکوع کرے اس صورت میں بھی

سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری نہیں۔

فی الدر ۲/۹۷

وان تعذرا ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كافٍ لا
القيام او ما بالهمز (قاعدًا) وهو افضل من الایماء قائما
لقربه من الارض.

و فی الشامیة تحتہ

قوله بل تعذر السجود كان نقله في البحر عن البدائع
وغیرها و فی الذخیرة رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو
قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدًا يومی ولو
صلى قائمًا برکوع وقعد او ما بالسجود اجزاء والاول
افضل.

باقاعدہ قیام کرنے کے بعد کرسی پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کرنے کا حکم

سوال ۲۵:- جو شخص باقاعدہ قیام کرتا ہے البتہ کرسی پر بیٹھ کر جھک کر رکوع کرتا ہے اور سامنے ٹیبل رکھ کر سجدہ کرتا ہے اس وجہ سے کہ وہ زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو کیا اس کا یہ طریقہ درست ہے؟

الجواب- اگر یہ شخص زمین پر بیٹھ کر زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو نماز ادا کرنے کا مذکورہ طریقہ درست ہے۔ (حوالہ مذکورہ نمبر ۲، نمبر ۳)

قیام اور رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۶:- جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہے اور رکوع پر بھی قدرت رکھتا ہے لیکن سجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

الجواب- ایسا شخص بھی بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے ادا کرے (حوالہ مذکورہ نمبر ۶)

قیام اور سجدہ پر قادر ہو لیکن رکوع پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۷:- جو شخص قیام اور سجدہ پر قدرت رکھتا ہے لیکن رکوع پر قدرت نہیں رکھتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب- ایسا شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور سر کے اشارہ سے رکوع کرے پھر باقاعدہ سجدہ کرے۔ اشارہ سے رکوع کی اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ ذرا سا بھی جھکنے پر قادر نہ ہو، اگر اس قدر جھک سکے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں تو اس صورت میں محض سر کے اشارہ سے رکوع ادا نہ ہوگا، باقاعدہ رکوع کرنا ہوگا جتنا بھی ہو سکے۔

ولم ارما اذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع ای لانه
متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهو قال ح اقول
على فرض تصوره ينبغي ان لا يسقط لان الركوع عند
تعذر الوسيلة اليه كما لم يسقط الركوع والسجود عند
تعذر القيام.

جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام
یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال ۲۸:- جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں تو قیام، رکوع، سجدہ پر
قادر ہو لیکن جماعت کی صورت میں نہ ہو تو کیا اس کے لئے کرسی، زمین پر بیٹھ کر
جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۲۹:- جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قادر ہے لیکن
رکوع، سجدہ پر قادر نہیں تو اس صورت میں جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۰:- جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع پر قادر ہو اور
سجدے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۱:- جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، سجدہ پر قادر ہو لیکن
رکوع پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۲:- جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع، سجدہ پر قادر ہے
لیکن قیام پر قادر نہیں تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب ۲۸ تا ۳۲- قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے فرائض میں سے ہیں اور

جماعت سے نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ یا واجب ہے اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے لہذا اگر کوئی شخص گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں ان فرائض پر قادر ہو لیکن جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں ان فرائض پر قادر نہ ہو تو وہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد نہ جائے بلکہ گھر پر رہ کر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے جماعت میں شامل ہو کر ان فرائض کا ترک کرنا جائز نہیں۔

(ماخذہ التہذیب ۲۳/۳۱۳)

فی خلاصۃ الفتاویٰ ۱/۱۹۷

فلو ان المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام و اذا خرج الى الجماعة لا يستطيع القيام يصلى في بيته قائما قال شمس لائمہ الاوز جندی يخرج الى الجماعة لكن كبر قائما ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع والاول اصح به وبه يفتى.

خواتین کے لئے گھروں میں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳۳:۔ گھر میں عموماً عورتیں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں تو ان کے لئے رکوع سجدہ کا کیا حکم ہے؟ کہ کس طریقہ سے کرنا چاہئے؟

الجواب۔ بغیر عذر کے تخت پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ اگر قیام پر قدرت نہ ہو تو تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع و سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بیٹھے بیٹھے سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کریں اور سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائیں اور اگر رکوع و سجدہ کی قدرت ہو تو پھر اشارہ کافی نہ ہوگا بلکہ تخت پر باقاعدہ رکوع و سجدہ کرنا ضروری ہوگا، البتہ نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔

(حوالہ مذکورہ نمبر ۳، ۴، ۵)
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

| | | |
|---------------------------|----------------------|-----------------------|
| الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح |
| بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ | بندہ عبدالرؤف سکھروی | بندہ محمود اشرف غفرلہ |
| ۱۴۲۷/۹/۲۵ھ | ۱۴۲۷/۹/۲۵ھ | ۱۴۲۷/۹/۲۵ھ |
| محمد عبدالمنان عفی عنہ | | |
| ۱۴۲۷/۹/۲۵ھ | | |

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کیلئے متعدد احکام

(فتویٰ نمبر ۳۵/۱۰۶۲)

چلتے پھرتے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳۴۔ ایک شخص کرسی پر یا زمین میں بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے جبکہ چلنا پھرنا اور کار چلانا اور دیگر کام معمول کے مطابق ہوتے ہیں اسکی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ فرض، واجب اور اصح قول کے مطابق فجر کی سنت مؤکدہ نمازوں میں قیام فرض ہے یعنی جو حضرات کھڑے ہونے کی قدرت و طاقت رکھتے ہوں اور کسی عذر کی وجہ سے ان سے قیام ساقط نہ ہوا ہو ان پر یہ نمازیں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لیکن جو حضرات بیماری، پڑھاپا یا کسی اور عذر کی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ان کے واسطے بیٹھ کر نماز

پڑھنا جائز ہے خواہ کرسی پر بیٹھیں یا زمین پر کیونکہ مفتی بہ قول کے مطابق ان کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت لازمی طور پر متعین نہیں بلکہ جس طرح انہیں آسانی و سہولت ہو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھیں ہاں اگر آسانی تشہد کی ہیئت پر بیٹھ سکتے ہوں تو وہ اولیٰ ہے۔ نیز جو حضرات کسی معتبر عذر کی بنیاد پر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہوں یا صرف سجدے سے عاجز ہوں ان کے واسطے بھی نماز میں قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور یہ حضرات بھی کھڑے اور بیٹھ کر دونوں طرح نماز پڑھ سکتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے افضل اور مستحب یہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھیں، اگرچہ یہ حضرات کھڑے ہونے، دیر تک کھڑے رہنے، چلنے پھرنے، کار چلانے یا معاش کے دیگر کام کاج پر قدرت رکھتے ہوں۔ لیکن خیال رہے کہ کسی شخص کو رکوع و سجدہ سے عاجز اس وقت سمجھا جائے گا جب وہ کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر بھی باقاعدہ رکوع و سجدہ نہ کر سکتا ہو، اگر کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہے ہو تو وہ شرعاً رکوع و سجدہ سے عاجز نہیں اور اس پر لازم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور بیٹھ کر باقاعدہ رکوع و سجدہ کرے لہذا جن حضرات سے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق شرعاً قیام ساقط نہ ہوا ہو ان کے واسطے مذکورہ نمازیں بیٹھ کر پڑھنا ہرگز جائز نہیں بلکہ ان پر لازم ہے کہ فرض، واجب اور کم از کم سنت فجر نمازیں کھڑے ہو کر پڑھیں، اگر کسی نے یہ نمازیں لاعلمی کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھ لی ہے خواہ کرسی پر بیٹھ کر پڑھی ہو یا زمین پر بیٹھ کر بہر صورت اس پر ان نمازوں کا وقت کے اندر اعادہ لازم ہے اور وقت نکل جانے کے بعد بیٹھ کر پڑھی ہوئی تمام فرض و واجب نمازوں کی قضا لازم ہوگی۔

فی تحفة الفقهاء..... (ج ۱/ ص ۱۸۹)

”فاذا عجز عن القيام، یصلی قاعدا برکوع وسجود، فان

عجز عن الركوع والسجود، یصلی قاعدا بالایماء، ویجعل

السجود أخفض من الركوع، ليقع الفصل بينهما، فان عجز
عن القعود ايضاً يستلقى ويومئ ايماء. (الى قوله) فان
كان قادراً على القيام دون الركوع والسجود، فانه يومئ
قاعداً لا قائماً، فهو المستحب، ولو أوماً قائماً، جاز وهذا
عندنا. وقال الشافعي: يصلي قائماً لا قاعداً، لان القيام
ركن، فلا يسقط من غير عذر. ولكننا نقول ان الغالب أن من
عجز عن الركوع، عجز عن القيام والغالب ملحق
بالمتيقن.

و في حاشية ردالمحتار (ج ۲ / ص ۹۷)

” وفي الذخيرة: رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو
قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعداً يومئ، ولو
صلى قائماً بركوع وقعد و أوماً بالسجود أجزاء، والاول
أفضل، لان القيام والركوع لم يشرعا قرابة بنفسهما، بل
ليكونا وسيلتين الى السجود اه، قال في البحر: لم أر اذا
تعذر الركوع دون السجود غير واقع اه: أي لانه متى عجز
عن الركوع عجز عن السجود نهر، قال ح: أقول على
فرض تصوره ينبغي ألا يسقط لان الركوع وسيله اليه، ولا
يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع
والسجود عند تعذر القيام. قوله: (لا القيام) معطوف على
الضمير المرفوع المتصل في قوله: تعذرا وهو ضعيف
لكونه في عبارة المتن بلا فاصل ولا توكيد. قوله: (أوماً)
حقيقة الايماء طأطأة الرأس، وروى مجرد تحريكها، و

تمامہ فی الامداد عن البحر والمقدسی . قوله أو ما قاعدا
لأن رکتہ القيام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهذا
أولی من قول بعضهم صلى قاعدا اذ يفترض علیه أن يقوم
للقراءة فاذا جاء أو ان الركوع والسجود أو ما قاعدا كذا
فی النهر .

أقول : التعبير ب صلى قاعدا هو ما فی الهدایة والقدری
وغيرهما و أما ما ذكره من افتراضی القيام فلم أره لغير فيما
عندی من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعلیل بأن
القيام سقط لأنه وسیلة الى السجود بل صرح فی الحلیة
بأن هذه المسألة من المسائل التي سقط فيها وجوب القيام
مع انتفاء العجز الحقيقي والحكمی اه ويلزم على ما قاله أنه
لو عجز عن السجود فقط أن یركع قائما وهو خلاف
المنصوص كما علمته آنفا نعم ذكر القهستانی عن
الزاهدی أنه یومئ للركوع قائما وللسجود جالسا ولو
عكس لم یجز على الأصح اه و جزم به الولواجی لكن
ذكر ذلك فی النهر و قال إلا أن المذهب الإطلاق اه أى
یومئ قاعدا أو قائما فیهما فالظاهر أن ما ذكره هنا سهو
فتنبه له ، قوله وهو أفضل الخ قال فی شرح المنیة لو قيل إن
الإیماء أفضل للخروج من الخلاف لكان موجهها ولكن لم
أر من ذكره اه قوله لقربه من الأرض أى الأرض أى فیكون
بالسجود منح “

وفیہا :

”قوله : (و سنة فجر في الاصح) أما على القول بوجوبها فظاهر ، و أما على القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب . و نقل في مراقبي الفلاح أن الاصح جوازها من قعود ط . أقول : لكن في الحلية عند الكلام على التراويح : لو صلى التراويح قاعدا بلا عذر : قيل لا يجوز قياسا على سنن الفجر فإن كلا منهما سنة مؤكدة ، و سنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كما هو رواية الحسن عن أبي حنيفة كما صرح به في الخلاصة ، فكذا التراويح ، وقيل يجوز والقياس على سنة الفجر غير تام ، فإن التراويح دونها في التاكيد فلا تجوز التسوية بينهما في ذلك ، قال قاضي خان : وهو الصحيح اه .“

وايضاً فيها :

قوله : (فالهيئات أولى) جمع هيئة ، وهي هنا كيفية القعود ، قال ط : وفيه أن الاركان إنما سقطت لتعسرها ، ولا كذلك الهيئات اه تأمل . قوله : (قيل و به يفتى) قاله في التجنيس والخلصة والولو الجية لانه أيسر على المريض . قال في البحر : ولا يخفى ما فيه ، بل الأيسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات فالمذهب الاول اه وذكر قبله أنه في حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع اه . أقول ينبغي أن يقال : إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولى ، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات ، ولعل ذلك محمل القولين ، والله أعلم .

وفی المبسوط. (ج ۲ / ص ۱۰۹)

”وأما إذا كان قادرا على القيام وعاجزا عن الركوع والسجود، فإنه يصلى قاعدا بإيماء وسقط القيام، لأن هذا القيام ليس بركن لأن القيام إنما شرع لافتتاح الركوع والسجود به، فكل قيام لا يعقبه سجود لا يكون ركنا، ولأن الإيماء إنما شرع للتشبه بمن يركع ويسجد والتشبه بالقعود أكثر، ولهذا قلنا بأن المومى يجعل السجود أخفض من ركوعه، لأن ذلك أشبه بالسجود الخ“.

وفی دررالحکام شرح غررالأحكام. (ج ۱ / ص ۷۸) (باب صلاة المريض)

” (إذا تعذر القيام لمرض) (قبلها) أى الصلاة (أو فيها أو خاف زيادته) أى المرض (أو) خاف بقاء البرء به أى بسبب القيام (أو) خاف (دوران الرأس أو يجد للقيام ألما شديدا قعد) جواب إذا تعذر (كيف شاء) من التربع غيره (وصلى) قاعدا (بركوع وسجود)، وإن قدر على بعض القيام قام بأن كان قادرا على التكبير قائما أو على التكبير وبعض القراءة فإنه يؤمر بالقيام قال شمس الأئمة هو المذهب الصحيح، ولو ترك هذا خيف أن لا تجوز صلاته (وإن تعذرا) أى الركوع والسجود لا القيام (أو ما قاعدا) وهو أفضل من الإيماء قائما. (و) لكن (سجوده أخفض من ركوعه) لأن الإيماء قائم مقامها فأخذ حكمهما ولا يرفع إليه شئ ليسجد عليه لقوله صلى الله عليه وسلم لمريض دخل عليه عائدا [إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد وإلا فأومئ]“

سجدہ کرنے سے عاجز شخص کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھ کر؟

سوال ۳۵:- ایک شخص کرسی یا زمین میں بیٹھ نماز پڑھتا ہے قیام و رکوع کر سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا وہ کرسی یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے نماز ہوگی یا نہیں وہ قیام اور رکوع کرے اور سجدہ اشارے سے کرے؟

الجواب۔ جو شخص سجدہ سے عاجز ہو اس سے بھی قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ شخص قیام اور رکوع پر قادر بھی ہو اس لئے اسے اختیار ہے کہ خواہ نمازیں کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھتا ہم اس کے واسطے بھی افضل اور مستحب یہی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے کیونکہ شخص مذکور سجدہ سے عاجز ہونے کی وجہ سے سجدہ کو اشارے سے ادا کرے گا اور بیٹھنے کی حالت قرب زمین کی وجہ سے سجدہ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ رکوع و سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والوں پر شرعاً لازم ہے کہ سجدہ کے لئے بنسبت رکوع کے زیادہ جھکیں یعنی رکوع کی بنسبت سجدہ میں سر کو لازمی طور پر زیادہ جھکائیں، کیونکہ اگر دونوں میں برابر جھکائیں گے تو ان کی نماز نہ ہوگی۔

فی الدر المختار (ج ۲/ ص ۹۵)

(وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف
(لا القيام أو ما) بالهمز (قاعداً) وهو أفضل من الإيماء قائماً
لقربه من الأرض (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه)
لزوماً

و فی حاشیة رد المحتار (ج ۲/ ص ۹۵)

قوله: (بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع

وغیرہا۔“

و فی الفتاویٰ الہندیۃ..... (ج ۱ / ص ۵۱)

و إن عجز عن القيام والركوع والسجود و قدر على القعود
يصلى قاعدا بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع ،
كذا في فتاوى قاضى خان حتى لو سوى لم يصح ، كذا في
البحر الرائق . وكذا لو عجز عن الركوع والسجود و قدر
على القيام فالمستحب أن يصلى قاعدا بإيماء و إن صلى
قائما بإيماء جاز عندنا هكذا في فتاوى قاضى خان .

والمومنى يسجد للسهر بالإيماء كذا في المحيط ويكره
للمومنى أن يرفع إليه عودا أو وسادة ليسجد فإن فعل
ذلك ينظر إن كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجود
أخفض من الركوع جازت صلاته، كذا في الخلاصة و
يكون مسينا هكذا في المضرات و إن كان لا يخفض رأسه
لكن يوضع العود على جبهته لم يجز هو الأصح فإن كانت
الوسادة موضوعة على الأرض و كان يسجد عليها جازت
صلاته، كذا في الخلاصة ، و إن كان بجهة جرح لا يستطيع
السجود عليه لم يجزئه الإيماء و عليه أن يسجد على أنفه و إن
لم يسجد على أنفه و أوما لم تجز صلاته، كذا في الذخيرة .“

گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے کبھی رکوع و سجدہ کر کے اور کبھی کرسی پر بیٹھ
کر اشارے سے نماز پڑھے کا حکم

سوال ۳۶:- ایک شخص کے گھٹنوں میں تکلیف ہے وہ کرسی یا زمین پر بیٹھ کر

نماز پڑھتا ہے اور قیام و رکوع اور سجدہ بھی کر سکتا ہے لیکن جب جی چاہتا ہے رکوع سجدہ کرتا ہے جب جی چاہتا ہے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور رکوع سجدہ اشارے سے کرتا ہے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر ہو اور کسی ایسے مرض میں مبتلا نہ ہو جس کی وجہ سے ان ارکان کو ادا کرنے سے قاصر ہو یا ان ارکان کی ادائیگی کی وجہ سے مرض بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو اس پر لازم ہے کہ فرض، واجب اور کم از کم فجر کی سنت کھڑے ہو کر پڑھے اگرچہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں کچھ مشقت ہی ہو کیونکہ قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر شخص اگر ان نمازوں کو بیٹھ کر ادا کرے گا جن میں قیام ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ لہذا صورتِ مسئلہ میں شخص مذکور کے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں درج ذیل تفصیل ہوگی۔

(الف) اگر اس کی گھٹنوں میں تکلیف معمولی ہو کہ اس تکلیف کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اور اس سے اس کی تکلیف بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کھڑے ہو کر ہر نماز پڑھے اس صورت میں اس کے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(ب) اگر اس کی گھٹنوں میں تکلیف ایسی ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے تکلیف بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو یا ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو اس صورت میں اس کے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اس شخص کے رکوع و سجدے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تکلیف کی وجہ سے رکوع و سجدہ کے حق میں بھی معذور ہو تو دونوں صورتوں میں رکوع سجدہ کو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اشارے سے ادا کرے لیکن اگر صرف قیام سے معذور ہو اور رکوع و سجدے پر قادر ہو اگرچہ کرسی وغیرہ

پر بیٹھ کر ہی یہ قدرت حاصل ہو تو اس کے اوپر باقاعدہ رکوع و سجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اس لئے اس صورت میں اس پر لازم ہے باقاعدہ رکوع و سجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اس لئے اس صورت میں اس پر لازم ہے باقاعدہ رکوع و سجدہ کرے، اگر کرسی وغیرہ کسی چیز پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تو اس کے سامنے کوئی میز وغیرہ اونچی چیز رکھ کر اس پر پیشانی ٹکا کر سجدے کرے لیکن خیال رہے کہ جس چیز پر سجدہ کرے اس کی اونچائی اپنی پشت نشست والی جگہ کے یا تو برابر ہو یا اس سے زیادہ سے زیادہ ایک دو اینٹ (تقریباً ۶ انچ) اونچی ہو اس سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا درست نہیں۔

(ج) تکلیف کی نوعیت اگر ایسی ہو کہ بعض اوقات تکلیف بڑھ جاتی ہو جس کے باعث کھڑے ہونے سے قاصر ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، یا تکلیف بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو اور بعض اوقات کم ہو جاتی ہو جس کے باعث شخص مذکورہ قیام، رکوع اور سجدے پر قادر ہو جاتا ہو تو پہلی حالت طاراً ہونے کی صورت میں وہ معذور ہوگا اور اسکے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسری حالت میں اس پر حالت تندرستی کا حکم لوٹ آئیگا اور اس پر لازم ہوگا کہ ان نمازوں کو کھڑے ہو کر پڑھے جن میں قیام فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایسا شخص تھوڑی دیر کے واسطے بھی قیام پر قادر ہو تو اگرچہ ساری نماز میں قادر نہ ہو تو بھی جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا اس پر فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کی قدرت ہو لیکن قرأت کے واسطے کھڑے رہنے کی قدرت نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کھڑا ہو کر کہنا اس پر فرض ہے لہذا صورت مسئلہ میں اگر شخص مذکور تکلیف زیادہ ہونے کی صورت میں جب معذور کے حکم میں شامل ہو جاتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور تکلیف کم ہو جانے

کی صورت میں کھڑے ہو کر باقاعدہ رکوع سجدہ کے ساتھ اپنی نمازیں ادا کرتا ہو تو اس کا یہ فعل درست ہے لیکن اگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق معذور نہ ہو پھر بھی جب جی چاہے کھڑے ہو کر پڑھتا ہو اور جب جی چاہے بیٹھ کر پڑھتا ہو تو اس صورت میں بیٹھ کر پڑھی ہوئی وہ نمازیں جن میں قیام فرض ہوا انہیں ہوئی انہیں لوٹانا لازم ہے۔

فی الدر المختار (ج ۱ / ص ۹۵)

”برکوع وسجود إن قدر علی بعض القيام) ولو متکنا علی عصا أو حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر قدر آية أو تكبيرة علی المذهب لأن البعض معتبر بالکل (و إن تعذر (۱) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف“

و فی حاشیة ابن عابدین : ۹۸/۲

”قوله: (القادر علیه) فلو عجز حقيقة وهو ظاهر أو حكماً لو مصل له ألم شديد أو خاف زيادة المرض و كالمسائل الآتية في قوله: وقد يتحتم القعود الخ فإنه يسقط، وقد يسقط مع القدرة عليه فيما لو عجز عن السجود كما اقتصر عليه الشارح تبعا للبحر ويزاد مسألة أخرى وهي الصلاة في السفينة الجارية، فإنه يصلى فيها قاعداً مع القدرة على القيام عند الامام: (فلو قدر علیه) أى على القيام وحده أو مع الركوع كما فى المنية: قوله: (ندب إيماءه قاعداً) أى لقربه من السجود، و جاز إيماءه قائماً كما فى البحر و أوجب الثانى زفر و الأئمة الثلاثة، لان القيام ركن فلا يترك مع القدرة عليه ولنا أن القيام وسيلة إلى السجود

للخروج، والسجود أصل لانه شرع عبادة بلا قيام كسجدة التلاوة، والقيام لم يشرع عبادة وحده، حتى لو سجد لغير الله تعالى يكفر بخلاف القيام، وإذا عجز عن الأصل سقطت الوسيلة كالوضوء مع الصلاة والسعي مع الجمعة . وما أورده ابن الهمام أجاب عنه في شرح المنية ثم قال: ولو قيل إن الأيماء أفضل للخروج من الخلاف لكان موجهها ولكن لم أر من ذكره قوله: (و كذا) أي يندب إيماؤه قاعدة مع جواز إيمائه قائما لعجزه عن السجود حكما، لانه لو سجد لزم موجهها ولكن لم أر من ذكره قوله: (خى يندب إيماؤه قاعدة مع جواز إيمائه قائما لعجزه عن السجود حكما لانه لو سجد لزم فوات الطهارة بلا خلاف، ولو أوما كان الأيماء خلفا عن السجود، قوله: (وقد يتحتم القعود الخ) أي يلزمه الأيماء قاعدة لخلفيته عن القيام الذى عجز عنه حكما إذ لو قام لزم فوات الطهارة أو الستر أو القراءة أو الصوم بلا خلاف، حتى لو لم يقدر على الأيماء قاعدة كما لو كان بحال لو صلى قاعدة يسيل بوله أو جرحه، ولو صلى مستلقيا لا يسيل منه شئ فإنه يصلى قائما بركوع وسجود كما نص عليه في المنية، قال شارحها: لان الصلاة بالا ستلقاء لا تجوز بلا عذر كالصلاة مع الحدث فيترجح ما فيه الا تيان بالاركان وعن محمد أنه يصلى مضطجعا ولا إعادة في شئ مما تقدم إجماعا اهـ“

وايضاً فيها :

”قوله : (برکوع) متعلق بقوله : صلی ط . قوله : (علی المذهب) فی شرح الحلوانی نقلا عن الہندوانی : لو قدر علی بعض القيام دون تمامہ ، أو کان قدر علی القيام لبعض القراءة دون تمامہا یؤمر بأن یکبر قائما ویقرأ ما قدر علیہ ثم یقعد ، وهو المذهب الصحیح لا یروی خلافہ عن أصحابہ ، ولو ترک هذا خفت أن لا تجوز صلاتہ .“

وفی دررالحکام شرح غرر الأحکام (ج ۲ / ص ۹۷)

” (قوله إذا تعذر القيام) أراد به التعذر الحقيقي لذكره الحكمي بعده بقوله أو يجد للقيام ألما شديدا تبعا لما قال في الكافي التعذر قد يكون حقيقيا بحيث لو قام يسقط ، وقد يكون حكما بأن يخاف زيادة المرض أو يجد وجعا لذلك اهـ . ولما لم يفعل مثل المصنف في النقاية بل اقتصر على قوله إذا تعذر القيام قال شارحها الشمني تعذر أي شق وعسر ولا يريدون بالتعذر عدم الإمكان ، كذا في الخانية اهـ . وقال في الهداية إذا عجز المريض عن القيام . الخ قال الكمال المراد أعم من العجز الحقيقي حتى لو قدر على القيام لكن يخاف بسبه إبطاء البرء أو كأن يجد ألما شديدا إذا قام جاز له تركه . (قوله أو خاف زيادته) قدمنا في باب التيمم المراد بالخوف . (قوله) أو يجد للقيام ألما شديدا قال الكمال فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترك القيام بسببها “

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے لئے اعذار کیا کیا ہیں؟

سوال ۳۷:- زمین یا کرسی پر نماز کس حالت میں پڑھی جاسکتی ہے؟

الجواب ۴- اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا بیماری بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو (خواہ یہ خوف اپنے گمان غالب یا تجربہ کی بنا پر ہو یا کسی دیندار مستند مسلمان ڈاکٹر کے بتانے سے ہو) یا کھڑے ہونے کی صورت میں سر چکرا کر گر پڑنے کا ڈر ہو یا وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو یا کھڑے ہونے میں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ وضو ٹوٹنے کا خطرہ ہے لیکن کسی عذر کی وجہ سے رکوع و سجدہ پر یا صرف سجدہ پر قادر ہو تو ان تمام حالتوں میں قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ایسے لوگوں کے واسطے زمین یا کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

وفی الدر المختار (ج ۲ / ص ۹۵)

” (من تعذر عليه القيام) أي كله (لمرض) حقيقى وحده أن يلحقه بالقيام ضرر، به يفتى (قبلها أو فيها) أي الفريضة (أو) حكماً بأن (خاف زيادته أو ببطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألماً شديداً) أو كان لو صلى قائماً سلس بوله أو تعذر عليه الصوم كما مر (صلى قاعداً) ولو مستنداً إلى وسادة أو إنسان فإنه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى“.

وفى حاشية رد المحتار (ج ۲ / ص ۹۷)

”قوله : (بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع وغيرها وفي الذخيرة. رجل بحلقه خراج إن سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئى، ولو صلى قائما بركوع وقعد أو ما بالسجود أجزاء، والأول أفضل، لأن القيام والركوع لم يشرعا قرينة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين إلى السجود اهـ.“

و في فتح القدير - (ج ۳ / ص ۱۰۸)

” [فروع] رجل بحلقه خراج لا يقدر على السجود و يقدر على غيره من الأفعال يصلي قاعدا بإيماء، وكذا لو كان بحال لو سجد سال جرحه، وإن لم يسجد لا يسيل لما قدمنا في فصل المعذور، فإن قام وقرأ وركع ثم قعد أو ما للسجود جاز، والأول أولى، ولو كان بحال لو صلى قائما لا يقدر على القراءة ولو صلى قاعدا قدر عليها صلى قاعدا.“

” (باب صلاة المريض) قال رحمه الله (تعذر عليه القيام) أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد، وكذا إذا خاف إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس أو كان يجد للقيام ألما شديدا يصلي قاعدا يركع ويسجد [لقوله عليه الصلاة والسلام لعمران بن حصين صل قائما فإن لم تستطيع فقاعدا فإن لم تستطيع فعلى جنبك] ولأن في القيام في هذه الحالة حرجا بينا وهو مدفوع بالنص.“

و في الفتاوى الهندية :- (ج ۱ / ص ۱۹)

”و يعرف ذلك الخوف إما بغلبة الظن عن امارة أو تجربة
أو إخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق. كذا في
شرح منية المصلى لإبراهيم الحلبي.“

سجدہ کے اشارہ میں ہاتھ گھٹنے سے آگے نکالنے کا حکم

سوال ۳۸:- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں بعض نمازی سجدے
کے اشارے میں اپنے ہاتھ گھٹنے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدے کا اشارہ
کرتے ہیں اور بعض لوگ کرسی کے سامنے تختے پر سجدہ کرتے ہیں کیا یہ دونوں طریقے
صحیح ہیں یا غلط ہیں؟

الجواب۔ جیسا کہ یہ بات تفصیل سے پیچھے آچکی ہے کہ جو شخص رکوع اور سجدہ
دونوں سے عاجز ہو یا صرف سجدہ سے عاجز ہو یعنی زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہ
رکھتا ہو اسکے واسطے یہ حکم ہے کہ رکوع اور سجدے اشارے سے کرے خواہ نماز زمین پر
بیٹھ کر پڑھ رہا ہو یا کرسی پر بیٹھ کر اور سجدے کے لئے رکوع کی بنسبت زیادہ جھک جایا
کرے۔ نیز یہ بات بھی پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ اس شخص کے واسطے شرعاً بیٹھنے کی
کوئی خاص ہیئت لازمی طور پر متعین نہیں نہ قرأت کی حالت میں اور نہ ہی رکوع
و سجدے کی حالت میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معذور و مریض سے حرج کو دفع کرنے
کے لئے جب شریعت نے اس سے ارکان ساقط کر دیئے تو خاص ہیئتوں کی پابندی
عائد کر کے اس کو حرج میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی ہے۔ اسی دفع حرج کے پیش نظر شریعت
معذور و مریض کے لئے اپنے ہاتھوں کو کسی خاص ہیئت پر رکھنے کے واسطے لازمی طور
پر پابندی نہیں کرتی بلکہ اسے اس بات کی اجازت ہے کہ اپنے ہاتھوں کو سہولت کے
ساتھ جس طرح آسانی ہو رکھ لے۔ لہذا عام طور پر جو یہ سمجھا جاتا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر

نماز پڑھنے کی صورت میں سجدے کے واسطے اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدہ کرنا چاہئے شرعاً یہ بات درست نہیں بلکہ اس صورت میں بھی رکوع اور سجدہ دونوں ہیئتوں میں اصل حکم وہی ہے جو اوپر بیان ہوا تاہم ایسا شخص اگر کسی آسانی و سہولت کے لئے اپنے ہاتھوں کو گھٹے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدہ کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں مثلاً بعض لوگ بھول جاتے ہیں کہ اس وقت وہ رکوع کا اشارہ کر رہے یا سجدے کا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ دونوں میں اس طرح فرق کر لیں تو شرعاً اس میں بھی کوئی قباحت نہیں لیکن اس کو اشارے سے جدا کرنے والوں کے واسطے سجدے شرعی طریقہ نہ سمجھیں کیونکہ شریعت نے اس طریقے کا حکم نہیں دیا۔

اور کرسی کے سامنے تختے لگا کر اس میں سجدہ کرنے میں شرعاً یہ تفصیل ہے کہ اگر لوگ سجدے سے عاجز ہوں تو ان کے واسطے سجدہ کے لئے کرسی کے سامنے کوئی تختہ یا میز وغیرہ لگا کر اس پر سجدہ کرنے کا نہ شرعاً حکم ہے اور ہی اس کی کوئی ضرورت ہے بلکہ وہ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اشارے سے رکوع و سجدے ادا کریں، تاہم اگر کسی نے کرسی کے سامنے سجدے کے واسطے کوئی میز یا تختہ لگا لیا تو اس کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار یہ ہے کہ اگر میز یا تختہ اس طرح لگایا کہ جب وہ اس پر سجدہ کرتا ہے تو اس کا سر سجدہ کے واسطے رکوع کی نسبت زیادہ جھکتا ہے تو جائز ہے اور اس تختے پر سجدہ کرنے والا شرعاً اشارہ سے رکوع و سجدہ کرنے والا شمار ہوگا لیکن اگر میز یا تختہ اس قدر اونچا لگا لیا کہ اس میز یا تختہ کے باعث رکوع اور سجدہ میں اس کا سر نہ جھکتا ہو یا جھکتا تو ہے لیکن رکوع اور سجدہ دونوں کے واسطے سر برابر جھکتا ہے تو اس سے رکوع اور سجود دونوں کے واسطے یا صرف سجدہ کے واسطے اشارہ نے پایا جانے کی وجہ سے اصح قول کے مطابق اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ اس لئے معذورین رکوع اور سجدے اشارے سے ہی

کریں بلا وجہ کرسی کے سامنے میز یا تختہ وغیرہ لگا کر اس پر سجدے کرنے کے تکلفات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ جو لوگ رکوع سجدہ پر قادر ہوں لیکن قیام پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ خواہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں یا زمین پر بہر صورت ان پر لازم ہے کہ رکوع جھک کر کریں، جس میں پیٹھ کو بھی جھکائیں یہاں تک کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے اور سجدے زمین پر ٹکا کر کریں، اگر یہ حضرات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور سجدے کے واسطے کوئی اونچی چیز مثلاً میز وغیرہ زمین پر سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس پر ٹکا کر سجدہ کرتے ہیں تو یہ سجدہ زمین پر شمار ہوگا اور اس طرح سجدہ کر لینے سے بھی سجدہ ہو جائے گا (سجدہ کے واسطے رکھی جانے والی میز کی اونچائی کی تفصیل جواب نمبر ۳ میں گزر چکی ہے)۔

و فی حاشیة رد المحتار — (ج ۲/۹۸)

”قوله: (و يجعل سجودہ أخفص الخ) أشار إلى أنه يكفيه أدنى الانحناء عن الركوع، وأنه لا يلزمه تقرب جبهة من الارض بأقصى ما يمكنه كما بسطه في البحر عن الزاھدی قوله: (فإنه يكره تحريماً) قال في البحر: واستدل للكرهية في المحيط بنهيہ عليه الصلاة والسلام عنه، وهو يدل على كراهة التحريم اهـ. و تبعه في النهر. أقول: هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئاً يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعاً على الارض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهية في الاول، ثم قال: فإن كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاحه، فقد صح أن أم سلمة كانت تسجد على مرفقة

موضوعة بين يديها لعل كانت بها ولم يمنعها رسول الله
(ص) من ذلك اهـ. فإن مفاد هذه المقابلة والاستدلال
عدم الكراهة في الموضوع على الأرض المرتفع، ثم رأيت
القهستاني صرح بذلك قوله: (بالبناء للمجهول) هذا
ليس بلازم، وإلا لقال: ولا يرفع إلى وجهه شيء اهـ ح. و
لعل وجه ما قال: الإشارة إلى كراهته سواء كان يفعله أو
فعل غيره له. قوله: (إلا أن يجد قوة الأرض) هذا الاستثناء
مبنى على أن قوله: ولا يرفع الخ شامل لما إذا كان موضوعا
على الأرض وهو خلاف المتبادر، بل المتبادر كون
المرفوع محمولا بيده أو يد غيره، وعليه فالاستثناء منقطع
لاختصاص ذلك بالموضوع على الأرض، ولذا قال
الزيلعي: كان ينبغي أن يقال: إن كان ذلك الموضوع
يصح السجود عليه كان سجود، وإلا فإيماء اهـ. و جزم به
في شرح المنية، واعترضه في النهر بقوله: وعندى فيه نظر،
لان خفض الرأس بالركوع ليس إلا إيماء ومعلوم أنه لا
يصح السجود بدون الركوع ولو كان الموضوع مما يصح
السجود عليه اهـ. أقول: الحق التفصيل، وهو أنه إن كان
ركوعه بمجرد إيماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر
فهذا إيماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الإيماء مطلقا، و
إن كان مع الانحناء كان ركوعا معتبرا حتى أنه يصح من
المتطوع القادر على القيام، فحينئذ ينظر إن كان الموضوع
مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على

قدر لیئنة أو لبنتين فهو سجود حقیقی، فیکون راکعاً ساجداً لا مومناً حتی أنه یصح اقتداء القائم به، و إذا قدر فی صلاته علی القیام یتمها قائماً، و إن لم یکن الموضوع کذلک یكون مومناً فلا یصح اقتداء القائم به، و إذا قدر فیها علی القیام استأنفها، بل یتظهر لی أنه لو کان قادراً علی وضع شئی علی الارض مما یصح السجود علیه أنه یلزمه ذلک لانه قادر علی الركوع والسجود حقیقة، ولا یصح الايماء بهما مع القدرة علیهما، بل شرطه تعذرهما کما هو موضوع المسألة: قوله: (وإلا یخفف) أى لم یخفف رأسه أصلاً، بل صار يأخذ ما یرفعه و یلصقه بجهته للركوع والسجود أو خفف رأسه لهما، لكن جعل خفف السجود مساویاً لخفف الركوع لم یصح لعدم الايماء لهما أو للسجود.

نوافل بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال ۳۹۔ ایک شخص کے گھٹنوں میں تکلیف ہے وہ فرض و واجب و مؤکدہ میں قیام و رکوع اور سجدہ سب کرتا ہے لیکن نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے مگر رکوع، سجدہ اشارے سے کرتا ہے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ تندرست آدمی یا معمولی تکلیف والے حضرات جو قیام پر قادر ہیں ان کے واسطے بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے خواہ زمین پر بیٹھ کر پڑھیں یا کرسی پر تاہم بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں ثواب نصف ملتا ہے، نیز نوافل اگر خارج مصر سواری پر پڑھی جارہی ہو مثلاً ٹرینوں یا موٹروں وغیرہ میں تو اس صورت میں قیام، استقبال قبلہ اور باقاعدہ رکوع و سجدہ شرط نہیں اس لئے اس صورت میں رکوع

وسجدہ کے واسطے اشارہ کافی ہے۔ لیکن نوافل اگر زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھی جا رہی ہو اور پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قدرت رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ باقاعدہ جھک کر رکوع کرے اور سجدے زمین پر کرے۔

فی اعلاء السنن: ۶۴/۷ تحت ”باب جواز التطوع علی الرحلة“

”قوله عن جابر الخ: قال المؤلف: دلالة على الباب ظاهرة وجواز التطوع بمن كان خارج المصر كما في الهداية، والتقييد بخارج المصر ينفي اشتراط السفر والجواز في المصر. (۱۳: ۱) وفيه ايضا: وجه ظاهر أن النص ورد خارج المصر والحاجة الى الركوب فيه أغلب“

و فی تبیین الحقائق شرح کتر الدقائق — (ج ۲/۳۳۹)

قال رحمه الله (وراكبا خارج المصر موميا إلى أي جهة توجهت دابته) أي ویتنفل راكبا الحديث جابر أنه قال [رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو على راحلته النوافل في كل جهة] لكن يخفف السجود من الركوع ويومئ إيماء ولأن النوافل غير مختصة بوقت فلو ألزمناه النزول واستقبال القبلة تنقطع عن النافلة أو ينقطع هو عن القافلة، وأما الفرائض فمختصة بوقت فلا تجوز على الدابة إلا للضرورة على ما مر في استقبال القبلة، وكذا الواجبات من الوتر والمندور وما شرع فيه فأفسده و صلاة الجنائز والسجدة التي تليت على الأرض. وأما السنن الرواتب فنوافل حتى تجوز على الدابة وعن أبي

حنيفة أنه ينزل لسنة الفجر، لأنها آكد من غيرها وروى
عند أنها واجبه وعلى هذا الخلاف أداؤها قاعدا والتقييد
بخارج المصر ينفي اشتراط السفر والجواز في المصر
واختلفوا في مقدار الخروج من المصر فقل إذا خرج قدر
فرسخين أو أكثر يجوز، وإلا فلا وقل إذا خرج قدر الميل
والأصح أنها تجوز في كل موضع للمسافر أن يقصر
الصلاة فيه وعن أبي يوسف أنها تجوز في المصر أيضاً وجه
الظاهر أن النص ورد خارج المصر فلا يجوز القياس عليه
لأن الحاجة فيه إلى الركوب أغلب ولا تضره النجاسة على
الدابة على قول أكثرهم وقل إن كانت على السرج أو
الركابين تمنع وقل إن كانت على الركابين لا تمنع وإن
كانت في موضع جلوسه تمنع. وجه الظاهر أن فيها ضرورة
فسقط اعتبارها كما تسقط الأركان وهو الركوع
والسجود الخ“

وفي الفتاوى الهندية ۳۔ (ج ۱/ ۴۲)

(ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة) يجوز التطوع
على الدابة خارج المصر ويومئى حيث توجهت الدابة،
كذا في محيط السرخسى فإن صلى إلى غير ما توجهت
الدابة لا يجوز، كذا في السراج الوهاج ولا يجوز في
المصر عند أبي حنيفة۔ رحمه الله تعالى۔ كذا في محيط
السرخسى. والصحيح أن المسافر وغير المسافر في
ذلك سواء بعد أن يكون خارج المصر حتى أن من خرج

إلى ضياعه جاز له أن يصلى التطوع على الدابة وإن لم يكن
مسافراً، كذا في المحيط، تكلموا في حد خارج المصر،
والأصح أنه مقدر بما يجوز للمسافر القصر فيه، كذا في
السراج الوهاج. وكيفية الصلاة على الدابة أن يصلى
بالإيماء، كذا في الخلاصة، وفي الحجة يصلى قاعداً على
السرّج أو الإكاف ويقرأ ويركع ويسجد ويتشهد ويسلم،
هكذا في التارخانية، ويجعل السجود أخفض من الركوع
من غير أن يضع رأسه على شئ سائرة دابته أو واقفة، كذا
في الخلاصة. ولو سجد على شئ وضع عنده أو على
سرجه لا يجوز، كذا في البحر الرائق، ويجوز أن يومئ
على أي الدواب شاء، كذا في السراج الوهاج ويستوى
الجواب عندنا بين أن يفتح الصلاة مستقبل القبلة وبين أن
يفتحها مستدبر القبلة، كذا في المحيط. وفي الحجة هو
المختار كذا في التارخانية و يصلون فرادى فإن صلوا
بجماعة فصلاة الإمام تامة وصلاة القوم فاسدة، كذا في
الخلاصة.

لہذا صورتِ مسئلہ میں شخص مذکور گھٹنوں میں تکلیف کے باوجود رکوع اور سجدہ
پر قادر ہو جیسا کہ سوال سے یہی ظاہر ہے تو اس پر لازم ہے کہ بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی
صورت میں بھی باقاعدہ جھک کر رکوع کرے اور زمین پر سجدہ کرے کیونکہ رکوع اور
سجدے پر قادر ہونے کی صورت میں اشارے سے رکوع و سجدہ کرنے سے نماز نہیں
ہوگی۔ البتہ کرسی پر بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں سجدے کے واسطے جواب نمبر ۳

اور ۷ میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش کب ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۹/۱۱۱۳)

جو شخص قیام یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو

سوال ۴۰:- کس عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے؟

الجواب:- اگر کوئی کوئی شخص (۱) رکوع و سجدہ پر قادر ہے البتہ فرض نماز میں قیام پر قادر نہیں۔ (ب) یا رکوع و سجدہ دونوں پر قادر نہیں۔ (ج) یا صرف سجدہ پر قادر نہیں۔ تو ان صورتوں میں اس شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز ادا کرنا جائز ہے، البتہ اگر وہ مذکورہ صورتوں میں زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو اسے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہئے، بلا ضرورت کرسی پر نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس مسئلہ سے متعلق مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

فی الفتاویٰ الہندیۃ

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد،
هكذا في الهداية وأصح الأقاويل في تفسير العجز أن
يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوى، كذا في معراج الدراية،
و كذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو
دوران الرأس، كذا في التبيين و ان عجز عن القيام
والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعداً بإيماء

(۱۳۶/۱)

فی رد المحتار

و إن تعذر اليس تعذرهما شرط بل تعذر السجود كاف لا
القيام أو ما بالهمز قاعدا وهو أفضل من الإيماء قايما لقربه
من الأرض و يجعل سجوده أخفض من ركوعه (۹۷/۲)

جو شخص ٹانگیں زیادہ دیر تک موڑ کر نہیں بیٹھ
سکتا اس کے لئے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ۴۱:- کچھ لوگ قیام پر قادر نہیں ہوتے البتہ رکوع و سجدہ پر قادر ہوتے
ہیں پھر ان کی مزید دو قسمیں ہوتی ہیں پہلی قسم ان افراد کی ہے جو زمین پر عام مصلیٰ کی
طرح قعود کرنے پر قادر ہوتے ہیں اور دوسری قسم ان افراد کی ہے جو زمین پر عام مصلیٰ
کی طرح زیادہ دیر تک اپنی ٹانگیں موڑ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ لہذا ان دونوں صنفان کا کیا حکم
ہوگا؟ کیا پہلی قسم پر یہ لازم ہوگا کہ جب رکوع کا وقت آئے تو کرسی سے کھڑا ہو جائے
اور عام مصلیٰ کی طرح رکوع کرے اور جب سجدہ کا وقت آئے تو زمین پر اتر کر عام
مصلیٰ کی طرح سجدہ کرے جبکہ دوسری قسم کے لوگ صرف رکوع کے وقت کرسی سے کھڑے
ہوئیں نہ کہ سجدہ کے وقت؟

سوال ۴۲:- اگر میز یا تختہ کرسی پر بیٹھنے کی جگہ سے نیچا ہوا کرسی پر بیٹھنے کی جگہ
سے نوانچ سے اونچا یا نوانچ سے زیادہ اونچا ہو تو کیا اس صورت میں اس پر سجدہ کرنے
سے سجدہ ادا نہیں ہوگا؟

الجواب ۴۱-۴۲۔ جو شخص قیام پر قادر نہیں، البتہ رکوع و سجدہ پر قادر ہے تو
ایسی صورت میں اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے تو اسے زمین پر ہی بیٹھ کر نماز ادا
کرنی چاہئے، بلا وجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، لیکن اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز

پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہو بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سجدہ پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر وہ زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲) اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لیکن کرسی کی نشست کے محاذات میں تختہ یا میز وغیرہ پر سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرے، البتہ اس میں یہ بات ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی کی جگہ کے برابر یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ یعنی نو انچ سے کم کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں رکوع کے وقت اٹھ کر رکوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیٹھے بیٹھے باقاعدہ جھک کر رکوع کر لینا کافی ہے اور اس سے رکوع ادا ہو جائے گا۔

فی مراقی الفلاح :

اذا تعذر علی المريض کل القيام وهو الحقیقی و مثله
الحکمی ذکره فقال أو تعسر کل القيام بوجود ألم شدید
أو خاف بأن غلب فی ظنه بتجربة سابقة أو اخبار طیب
مسلم حاذق أو ظهور الحال زیادة المرض أو خاف بقاء
أی طول المريض به ای بالقيام صلی قاعداً برکوع
وسجود الخ (ص ۴۳۰)

فی البحر الرائق :

و أما الیدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراض

وضعہما قال فی التجنیس والخلصة و علیہ فتویٰ مشایخنا
ولکن مقتضاه مقتضى المواطبة الوجوب و قد اختاره
المحقق فی فتح القدير وهو انشاء الله تعالى اعدل الأقوال
لموافقة الأصول الخ (۶۰۹ / ۱)

فی رد المحتار

أقول : الحق التفصیل وهو أنه إن كان ركوعه بمجرد إيماء
الرأس من غير انحناء و ميل الظهر فهذا إيماء لا ركوع فلا
يعتبر السجود بعد الإيماء مطلقا و إن كان مع الانحناء كان
ركوعا معتبرا حتى إنه يصح من المتطوع القادر على القيام
فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه
كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنته أو لبنتين فهو
سجود حقیقی۔ (۹۸ / ۲ ، ایج ایم سعید)

فی الفتاویٰ الہندیۃ :

إذا كان موضع السجود أرفع من موضع القدمين بقدر لبنة
أو لبنتين منصوبتين جاز و إن زاد لم يجز كذا فی الزاہدی
وحد اللبنته ربع ذراع۔ كذا فی السراج الوہاج (۷۰ / ۱ ، مکتبہ رشیدیہ)

مریض کے لئے کیا تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے؟

سوال ۴۳:۔ کرسی پر نماز پڑھنے والا شخص کیا اپنی نماز بیٹھ کر ہی شروع کرے
گایا تکبیر کھڑے ہو کر کہہ کر بیٹھ جائے گا یا پہلی رکعت کا قیام ادا کرنے کے بعد رکوع
کے وقت بیٹھ جائیگا یا رکوع بھی کھڑا ہو کر ادا کرنے کے بعد سجدہ کے وقت بیٹھ جائے گا
اور پھر بقیہ نماز بیٹھ کر ادا کرے گا؟

الجواب۔ جواب (۴۱) کی تفصیل کے مطابق اگر کوئی شخص ابتداء ہی سے قیام پر بالکل قادر نہ ہو یا قیام کرنے میں بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں وہ شروع ہی سے بیٹھ کر نماز ادا کرے گا، تاکہ اگر کوئی شخص کسی حد تک بھی قیام پر تکلیف کے بغیر قادر ہو تو وہ شخص اس حد تک قیام کرے۔

فی الہندیۃ:

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا ير كع ويسجد،
هكذا في الهداية وأصح الأقاويل في تفسير العجز أن
يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوى، كذا في معراج الدراية،
و كذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو
دوران الرأس، كذا في الكافي. ولو كان قادرا على بعض
القيام دون تمامه يؤمر بأن يقوم قدر ما يقدر حتى إذا كان
قادرا على إن يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة أو كان
قادرا على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بأن يكبر
قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد إذا عجز قال
شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالى هو المذهب
الصحيح ولو ترك هذا خفت أن لا تجوز صلاته، كذا في
الخلاصة (۱/۱۳۶)

کیا قیام کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے؟

سوال ۴۴:- جو شخص قیام پر قادر ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کرسی پر نماز ادا کر رہا ہو تو کیا ایسا شخص ہر رکعت کے قیام میں کھڑا ہوگا صرف رکوع وسجدہ ادا کرنے کے لیے کرسی پر بیٹھ جائے گا یا صرف وہ پہلی رکعت کا قیام کھڑا ہو کر ادا

کرے پھر بقیہ نماز بیٹھ کر ہی ادا کرے؟ اسی طرح جو شخص قیام کے ساتھ ساتھ رکوع پر بھی قادر ہو صرف سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب۔ جو شخص رکوع اور سجدہ دونوں پر قادر نہ ہو تو اس پر قیام کرنا فرض نہیں ہے بلکہ ایسا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے اور سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرے، تاہم ایسے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔

فی الدر المختار :

و إن تعذرا ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف لا
القيام أو ما بالهمز قاعدة وهو أفضل من الإيماء قائماً لقربه
من الأرض ويجعل سجوده أخفض من ركوعه۔

فی رد المحتار تحت قوله :

(تعذر السجود كاف) نقله البحر عن البدائع وغيرها۔ و
فی الذخيرة: رجل بحلقه خراج إن سجد سال وهو قادر
على الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدة يومئى ولو صلى
قائماً بركوع وقعد أو ما بالسجود أجزاءه والأول أفضل
لأن القيام والركوع لم يشرعا قرابة بنفسهما بل ليكونا
وسيلتين إلى السجود۔ (۹۷/۲)

کیا صرف سر جھکانا کافی ہے یا ٹکانا بھی ضروری ہے؟

سوال ۴۵:- جو شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کا سجدہ کیا صرف جھکا دینے سے ادا ہو جائے گا یا وہ کسی چیز مثلاً تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے گا؟

الجواب۔ جواب (۴۱) کی تفصیل کے مطابق جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کرسی

پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو ایسی صورت میں اس پر باقاعدہ زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سرٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، محض سر جھکا کر اشارے سے کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز نہیں ہوگی، البتہ اگر وہ باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں یا سرٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم نہیں بلکہ وہ مذکورہ چیزوں پر سر رکھے بغیر محض اشارہ سے سجدہ ادا کرے گا اور اس کا سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔

فی المحيط البرہانی :

و ان عجز عن القيام و قدر على القعود فانه يصلي
المكتوبة قاعداً برکوع وسجود ولا يجزئہ غیر ذلک۔
(۲۶/۳) (حوالہ بالا جواب نمبر ۴)

میز کی اونچائی اور کیفیت کیسی ہو؟

سوال ۴۶:- اگر سجدہ تختہ یا میز وغیرہ پر کرنا ہوگا تو اس میز کی کیا کیفیت ہو؟
یعنی زمین سے کتنا اونچا ہو؟ زمین سے اس کا کوئی تعلق ہونا ضروری ہے یا نہیں؟
کتنا سخت ہو کیونکہ بعض اوقات تختہ یا میز کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ سامنے رکھے ہوئے صوفے یا بستر پر سجدہ کرتے ہیں؟

الجواب۔ تختہ یا میز وغیرہ کی اونچائی سے متعلق تفصیل جواب نمبر ۲ میں گزر چکی ہے، اور جس چیز پر سجدہ کیا جا رہا ہے وہ اتنی سخت ہو کہ اس پر صحیح طرح سے پیشانی ٹکا سکے، اور اگر پیشانی صحیح طریقہ سے نہ ٹکے بلکہ وہ چیز دبتی ہی چلی جائے تو اس پر سجدہ درست نہیں ہوگا۔ (ماخذ احسن الفتاویٰ بتصرف، ۴/۳۳۲)

فی حاشیة الطحطاوی :

و من شروط صحة السجود كونه على ما أى شئ يجد
الساجد حجمه بحيث لو بالغ لا تتسفل رأسه.....و تستقر
جبهته۔ (ص، ۲۳۱)

فی ردالمحتار :

قوله و أن يجد حجم الأرض تفسيره أن الساجد لو بالغ لا
يتسفل رأسه أبلغ من ذلك فصح على طنفسة وحصير و
حنطة و شعير و سرير و عجلة و إن كانت على الأرض لا
على ظهر حيوان كبساط مشدود بين أشجار۔ (۱/۵۰۰)

کرسی کی گدی اور قدم رکھنے کی جگہ پاک ہونا ضروری ہے

سوال ۴۷:- جس کرسی پر یہ مصلی نماز پڑھ رہا ہے کیا اس کی گدی کا پاک
ہونا ضروری ہے؟ اسی طرح جس چیز پر یہ سجدہ کر رہا ہے کیا اس کا بھی پاک
ہونا ضروری ہے؟ اسی طرح زمیں کے جتنے حصے میں اس مصلی کے قدم ہیں کیا اس کا
بھی پاک ہونا ضروری ہے کیونکہ عام طور پر گھر میں قالین بچھا ہوا ہوتا ہے جو بعض
اوقات بچوں کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے نجس ہو جاتا ہے)

الجواب۔ نمازی جس گدی پر نماز پڑھ رہا ہے، اسی طرح جس چیز پر سجدہ
کر رہا ہے اور قالین کے جس حصہ پر قدم رکھا ہوا ہے ان سب چیزوں کا پاک ہونا
ضروری ہے، اگر قالین یقینی طور پر غالب گمان کے مطابق ناپاک ہو تو پاک کپڑا بچھا کر
نماز پڑھنا ضروری ہے۔

الفتاویٰ الہندیہ :

تطهير النجاسة من بدن المصلی و ثوبه و المكان الذى

یصلی علیہ واجب۔ ہکذا فی الزاہدی فی باب
الأنجاس..... و إن كانت النجاسة تحت قدمی المصلی منع
الصلاة کذا فی الوجیز للکردی ولا یفترق الحال بین أن
یکون جمیع موضع القدمین نجسا و بین أن یمکن موضع
الأصابع نجس۔ (۱/۵۸، ۶۱)

دل کے مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۴۸۔ زید کی عمر تقریباً ۶۸ سال ہے اور وہ دل کا مریض ہے، اسے تین دفعہ دل کا دورہ بھی پڑ چکا ہے اب کی بار جب اسے دل کا دورہ پڑا یعنی ۶۸ سال کی عمر میں تو اس کا دل اس قدر کمزور ہو گیا کہ اطباء نے کہہ دیا کہ اب اس شخص کا دل کا آپریشن بھی ممکن نہیں ہے (دل کی کمزوری کی وجہ سے) اب زید کی کیفیت یہ ہے کہ اطباء نے اسے چلنے پھرنے اور زیادہ بات چیت کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے دل پر زور پڑتا ہے جو کہ زید کی زندگی کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا زید اپنے بستر پر لیٹا رہتا ہے صرف قضائے حاجت کے لئے ہی کھڑا ہو کر بیت الخلاء جاتا ہے اور دن میں ایک یا دو مرتبہ تھوڑا بہت اپنے کمرے میں چل پھر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ زید کو گھٹنوں کی تکلیف بھی ہے جس کی وجہ سے وہ کرسی پر نماز ادا کرتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ وہ میز پر سرٹکا کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن اس طرح کرنے سے اسے دل پر معمولی سا بوجھ محسوس ہوتا ہے تو کیا اگر وہ صرف سر کے اشارے سے سجدہ کرے تو کیا اس کا سجدہ ادا ہو جائے گا؟ نیز کیا اس پر قیام فرض ہوگا؟

الجواب۔ صورت مسئلہ میں جب زید کو جو کہ دل کا مریض ہے سرٹکا کر باقاعدہ سجدہ کرنے میں دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے، اور اس سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے تو اس پر سرٹکا کر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، نیز اس صورت میں قیام بھی فرض

نہیں ہے بلکہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریگا اور اشارے سے رکوع و سجدہ کرے گا، اور وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے، اس سے اس کی نماز ہو جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد عارف عفا اللہ عنہ

۱۴۲۹/۱۲/۱۹ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۴۲۹/۱۲/۱۹ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفرالہ

۱۴۲۹/۱۲/۲۰ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱۴۲۹/۱۲/۲۲ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ

الجواب صحیح

سید حسین احمد

۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ

☆☆☆

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت
میں پاؤں زمین پر ٹکانا ضروری ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۵۰/۱۱۶۶)

سوال ۴۹۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو اگر ایسی صورت میں پاؤں
زمین سے اٹھ جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

الجواب۔ اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہیں اور زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی بھی
استطاعت نہیں رکھتا جس کی وجہ سے وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور ایسی صورت
میں یہ شخص اگر سجدہ کرتے وقت زمین پر جا کر براہ راست سجدہ نہیں کر سکتا بلکہ عذر کی

وجہ سے سامنے رکھی ہوئی تپائی وغیرہ پر سجدہ کرتا ہے تو اس وقت اگر وہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز یا کرسی کے کسی حصہ پر اپنا پاؤں یا پاؤں کا کچھ حصہ ٹکانے پر قادر ہو تو دورانِ سجدہ کم از کم ایک تسبیح پڑھنے کے بقدر اسے ٹکانا ضروری ہے، اگر کسی نے قدرت کے باوجود پورے سجدہ کے دوران ایک تسبیح کے برابر بھی زمین یا زمین پر رکھی کسی چیز پر پاؤں نہیں ٹکایا یا پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی بھی نہیں ٹکائی تو اس کی نماز واجب الاعداء ہوگی۔

لیکن اگر وہ پاؤں یا اس کا کچھ حصہ یعنی چھنگلی بھی ٹکانے پر قادر نہ ہو تو پھر زمین پر ٹکانا ضروری نہیں۔ بلکہ ٹکائے بغیر سجدہ کرنے سے سجدہ ہو جائے گا اور اس کی نماز ادا ہو جائے گی۔

لما فی بعدائع الصنائع :

أما الحقيقة فلأن القيام اسم لمعنيين في محلين مختلفين
وهما الانتصابان في النصف الأعلى والنصف الأسفل فلو
تبدل الانتصاب في النصف الأعلى بما يضاده وهو الانحناء
سمى ركوعاً لوجود الانحناء..... ولو تبدل الانتصاب في
النصف الأسفل بما يضاده وهو انضمام الرجلين وإصاق
الألية بالأرض يسمى قعوداً فكان القعود اسماً لمعنيين
مختلفين في محلين مختلفين وهما الانتصاب في النصف
الأعلى والانضمام والاستقرار على الأرض في النصف
الأسفل فكان القعود مضاداً للقيام في أحد معنييه وكذا
الركوع والركوع مع القعود يضاد كل واحد منهما
لآخر بمعنى واحد وهو صفة النصف الأعلى..... وأما
الحكم فلأن ما صار القيام لأجله طاعة يفوت رجليه لما

يلحق رجله من المشقة وهو بالكلية يفوت عند الجلوس
فثبت حقيقة وحكما أن القيام يفوت عند الجلوس فصار
الجلوس بدلا عنه والبدل عند العجز عن الأصل أو تعذر
تحصيله يقوم مقام الأصل - (۱/ ۳۵۶، ۳۵۷ - بيان شرائط
الإقتداء المكتبة الرشيدية)

ولما في الجوهرة النيرة :

ولو صلى على الدكان و أدلى رجله عن الدكان عند
السجود لا يجوز وكذا على السرير إذا أدلى رجله عنه لا
يجوز - (۱/ ۶۳ . باب صفة الصلاة - طبع قديمي)

ولما في الهندية :

إذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد؟ الأصح أن يقعد كيف
يتيسر عليه هكذا في السراج الوهاج وهو الصحيح هكذا
في العيني شرح الهدية - (۱/ ۱۳۶ - الباب الرابع عشر في
صلاة المريض . المكتبة الرشيدية)

ولما في رد المحتار :

أقول : ينبغي أن يقال إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد
أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أولى وإلا اختار
الأيسر في جميع الحالات ولعل ذلك محمل القولين
والله أعلم - (۲/ ۹۶، ۹۷ - باب صلاة المريض . إيچ ایم
سعيد . کراچی)

ولما في الفتاوى الهندية -

و تعديل الأركان هو تسكين الجوارح حتى تطمئن مفاصله

و أدناه قدر تسبيحة - (۱ / ۷۱ - الباب الثاني في واجبات الصلاة - المكتبة الرشيدية)

ولما في الدر المختار :

ووضع أصبع واحدة منهما شرط - (۲ / ۴۴۷ - باب صفة الصلاة . طبع ایچ ایم سعید کراچی)

ولما في الشامية :

والحاصل أن المشهور في كتب المذهب اعتماد الفرضية والأرجح من حيث الدليل والقواعد عدم الفرضية ولذا قال في العناية والدرر : إنه الحق - ثم الأوجه حمل عدم الفرضية على الوجوب والله أعلم قوله : (ولو واحدة) صرح به في الفيض) قوله : (نحو القبلة) قال في البرازية : والمراد بوضع القدم هنا وضع مع ذلك إحدى قدميه صح وإلا لا . قال في شرح المنية بعد نقله ذلك : وفهم منه أن النمراد بوضع الأصابع توجيهها نحو القبلة ليكون الاعتماد عليها وإلا فهو وضع ظهر القدم وقد جعلوه غير معتبر وهذا مما يجب التنبيه له فإن أكثر الناس عنه غافلون .

أقول : وفيه نظر فقد قال في الفيض : ولو وضع ظهر القدم دون الأصابع بأن كان المكان ضيقاً أو وضع إحداهما دون الأخرى لضيقه جاز كما لو قام على قدم واحد وإن لم يكن المكان ضيقاً يكره - فهذا صريح في اعتبار وضع ظاهر القدم وإنما الكلام في الكراهة بلا عذر - (۱ / ۵۰۰ - تحت مطلب في إطالة الركوع للجائي . طبع ایچ ایم سعید)

کرسی پر سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے

(فتویٰ نمبر ۵۰/۱۱۶۶)

سوال ۵۰:- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ کیسے کیا جائیگا؟
الجواب:- کرسی پر نماز پڑھتے وقت سجدہ کرنے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:
(۱) اگر وہ زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲) اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے، لیکن کرسی کی سیدھ میں تختہ یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرے، نیز مذکورہ صورت میں تختہ یا میز پر ہاتھ بھی رکھے، البتہ اس میں یہ بات ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ یعنی تقریباً نو (۹) انچ سے کم کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور چونکہ یہ شخص رکوع و سجدہ پر قادر ہے لہذا اس کے لئے محض اشارے سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں۔

البتہ جو شخص زمین یا تختہ وغیرہ میں سے کسی پر بھی باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سرٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہی نہیں، اور نہ ہی تخت وغیرہ پر ہاتھ رکھنا ضروری ہے، بلکہ وہ تخت وغیرہ پر سر، ہاتھ رکھے بغیر محض سر کے اشارہ سے سجدہ ادا کرے گا اور اس کا سجدہ ادا ہو جائیگا، لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ سجدہ و رکوع سے جھک کر کرے۔ (ماخذہ تبویب بقصر ف: ۱۸، ۱۰۸)

جہاں تک صف پر کرسی رکھنے کا مسئلہ ہے، اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ صف کے ساتھ چاہے کرسی اگلے پائے رکھیں یا پچھلے پائے، معذور کے لئے عذر کی بنا پر دونوں صورتوں کی گنجائش ہے، البتہ اگر معذور پوری نماز کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ صف پر کرسی کے پچھلے پائے رکھے جائیں تاکہ معذور کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ میں ہو جائے لیکن اگر معذور قیام کے وقت قیام کرتا ہے اور رکوع و سجدہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس صورت میں صف پر کرسی کے اگلے پائے رکھے جائیں اور کرسی کا بقیہ حصہ پچھلی صف میں ہوتا کہ کھڑے ہوتے وقت معذور دیگر نمازیوں کی سیدھ میں آجائے۔

اور رہا پچھلی صف والوں کا مسئلہ تو اس کا حل یہ ہے کہ جتنے معذور حضرات ہوں گے وہ صف کے کنارے پر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ بیچ میں خلل نہ آئے۔ (ماخذہ تبویب بتصرف یسر: ۹/۸۵۲)

لما فی مشکوٰۃ المصابیح :

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : أقيموا الصفوف و حاذوا بین المناكب و سدوا الخلل و لیئوا بأیدی اخوانکم و لا تذروا فرجات الشیطان و من وصل صفا وصلہ اللہ و من قطعہ قطعہ اللہ۔
(۹۸/۱ - باب تسویۃ الصف - طبع قدیمی)

ولما فی المحيط البرہانی

الأصل فی هذا الفصل : أن المريض إذا قدر علی الصلاة قائماً برکوع وسجود فإنه یصلی المكتوبة قائماً برکوع و سجود ولا یجزیه غیر ذلك ، لأنه لما قدر علی القيام

والركوع وسجود كان بمنزلة الصحيح والصحيح لا
يجزیه أن یصلی المكتوبة إلا قائماً برکوع وسجود
کذلك هذا۔ وإن عجز عن القيام وقدر على القعود فإنه
یصلی المكتوبة قاعداً برکوع وسجود ولا یجزیه غیر
ذلك۔ (۲۶/۳)۔ الفصل الحادی والثلاثون فی صلاة
المريض۔ إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

ولما فی ردالمحتار :

بل یشهر أنه لو كان قادراً على وضع شئ على الأرض مما
یصح السجود علیه أنه یلزمه ذاک لأنه قادر على الركوع
والسجود حقيقة ولا یصح الإیماء بهما مع القدرة علیهما
بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسألة۔ (۹۸/۲)۔
صلاة المريض . طبع ایچ ایم سعید)

ولما فی الهندیة :

إذا كان موضع السجود أرفع من موضع القدمین بقدر لبنة
أو لبنتين منصوبتين جاز وإن زاد لم یجز کذا فی الزاهدی۔
وحد اللبنة ربع ذراع کذا فی السراج الوهاج۔ (۷۰/۱)۔
الفصل الثانی فی واجبات الصلاة المكتبة الرشیدیة)

ولما فیها أيضاً :

وإن عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على
القعود یصلی قاعداً بإیماء و یجعل السجود أخفض من
الركوع کذا فی فتاوی قاضی خان حتی لو سوى لم یصح

کذا فی البحر الرائق - (۱ / ۱۳۶ - الباب الرابع عشر فی
صلاة المريض - المكتبة الرشيدية)

ولما فی مراقی الفلاح :

وإن تعذر الركوع والسجود وقدر على القعود ولو
مستندا صلى قاعدا بالإيماء للركوع والسجود برأسه ولا
يجزیه مضطجعا وجعل إيماء برأسه للسجود أخفض من
إيماء برأسه للركوع - (ص ۲۳۱، باب صلاة المريض -
طبع قديمی)

لما فی البحر الرائق :

وأما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراض
وضعهما قال في التجنيس والخلاصة وعليه فتوى مشايخنا
وفي منية المصلي ليس بواجب عندنا واختار الفقيه أبو
الليث الافتراض وصححه في العيون ولا دليل عليه، لأن
القطعي إنما أفاد وضع بعض الوجه على الأرض دون اليدين
والركبتين والظني المتقدم لا يفيد له لكن مقتضاه و مقتضى
المواظبة الوجوب وقد اختاره المحقق في فتح القدير وهو
إن شاء الله تعالى أعدل الأقوال لموافقة الأصول .
(۱ / ۲۰۹ - أحكام السجود - دار إحياء التراث العربی)

والله تعالى أعلم بالصواب

محمد عارف عفا الله عنه

۱۳۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

عصمت اللہ
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

الجواب صحیح

سید حسین احمد
۱۴۳۰/۶/۱۳ھ

((.....))

کیا مریض کے لئے کرسی پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟

(فتویٰ نمبر ۸۴۰/۲۶)

سوال ۵۱:- ہماری مسجد فاروق اعظم، بلاک ۷، فیڈرل بی ایریا، کراچی الحمد للہ علاقے کی معروف مسجد ہے اور اس میں نمازی حضرات کی تعداد بھی بلاک ۷ کی دیگر مساجد سے بہت زیادہ ہے۔ ان محترم نمازیوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو ضعیف اور انتہائی معذور ہیں کہ نماز میں قیام کے لئے کھڑے بھی نہیں رہ سکتے۔ اس لئے وہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے جس کے لئے شریعت نے ان کو اجازت دی ہے۔ نماز میں بلا شک قیام فرض ہے لیکن ایسے افراد کے لئے (جو واقعی قیام سے معذور ہیں) ترک قیام کی اجازت ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مخلص نمازی نے ایسے افراد کے لئے

مسجد میں کچھ کرسیاں عطیہ کر دیں۔ ابتداء میں صرف دو یا تین کرسیاں تھیں۔ لیکن اب ان کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ ہر طرف کرسی ہی کرسی نظر آتی ہے۔ عطیہ دینے والوں کے جذبہ خیر کی بلاشبہ قدر کی جانی چاہئے اور کی جاتی ہے لیکن کئی نمازی حضرات کو ان کرسیوں پر شدید اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کرسیوں میں اضافے کی موجودہ روش سے چرچ (گر جاگھروں) کا منظر نظر میں آتا ہے جہاں کرسیوں اور بنجوں میں بیٹھ کر عیسائی حضرات عبادت کرتے ہیں۔ یہ طریقہ شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ ان نمازیوں کے اعتراضات درج ذیل دلائل پر ہی ہیں:

۱: بہت سے نمازی حضرات باجماعت / انفرادی نماز میں تکبیر اولیٰ سے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں قیام نہیں کرتے۔ بعض کرسی نشین حضرات قیام کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر رکوع، سجود اور جلسوں کو بیٹھ کر ادا کرتے ہیں۔ اس طرح دونوں طرح کے لوگ تمام نمازوں میں رکوع، سجود وغیرہ اشاروں سے کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کے پنجے بھی زمین پر اس طرح نہیں رکھتے جیسے (کھڑے ہو کر) قیام کرنے میں رکھے جاتے ہیں یعنی دونوں پیروں کے پنجے سیدھے زمین پر نہیں رکھتے۔ بلکہ لا پرواہی سے رکھتے ہیں مثلاً پنجے پر پنجہ رکھایا بنجوں کو مڑے ہوئے رکھایا ٹخنوں پر ٹخنہ لگا کر رکھایا دونوں پیروں کو کرسی کے نچلے حصہ میں اندر کی طرف موڑ کر رکھا وغیرہ۔

۲: بلاشبہ ایسے افراد میں جو قیام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے ایسے لوگ بھی ہیں جو چل پھر سکتے ہیں اور ضرورت کے وقت کافی دیر تک کھڑے بھی رہتے ہیں۔ اور کھڑے کھڑے دیر تک باتیں کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن نماز کرسی پر بیٹھ کر بلا قیام شرعی پڑھتے ہیں۔

۳: گزشتہ رمضان میں دیکھا گیا کہ بہت سے جوان و تندرست نمازی حضرات (جو بلاشبہ نماز تو عام نمازیوں کی طرح بغیر کرسی کے پڑھتے تھے لیکن) نماز کے بعد بڑے سکون

سے کرسیوں پر استراحت فرماتے تھے یا اس پر بیٹھے تلاوت کرتے تھے۔ ان میں سے بعض صحت مند نمازی حضرات کرسیوں کو ایک دائرے کی شکل دے کر اس پر بیٹھے باتوں میں مشغول رہتے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ کسی پارک یا کلب وغیرہ میں بیٹھے ہوں۔

۴:- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے بعض نمازی حضرات (خواہ قیام کھڑے ہو کر کرتے ہوں یا بیٹھ کر) نماز کے بعد زمین پر بیٹھ جاتے تھے اور دیگر نمازیوں سے جو گفتگو رہتے تھے۔ معترضین کا کہنا تھا کہ جس طرح زمین پر بیٹھے گفتگو کر سکتے ہیں اسی طرح زمین پر بیٹھے نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پھر کرسی کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟ ان کو بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہئے جس کے لئے شریعت نے اجازت دی ہے۔

۵:- ایسے نمازی بھی تھے جو عام نمازیوں کی طرح کھڑے ہو کر پڑھتے تھے لیکن بعد نماز، قرآن کی تلاوت کرسی پر آرام سے بیٹھے ہوئے کرتے تھے۔ ان میں حفاظ اور صاحب علم و فہم لوگ بھی ہیں۔

۶:- اس طرح دن بدن کرسی کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جس پر بعض حضرات سخت اعتراضات ہیں۔

ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ تمام کرسیوں کو ہٹا دیا جائے۔ شریعت نے معذور کو زمین پر بیٹھ کر (یا انتہائی حالات میں لیٹ کر حتیٰ کہ اشاروں سے نماز پڑھنے کی تلقین کی ہے) اور تمام مساجد میں لوگ پڑھتے بھی ہیں۔ اسی طرح ان معذورین کو بھی زمین پر بیٹھے نماز پڑھنی چاہئے (خواہ کسی طرح بھی بیٹھ سکتے ہوں) کرسی کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے بے شمار قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اور لوگ مساجد کے تقدس کو قائم نہیں رکھ پاتے وہ عموماً ان کرسیوں پر بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھتے ہیں۔ آخر کار یہ طے پایا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں فتویٰ حاصل کرنا چاہئے تاکہ شرعی طریقہ معلوم ہو سکے۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ازارہ کرم اس معاملے میں شریعت کی

روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔ جزاک اللہ۔ فقط طالب دعاء

۱ احقر احمد علی میمن

الجواب:- معذور افراد جو فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر نہیں یا وہ کھڑے ہونے پر تو قادر ہیں لیکن زمین پر سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، ان کے لئے اصل حکم تو زمین پر بیٹھ کر ہی نماز پڑھنے کا ہے، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم، ان معذور افراد کے لئے ایک جائز صورت ہے کوئی لازم یا ضروری نہیں ہے بلکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے معذور افراد کے لئے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے کو ”اقرب الی الارض“ یعنی زمین سے قریب تر ہونے کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ اور جو افراد شرعی نقطہ نظر سے معذور کے حکم میں نہیں آتے ان کے لئے زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اس طرح نماز پڑھنے سے ان کی نماز نہیں ہوگی لہذا مسجد میں کرسیاں ہونے کی وجہ سے اگر واقعہ خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں جیسا کہ سوال میں مذکور ہے اور مشاہدہ بھی ہو رہا ہے تو کرسیوں کو ہٹا دینے یا مسجد میں ان کو لانے پر پابندی کا اعلان کرنے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

فی الدر المختار (۹۷/۲):

(و ان تعذرا) لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف

(لا القيام أو ما) قاعداً. واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۲۹/۱۱/۲۱ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۲۶/۱۱/۲۱ھ

مساجد میں رکھی ہوئی کرسیوں کے احکام

(فتویٰ نمبر ۳۲/۱۲۰۵)

مسجدوں میں جو کرسیاں رکھی ہوتی ہیں ان پر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۵۲:- ہمارے ہاں مساجد میں عام طور پر معذروں کے لئے کرسی کا جو اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کرسی کے آگے سجدہ کرنے کے لئے ایک لکڑی لگی ہوئی ہے اور آج کل ہماری مسجد میں یہ رواج عام ہے کہ لوگ اس کرسی پر لگی ہوئی لکڑی کو آڑ بناتے ہوئے اس کے آگے سے گزر جاتے ہیں جب کہ وہ کرسی نمازی کے استعمال میں ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات وہ کرسی والا نمازی اس لکڑی پر حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔ کیا ایسی لکڑی کا استعمال کرنا درست ہے۔ مہربانی فرما کر دلیل بھی بیان فرمائیں۔

الجواب۔ معذور افراد کے لئے مسجد میں جو کرسیاں رکھی ہوئی ہیں ان میں نماز پڑھنے کے بارے میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ:

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو تو اس کے لئے زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، پھر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر وہ باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(۱)۔ اگر وہ زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو یا تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور باقاعدہ سجدہ کرے ورنہ مجبوری میں کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲)۔ اگر وہ کرسی سے اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے، لیکن کرسی کی سیدھ میں تختہ یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر

باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرے، البتہ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ تقریباً نو انچ سے کم کم اونچا ہو لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہ ہوگا، لہذا مسجدوں میں رکھی ہوئی سامنے تختہ والی کرسی کا تختہ اگر مذکورہ تفصیل کے مطابق ہو تو اس میں سرٹکا کر سجدہ کرنا معتبر ہے ورنہ معتبر نہیں اور اور نماز درست نہ ہوگی۔

البتہ اگر یہ شخص (یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا) سرٹکا کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سرٹکا کر سجدہ کرنے کی وجہ سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے تو اس کے لئے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کرنا کافی ہے زمین یا تختہ پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، ایسی صورت میں مسجدوں میں رکھی ہوئی سامنے تختہ والی کرسی پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، اس کے باوجود اگر کسی نے اس اونچے تختہ پر سر رکھ کر سجدہ کر لیا تو اس کی نماز درست ہو جائے گی۔

(علی انہ ایماء لا سجود)

کرسی کے ساتھ لگا ہوا تختہ سترہ کے حکم میں ہے یا نہیں؟

سوال ۵۳:- ایسی کرسی کے آگے سے گزرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ کرسی پر نماز پڑھنے والے کے آگے اگر سترہ نہ ہو تو کھڑے ہونے کی جگہ سے تقریباً آٹھ فٹ یعنی اندازاً دو صف کے اندر اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے اس کے بعد سے گزرنے کی گنجائش ہے اور کرسی کے ساتھ جو تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اس پر سترہ کے احکام جاری نہیں ہونگے کیونکہ سترہ کی حقیقت یہ ہے وہ زمین سے متصل ہو کر کم از کم ایک ہاتھ اونچا ہو اور ایک انگلی کے برابر موٹا اور لمبائی میں ہو، جبکہ کرسی کے ساتھ جو تختہ لگا ہوا ہوتا ہے وہ نہ تو سترہ کے طور پر ہوتا ہے اور نہ اس پر سترہ کی حقیقت

صادق آتی ہے۔ (ماخذہ تبویب: ۲۲/۷۷۲۔ والعبارة الآتية)

فی الدر المختار (ج ۱/ص ۶۳۷)

(ولا يكفى الوضع ولا الخط) وقيل يكفى فيخط طولاً،
وقيل كالمحراب.

و فی الشامیة

(قوله ولا يكفى الوضع) أى وضع السترة على الأرض إذا
لم يكن غرضها وهذا ما اختاره فى الهداية ونسبه فى غاية
البيان إلى أبى حنيفة ومحمد وصححه جماعة منهم قاضى
خان معللاً بأنه لا يفيد المقصود بحر.

(قوله ولا الخط) أى الخط فى الأرض إذا لم يجد ما يتخذه
سترة وهذا على إحدى الروايتين أنه ليس بمسنون ومشى
عليه كثير من المشايخ واختاره فى الهداية لأنه لا يحصل
إذ لا يظهر من بعيد.

(قوله وقيل يكفى) أى كل من الوضع والخط أى يحصل
به السنة فيسن الوضع كما نقله القدورى عن أبى يوسف ثم
قيل يضعه طولاً لا عرضاً ليكون على مثال الغرز ويسن
الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث أبى داود
فإن لم يكن معه عصا فليخط خطاً وهو ضعيف لكنه يجوز
العمل به فى الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة أولى
بالاتباع مع أنه يظهر فى الجملة إذا المقصود جمع الخاطر
بربط الخيال به كى لا ينتشر كذا فى البحر و شرح المنية،
قال فى الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح أحمد وابن

حبان وغیرہ مالہ۔

(قوله فيخط طولاً الخ) قال في شرح المنية وقال أبو داود قالوا الخط بالطول وقالوا بالعرض مثل الهلال اه وذكر النودى أن الأول المختار ليصير شبه ظل السترة بحر.

[تنبیه] لم يذكروا ما إذا لم يكن معه سترة ومعه ثوب أو كتاب مثلاً هل يكفي وضعه بين يديه والظاهر نعم كما يؤخذ من تعليل ابن الهمام المار آنفاً وكذا لو بسط ثوبه وصلى عليه ثم المفهوم من كلامهم أنه عند إمكان الغرز لا يكفي الوضع وعند إمكان الوضع لا يكفي الخط.

کرسی پر بیٹھ کر نقلی عبادت کرنے کا حکم:

سوال ۵۴:- کیا صحت مند افراد ان کرسیوں پر نقلی عبادت کر سکتا ہے؟

الجواب۔ کرسی پر بیٹھ کر نقلی عبادت کرنا جائز ہے خواہ عذر ہو یا نہ ہو، لیکن نماز کے لئے جھک کر رکوع کرنا اور سرٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے (جبکہ وہ شرعاً معذور نہ ہو) جس کی تفصیل جواب نمبر (۱) گزر چکی ہے۔

وفى الهندية (ج ۱/ ۱۱۴)

ويجوز ان يتنفل القادر على القيام قاعداً بلا كراهة فى الاصح كذا فى شرح مجمع البحرين لابن الملك... ولو صلى التطوع بالایماء من غير عذر لا يجوز.

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۸/۱۱/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۸/۱۱/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۲۱/۱۱/۱۴۳۰ھ

صف کے درمیان میں کرسی رکھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۸۴۵/۱)

سوال ۵۵:- کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو قیام پر قادر نہیں، جس کی وجہ سے وہ کرسی میں نماز پڑھتا ہے اس کے علاوہ اس میں کوئی ایسی بیماری وغیرہ نہیں جس سے لوگوں کو تکلیف یا نفرت ہو، مذکورہ شخص نماز کے لئے مسجد میں جلدی آجاتا ہے، اور صف میں ابھی اکثر جگہ خالی ہوتی ہے، اگر وہ اپنی کرسی امام صاحب کے پیچھے یا دائیں بائیں صف کے درمیان میں رکھ لے تو دوسرے نمازی اسے کرسی صف کے کنارے پر لیجانے کا کہتے ہیں اب پوچھنا یہ ہے کہ۔

(۱) مذکورہ شخص پہلی صفت میں امام صاحب کے پیچھے دائیں بائیں کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۲) کیا عام نمازی مذکورہ شخص کو صف کے کنارے پر جانے کا حکم دے سکتے ہیں؟

الجواب (۱)۔ صورت مسئلہ میں مذکورہ شخص کے لئے..... امام کے پیچھے

صف کے درمیان نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے پر نماز پڑھے تاکہ درمیان میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنے کی وجہ سے صف میں جو کچھ ٹیڑھا پن اور معمولی سا خلا پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی نہ ہو، اس لئے کہ احادیث مبارکہ میں صفوں کو سیدھا رکھنے اور باہم خوفِ ملِ مل کر کھڑا ہونے کی بہت تاکید آئی ہے۔

فی الصحيح لمسلم (کتاب الصلوة باب تسوية الصفوف)

عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ، کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح منا کبنا فی الصلوة ویقول استورا ولا تختلفو فتخلف قلوبکم (الحديث).

وفیه ایضاً :

عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : سورا صفوفکم فان تسوية الصف من تمام الصلوة .

وفی سنن ابی داؤد . باب تسوية الصفوف .

عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذروا بالأعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لأری الشیطان یدخل من خلل الصف کأنہا الخذف .

وفی التاترخانیہ (۶۳۳/۱)

و اذا قاموا فی الصفوف تراصوا و سورا بین متاکبہم فی جامع الجوامع : ولیسدون الخلل کذا فی الدرالمختار

(۵۶۸/۱) و مثله فی البحر الرائق (۳۵۳/۱)

(۲)۔ عام نمازیوں کو یہ حق نہیں کہ وہ مذکورہ شخص کو صف کے کنارے پر جانے کا حکم دیں، البتہ اگر کوئی شخص حکمت اور نرمی کے ساتھ مذکورہ شخص کو جواب نمبراً میں ذکر کردہ بات سمجھا دے تو اس کی گنجائش ہے۔

فی الدرالمختار (۶۶۲/۱)

ولیس له از عاج غیره منه ولو مدرسا.

و فی الشامیة:

(قوله لیس له الخ قال فی القنیة : له فی المسجد موضع
معین یواظب علیہ و قد شغله غیره ، قال الأوزاعی له أن
یزعجه، و لیس له ذلک عندنا هـ. آی المسجد لیس ملکا
لأحد بحر عن النهایة.

و فی البحر الرائق (۳۴/۲).

ولا یتعین مکان مخصوص لأحد حتی لو کان للمدرس
موضع من المسجد یندرس فیہ قسبہ غیره الیہ لیس له
از عاجلة. واقامته منه.....والله سبحانه و تعالی اعلم.

عطاء اللہ عباسی

۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۳۰/۱۲/۲۰ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی
۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۰/۱۲/۲۰ھ



کیا کرسی صف کے کنارے پر لگانا ضروری ہے؟

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

سوال ۵۶۔ اکثر کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کو لوگ صف کے کنارے

کھڑا کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کے لئے صف کے درمیان میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے میں نماز پڑھیں تاکہ کرسی رکھنے کی وجہ سے صف میں جو تھوڑا سا خلا وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدا نہ ہو۔
(ماخذہ التبیان ۱/۸۴۵)

فی الصحيح لمسلم (كتاب الصلوة باب تسوية الصفوف)
عن ابي مسعود رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا فى الصلوة و يقول
استروا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم (الحديث)
عن انس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم سورا صفوفكم فان تسوية الصف من تمام الصلوة .
و فى سنن ابي داؤد (باب تسوية الصفوف)
عن انس بن مالك رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال رصوا صفوفكم و قاربوا بينهما و حاذوا
بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لأرى الشيطان يدخل من
خلل الصف كانها الخذف . والله اعلم بالصواب .

۲..... محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفرلہ

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

۱..... حماد اللہ لغاری

۱۴۲۷/۹/۲۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

سوال ۵۷:- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کا پچھلا پایا اپنی صف کے کنارے پر رکھیں یا دوسری صف میں رکھ کر سب نمازیوں کے برابر کھڑے ہوں؟

سوال ۵۸:- کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں قیام اور رکوع کر رہے ہیں تو اس صورت میں کرسی کا پایا اگر اپنی صف سے ملا کر رکھتے ہیں تو قیام اور رکوع میں عام نمازیوں سے آگے کھڑے ہوں گے اور سجود اور قعدہ وغیرہ میں برابر ہوں گے لیکن اگر کرسی پچھلی صف میں رکھیں تو پچھلی صف والوں کو سجدہ میں مشکل ہوگی اس لئے کرسی کہاں رکھیں؟

الجواب:- جو حضرات شرعی عذر کی بنیاد پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں وہ اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو جماعت میں شرکت کے وقت کرسی رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ کرسی اس طرح رکھی جائے کہ اس کے پچھلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں تاکہ بیٹھنے کی صورت میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ میں ہو لیکن اگر یہ حضرات قیام فرض نہ ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور رکوع، سجدے اور قعدے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں یا قیام اور رکوع پر قادر ہونے کی وجہ سے قیام اور رکوع باقاعدہ کرتے ہیں لیکن سجدے اور قعدے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں کرسی صف میں اس طرح رکھی جائے کہ اس کے اگلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں تاکہ اس صورت میں حالت قیام میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازوں

کے کندھے کے برابر سیدھ میں ہو کیونکہ احادیث میں صف بندی اور اقامت صفوف کی تاکید میں کندھوں کے برابر سیدھ میں کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ مگر خیال رہے کہ یہ دوسری صورت محض جائز ہے افضل اور بہتر صورت وہی پہلی صورت ہے نیز اس دوسری صورت میں کچھلی صف میں کھڑے مقتدیوں کو تکلیف ہوگی یا کچھلی صف میں اس معذور شخص کی کرسی کی سیدھ میں خلا رہ جائیگا اس لئے ایسے معذورین کو پہلی صورت پر ہی عمل کرنا چاہئے تاکہ یہ قباحتیں لازم نہ آئیں، یا دوسری صورت پر عمل کرنے کے واسطے کوئی ایسی ترکیب اختیار کرنی چاہئے جس سے مذکورہ بالا قباحتیں لازم نہ آئیں۔ مثلاً جس مسجد میں معذورین کی تعداد زیادہ ہو وہاں تمام معذور افراد صف کے کسی ایک طرف ایک دوسرے کے پیچھے اپنی اپنی کرسی ذکر کردہ تفصیل کے مطابق رکھ کر اگر نماز پڑھیں گے تو یہ قباحتیں لازم نہیں آئیں گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس صورت کو اختیار کرنے کے لئے مذکورہ احتیاط کا اہتمام کرنا ہوگا جو عام طور پر مشکل ہوتا ہے اس لئے پہلی صورت پر ہی عمل کرنے کو ہر حال میں ترجیح دینی چاہئے جو افضل بھی ہے اور قباحتوں سے بھی پاک ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اقيموا الصفوف

وحاذوا بين المناكب والاعناق الخ (مجمع الزوائد)

امام کے قریب کرسی رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۵۹: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے شروع نماز میں کونے میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے یا وہ امام کے قریب بھی کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ امید ہے کہ ان مسائل کے جوابات عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب۔ بہتر اور افضل وہی ہے جو جواب نمبر ۵ اور ۶ میں بیان کردہ پہلی

صورت ہے اگرچہ امام کے قریب یا صف کے درمیان میں بھی ان کے واسطے نماز پڑھنا جائز ہے تاہم دوسری صورت پر عمل کرنے والوں کے حق میں بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے میں نماز پڑھیں تاکہ کرسی رکھنے کی وجہ سے صف میں خلا پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب شاہ محمد تفضل علی

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھری

۱۴۲۹/۶/۲ھ

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

(فتویٰ نمبر ۸۵۲/۹)

سوال ۶۰:- جو حضرات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کے متعلق سوال ہے کہ وہ اپنی کرسی صف کے ساتھ رکھتے ہیں جس سے ان کے پیر صف سے آگے ہوتے ہیں اور تکبیر تحریمہ کے وقت وہ جب کھڑے ہوتے ہیں ان کے پیر اور کندھے باقی نمازیوں سے نہیں ملتے تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے یا وہ کرسی صف کے پیچھے رکھیں اور پیر ان کے صف کے ساتھ ہوں کونسا طریقہ صحیح ہے؟ بعض صورتوں میں دوسرے طریقہ میں کچھلی صف والوں کے لئے مسئلہ ہوگا تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا۔ اور اگر جگہ ہو اور پیچھے والوں کو مسئلہ نہ ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟ خلاصہ یہ ہے کہ ساری صورتوں کا حکم لکھیں۔

الجواب:- صورت مسئلہ میں جو لوگ کسی عذر شرعی کی بناء پر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہوں بلکہ صرف قیام پر قدرت رکھتے ہوں تو ان کے لئے حالت قیام میں کھڑا

ہونا فرض نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ ان ایسے حضرات تمام ارکان زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کریں لہذا اس صورت میں صف میں کرسی رکھنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ کرسی اس طرح رکھی جائے کہ اس کا پچھلا پایہ صف کے کنارہ پر ہو تاکہ بیٹھنے کی صورت میں معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ ہو جائے، لیکن اگر ایسے حضرات قیام فرض نہ ہونے کے باوجود قیام کرتے ہوں اور رکوع و سجدہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتے ہوں تو اس صورت میں کرسی صف میں اس طرح رکھی جائے کہ اس کا اگلا پایہ صف کے شروع میں ہو اور بقیہ حصہ پچھلی صف میں ہوتا کہ کھڑے ہوتے وقت یہ حضرات دیگر نمازیوں کے سیدھ میں آجائیں۔ اور رہا پچھلی صف والوں کا مسئلہ تو اس کا حل یہ ہے کہ تمام معذور افراد تین تین، چار چار کی تعداد میں صف کے ایک طرف ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ بیچ صف میں خلل نہ آئے۔ وکذا فی التبیان بغیر:

و فی المشکوۃ : (۱/۹۸)

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناكب وسدوا الخلل ولینوا
فی ایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل
صفاً وصله الله ومن قطع قطعته الله.

فی الہندیۃ : (۱/۱۳۶)

و کذا لو عجز عن الركوع والسجود وقدر علی القيام
فالمستحب أن یصلی قاعداً بایماء و ان صلی قائماً بایماء
جاز عندنا هکذا فی فتاویٰ قاضی خان.

فی الہدایۃ : (۱/۱۶۲)

و ان قدر علی القيام ولم یقدر علی الركوع والسجود لم

يلزِمة، القيام و يصلي قاعداً يؤمى ايماءً) لأن ركنية القيام
للتوسل به الى السجدة لما فيها من نهاية التعظيم فاذا كان
لا يتعق به السجود لا يكون ركناً فتخير والأفضل هو
الايماء قاعداً لأنه اشبه بالسجود. واللّه سبحانه وتعالى اعلم

حسین احمد اعظمی

۱۳۲۷/۱/۱۳ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۳۲۷/۱/۱۵

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۳۲۷/۱/۱۵

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۳۲۷/۱/۱۵

حالتِ قیام میں کھڑے ہونے کی وجہ سے اگر
صف سے آگے نکل آئے تو کیا کیا جائے؟

(فتویٰ نمبر ۵۶/۸۱۶)

سوال ۶۱:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل
مساجد میں کرسیوں اور معذور حضرات کی بہتات ہے وہ رکوع اور سجدہ، تشهد میں کرسی
پر بیٹھتے ہیں، اور حالتِ قیام میں کھڑے ہوتے ہیں تو اس صورت میں صف سے آگے
بڑھ جاتے ہیں اور ان کے کندھے وغیرہ دوسرے نمازیوں سے ملے ہوئے نہیں
ہوتے، تو اس بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

الجواب۔ صورتِ مسئلہ میں اگرچہ یہ حضرات باقاعدہ رکوع کرنے پر قادر
نہ ہوں یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہو تو ان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں، بلکہ بہتر
اور افضل بھی ہے کہ زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں، اور سر کے اشارہ سے رکوع
اور سجدہ ادا کریں، اور اس صورت میں اگر وہ جماعت سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے

ہوں، تو ان کو چاہئے کہ کرسی کو اس طریقہ سے رکھیں کہ کرسی کا پچھلا حصہ صف کے برابر ہو، اور نمازی کے کندھے بقیہ نمازیوں کے کندھوں کے برابر اور سیدھ میں ہوں، تاکہ صف بھی سیدھی رہے اور پچھلے صف میں کوئی خلل بھی واقع نہ ہو۔

البتہ اگر یہ اس کے باوجود قیام کے وقت کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھتے ہوں تو اس صورت میں ان کو چاہئے کہ صف کے ایک کنارہ پر نماز پڑھیں، اور حالت قیام میں صف کے برابر کھڑے ہوں اس سے پچھلے صف کے وسط میں خلل لازم نہ آئے گا۔

فی مشکوٰۃ المصابیح (۹۸/۱):

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی الصف الاول... (فیہ)... و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : سوا صفوفکم و حاذو بین مناکبکم و لتوا فی ایدی اخوانکم و سدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الحذف یعنی اولاد الضان الصغار . رواہ احمد .

و عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : قیما الصفوف خاذوا بین المناکب و سدوا الخلل و لتوا بایدی اخوانکم و لا تذروا فرجات الشیطان و من صل صفا وصلہ اللہ و من قطعہ قطعہ اللہ . رواہ ابو داؤد .

وفی الدر : (۵۶۸/۱) :

قال الشعمی و ینبغی أن یأمرهم بأن یتواصوا و یدوا الخلل و یسروا مناکبہم .

وفیہ (۹۵/۲):

(من تعذر عليه القيام) ای کله (لمرض) حقیقی، وحدہ ان يلحقه بالقيام ضرر، به يفتي (قبلها او فيها) ای الفريضة..... (صلى قاعدا... بر كوع وسجود وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كافٍ (لا القيام أو ما) بالهمز (قاعداً) وهو افضل من الايماء قائماً لقربه من الارض . قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تحته، لان ركنية القيام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهذا أولى من قول بعضهم صلى قاعداً، اذ يفترض عليه ان يقوم للقراءة، فاذا جاء او ان الركوع والسجود أو ما قاعداً، كذا في النهر، أقول التعبير يصلي قاعداً هو ما في الهداية والقُدوري وغيرهما واما ما ذكره من افتراض القيام لم أره لغيره فيما عندي من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعليل بان القيام سقط لانه وسيلة الى السجود، بل صرح في الحلية بأن هذه المسألة من المسائل التي سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقي والحكمي اهـ.

ومثله في البحر (۱۱۳/۲) وفي الهداية (۱۶۱/۱)

وفي الفتح (۴۶۰/۱) :

و ان قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام المنفئ للزوم فأفاد انه لو أو ما قائماً جاز الا ان الايماء قاعداً افضل لانه اقرب الى السجود وقال خواهرزاده يومی للركوع قائماً وللسجود قاعداً ثم هذا مبني على صحة المقدمة القائلة ركنية القيام ليس الا للتوصل الى السجود وقد اثبتها بقوله لما فيها من زيادة

التعظیم ای السجود علی وجه الا انحطاط من القيام فیها
نهایة التعظیم وهو المطلوب فكان طلب القيام لتحقيقه فاذا
سقط، سقط ما وجب له، وقد يمنع ان شرعیه لهذا علی
وجه الحصر بل له ولما فیہ نفسه من التعظیم کما یشاهد
فی الشاهد من اعتبار کذا لک . والله اعلم بالصواب .

محمد عثمان غفر اللہ ۱۴۲۶/۷/۲۱ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۴۲۶/۷/۲۳ھ

الجواب صحیح

احقر محمد اشرف غفر اللہ

۱۴۲۶/۷/۲۳ھ

کرسی پر نماز پڑھنے کا ثبوت اور فقہی میز میسر نہ ہونے کے احکام

مریض کے لیے کرسی پر بیٹھ کر میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کا حکم کس دلیل سے ثابت ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال ۶۲: ایک شخص زمین پر بیٹھ کر سرٹکا کر سجدہ نہیں کر سکتا البتہ کرسی پر بیٹھ کر سامنے
موضع نشست سے نوانچ سے کم کم اونچی میز یا ٹیبل پر سرٹکا کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس کے
لیے کیا حکم ہے، مذکورہ صورت میں اگر میز وغیرہ پر سجدہ کرنے کا حکم ہے تو اس حکم کا
ثبوت کس دلیل سے ہے؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ ”مذکورہ شخص کے لیے زمین ہی پر بیٹھ کر سر کے
اشارے سے سجدہ کرنا کافی ہے کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کا حکم نہیں
ہے کیونکہ اگر زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس سے سرٹکا کر سجدہ کرنے کو

فرضیت ساقط ہوگئی کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ موضع قدین سے دو اینٹ سے زیادہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور کرسی کے سامنے کی میز ظاہر ہے کہ موضع قدین سے دو اینٹ سے خاصی اونچی ہوتی ہے۔ (واذا كان موضع السجود ارفع من موضع القدمين بقدر لبنة او لبنتين منصوبتين جاوز وان زاد لم يجز)

جواب: صورت مسئلہ میں اگر موضع نشست سے نوانچ سے کم کم اونچی میز یا تختی میسر ہو اور باسانی اس پر سرٹکا کر سجدہ بھی کر سکتا ہو (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو اس کے ذمہ اس میز یا تختی پر سرٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے۔ **لـمـا فـی الشامیة (ج ۲ ص ۹۹):**

لو كان قادرا على وضع شيء على الارض مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلك لانه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما، بل شرطة تعذرهما.

یعنی مریض اگر زمین پر کوئی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرنے پر قادر ہو بشرطیکہ اونچائی اتنی ہو جس میں سجدہ معتبر ہے (یعنی دو اینٹ کی مقدار سے زیادہ نہ ہو) تو اس کے ذمہ اس چیز پر سجدہ کرنا ضروری ہے ایسی صورت میں اشارہ سے سجدہ کرنا درست نہ ہوگا، کیونکہ وہ حقیقی سجدہ کرن پر قادر ہے جبکہ اشارہ سے سجدہ معتبر ہونے کے لیے حقیقی سجدہ سے معذور ہونا شرط ہے۔

رہا یہ سوال کہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ: **واذا كان موضع السجود ارفع من موضع القدمين بقدر لبنة او لبنتين منصوبتين جاوز وان زاد لم يجز** جبکہ کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سامنے کی میز یا تختی کی اونچائی موضع قدین سے لبنتین (نوانچ) سے کہیں زیادہ ہوتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات میں موضع قد مین والی بات کا تعلق اس قعوس سے ہے جس میں آدمی قد مین کو موضع نشست بنا کر ان پر اپنا سارا زور ڈال کر بیٹھتا ہے مثلاً سنت کے مطابق زمین پر بیٹھنے کی ہیئت، (بلکہ نماز کے اندر قعود کے وقت سنت کے مطابق بیٹھنا ہی اصل ہے) اس لیے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس حالت کا اعتبار کرتے ہوئے موضع قد مین کا ذکر کیا ہے اور اس کی مساوی جگہ یا زیادہ سے زیادہ دوائنٹ (دوانچ) کے بمقدار اونچی جگہ کو موضع سجدہ قرار دیا ہے، بخلاف اس معذور آدمی کے جو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھتا ہے وہ چونکہ اپنا سارا زور سرین پر ڈال کر بیٹھتا ہے قد مین پر نہیں اس لیے اس کی نشست ہی اس کے لیے موضع قد مین کے حکم میں ہے اور جس طرح سرین کے توسط سے قد مین پر بیٹھنے والے کی سجدے کی جگہ اس کے موضع قد مین سے شمار کی جاتی ہے اسی طرح کرسی پر بیٹھنے والے کے لیے بھی موضع سجدہ اس کی نشست کے مساوی یا زیادہ سے زیادہ دوائنٹ کے بمقدار اونچی جگہ کو شمار کیا جائے گا، لہذا حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کی یہ عبارات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے بھی مستدل ہیں۔ (ماخذہ: تبویب ۱۰۸/۱۸)۔

وفی الدر المختار (ج ۲ ص ۹۸)

(وان تعذرا) لیس تعذرہما شرطاً بل تعذر السجود کاف
 (لا القيام أو ما قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من
 الارض (ويحصل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما (ولا
 يرفع الي وجهه شيئا يسجد عليه) فانه يكره تحريما (فان
 فعل وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح)
 على انه ايمان لا سجودا لا ان يجد قوة الارض (والا)
 يخفض (لا) يصح لعدم الايماء.

وفی الشامیة (ج ۲ ص ۹۸)

(قوله : فانه يكره تحريما) اقول : هذا محمول على ما اذا كان يجعل الى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما اذا كانت موضوعة على الارض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة في الاول ثم قال فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعله كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك فان مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الارض المرتفع ثم رايت القهستاني صرح بذلك.

(قوله : الا ان يجد قوة الارض) قال الزيلعي : كان ينبغي ان يقال ان كان ذلك الموضوع يصح السجود عليه كان سجودا والا فایماء اه وجزم به في شرح المنية.....

اقول : الحق التفصيل وهو انه ان كان ركوعه بمجرد ايماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر فهذا ايماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الايماء مطلقا، وان كان مع الانحاء كان ركوعه معتبرا حتى انه يصح من المتطوع القادر على القيام، فحينئذ ينظر ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راکعا وساجدا الا مومنا حتى انه يصح اقتداء القائم به واذا قدر في صلاته على القيام يتمها

قائماء وان لم یکن الموضوع كذلك یكون مؤثلاً فلا
یصح اقتداء القائم به واذا قدر فیها علی القيام استأنفها.
بل یتظهر لی انه لو كان قادراً علی وضع شیء علی الارض
مما یصح السجود علیه انه یلزمه ذلک لانه قادر علی
الركوع والسجود حقيقة ولا یصح الايماء بهما مع القدرة
عليها، بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسئلة.

وفی منحة الخالق (ج ۲ ص ۱۱۳)

اقول: قال فی الذخيرة فان كانت الوسادة علی الارض
وكان یسجد علیها جازت صلاحته فقد صح ان ام سلمة
رضی اللہ تعالیٰ عنہا كانت تسجد علی مرقعة موضوعة
بین یدیها لعلہ كانت بها، ولم یمنعها رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ذلک، وهذا یفید عدم الکراهة ثم
رأیت القهستانی بعد قوله ”ولا یرفع الی وجهه شیء یسجد
علیه“ فیہ اشارة الی انه لو سجد علی شیء مرفوع علی الارض
لم یکره ولو سجد علی دکان دون صدره یجوز كالصحيح
لکن لو زاد یومی ولا یسجد علیه كما فی الزاهدی.

میزیا ٹیبل پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت
کی تائید دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے ہوتی ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۳: سوال نمبر (۶۲) میں کردہ شخص کے لیے سامنے کی میز یا ٹیبل

وغیرہ پر سجدہ کرنے کے حکم کے لیے علامہ شامی رحمہ اللہ درج ذیل عبارت کو بطور حوالہ پیش کیا جاتا ہے:

بل يظهر لي انه لو كان قادرا على وضع شيء على الارض
مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلك لانه قادر على
الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الايماء بهما مع القدرة
عليهما، بل شرطه تعذرهما.

سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف علامہ شامی رحمہ اللہ کی رائے ہے یا دیگر فقہاء کرام
رحمہم اللہ کی عبارات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے؟

جواب: دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے بھی تائید ہوتی ہے چنانچہ
امام محمد رحمہ اللہ کتاب الاصل (ج ۱ ص ۲۰۹) میں فرماتے ہیں:

قلت أريت رجلا في جبهته جرح ولا يستطيع ان يسجد عليه
هل يجزيه ان يومي ايماء؟ قال لا، ولكن يسجد على انفه،
قلت فان اومي ايماء؟ قال لا يجزيه وعليه ان يعيد الصلاة.
قلت: وكذلك لو كان الجرح بانفه وهو يستطيع ان
يسجد على جبهته؟ قال نعم.

امام سرخسی رحمہ اللہ مبسوط (ج ۱ ص ۱۳۷ اور ۱۸۱) میں فرماتے ہیں

المريض اذا كان قادرا على القيام يصلي قائما فاذا عجز عن
القيام يصلي قاعدا بركوع وسجود واذا كان عاجزا عن
القيود يصلي بالايماء لانه وسع مثله لان الطاعة على
حسب الطاقة قال الله تعالى: لا يكلف الله نفسا الا وسعها،
البقرة ولقوله تعالى: فاتقوا الله ما استطعتم التغابن.

قال: وان كان على جبهته جراحة ولا يمكنه ان يسجد على الجبهة قال يسجد على انفه، لأن الأنف مسجد كالجبهة. واذا لم يستطع السجود لمرض او جرح او خوف فهو كما سواء ويومي لانه وسع مثله.

امام قاضی خان رحمہ اللہ خانیہ (ج ۱ ص ۱۷۱) میں فرماتے ہیں:

وان عجز عن القيام وقدر على الركوع والسجود يصلي قاعدا بركوع وسجود لا يجزيه الا ذلك.

صاحب محیط برہانی علامہ محمود بن صدر الشریعہ رحمہ اللہ الحیط البرہانی (ج ۳ ص ۲۶) میں فرماتے ہیں:

ان المريض اذا قدر على الصلاة قائما بركوع وسجود فانه يصلي المكتوبة قائما بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك، لانه لما قدر على القيام والركوع والسجود كان بمنزلة الصحيح، والصحيح لا يجزيه ان يصلي المكتوبة الا قائما بركوع وسجود كذلك هذا، وان عجز عن القيام وقدر على القعود فانه يصلي قاعدا بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك، لانه عجز عن نصف القيام وقدر على النصف فما قدر عليه لزمه وما عجز عنه سقط.

محیط برہانی (ج ۳ ص ۳۳) میں مزید ہے کہ:

واذا كان بجبهته جرح لا يستطيع السجدة عليه لم يجزه الا يمضاه وعليه ان يسجد على انفه، لان الأنف مسجد كالجبهة فان لم يسجد على انفه وأوما لا تجوز صلاته لانه ترك السجود مع الامكان على فلا يجزئه.

جہاں میز یا کوئی اور چیز سجدہ کرنے کے لیے میسر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۴: سوال نمبر (۶۲) میں ذکر کردہ شخص اگر کسی ایسی جگہ ہو جہاں میز یا اس کے متبادل کوئی اور چیز میسر نہ ہو تو وہ کیا کرے مثلاً دوران سفر راستہ کی مساجد میں اگر صرف کرسی دستیاب ہو میز وغیرہ نہ ہو تو اس شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:..... صورت مسئلہ میں سر کے اشارے سے سجدہ کرے۔ (نظیر المسائل)

۱..... ان من العجز الحکمی (للصلاة قاعدا او للایماء).....
ما لو خاف العدو لو صلى قائما، او كان في خباء لا يستطيع
ان يقيم صلبه، وان خرج لا يستطيع الصلاة لطین او مطر،
ومن به ادنى علة فخاف ان نزل عن المحمل بقى في
الطريق يصلى الفرض في محمله وكذا المريض الراكب
الا اذا وجد من ينزله بحر. (الشامية ج ۲ ص ۹۶ باب صلاة
المريض).

۲..... مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئا تنجس
من ساعته سلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الا انه يلحقه
مشقة بتحريكه. (الدر المختار ج ۲ ص ۱۰۳ قبيل باب
سجود التلاوة)

اگر میز کی اونچائی نوانچ سے زیادہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۵: اگر کسی جگہ کرسی کے سامنے میز میسر ہو لیکن اس کی اونچائی نو

انچ سے اونچی ہو اس سے کم میسر نہ ہو جیسا کہ ہوائی جہاز میں یہ صورت پیش آ جاتی ہے تو ایسی صورت میں نوا انچ سے اونچی چیز پر سجدہ کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ حالانکہ مریض فی نفسہ نوا انچ یا اس سے کم کم اونچی چیز پر سجدہ کرنے پر قادر ہے البتہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے یا زمین پر سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔

جواب..... صورت مسئلہ میں یا تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے یا مذکورہ میز ہی پر سجدہ کر لے کیونکہ نوا انچ سے اونچی میز پر سجدہ کرنا بھی حقیقت ”ایماء“ یعنی سر کے اشارہ سے سجدہ کرنا ہے حقیقی سجدہ نہیں ہے اور جس طرح تعذر حقیقی کی صورت میں ”ایماء“ معتبر ہے اسی طرح تعذر حکمی کی صورت میں ایماء معتبر ہے اور مذکورہ صورتحال تعذر حکمی میں داخل ہے۔

لما فی الشامیۃ تحت مبحث صلاة المریض (ج ۲ ص ۹۶)

ان من العجز الحکمی ایضا..... ما لو خاف العدو لو صلی قائما، او کان فی خباء لا یتطیع ان یقیم صلبه، وان خرج لا یتطیع الصلاة لطین او مطر، ومن به ادنی علة فخان ان نزل عن المحمل بقى فی الطريق یصلی الفرض فی محمله، وكذا المریض الراكب، الا اذا وجد من ينزله بحر.

وفی التاتارخانیۃ (ج ۱ ص ۳۹۸)

ذكر الشيخ الاجل الشهيد فی الواقعات : اذا اشتد المطر او الخوف ودخل وقت الصلاة ينزل ویصلی، فان لم یمكنه یصلی علی دابته واقفا یومی وان لم یمكنه الا یقف یصلی ذاهبا الی القبلة وان لم یمكنه التوجه الی القبلة یومی ویصلی کما تیسر ولا یدع الصلوة وان کان الخوف اشد

من ذلك فإختر الصلاة يجوز دفعا للهلاك عن نفسه.

وفى الدر المختار (ج ۲ ص ۱۰۳)

مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئا تنجس من
ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الا نه يلحقه
مشقة بتحريكه.

فى الشامية (ج ۲ ص ۹۹) تحت قول الدر (الا ان يجد قوة الارض)

ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم
يزد ارتفاعه على قدر لبنتين فهو سجود حقيقى فيكون
راكعا وساجدا الا مومنا حتى انه يصح اقتداء القائم به
وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومنا.

وفى البحر الرائق (ج ۲ ص ۱۱۳)

ولو رفع المريض شيئا يسجد عليه ولم يقدر على الارض
لم يجز الا ان يخفض براسه لسجوده اكثر من ركوعه ثم
يلزقه بجبينه فيجوز لانه لما عجز عن السجود وجب عليه
الايماء والسجود على الشيء المرفوع ليس بالايماء الا اذا
حرك راسه فيجوز لوجود الايماء لا لوجود السجود على
ذلك الشيء، وصححه فى الخلاصه قيد بكون فرضه
الايماء لعجزه عن السجود.

میز نہ ہونے یا نوانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے سر کے اشار سے

پڑھی ہوئی نماز لوٹانا ضروری ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۶: سوال نمبر (۴،۳) کی صورتوں میں نماز پڑھنے کے بعد اس کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

(۵) مذکورہ دونوں صورتوں میں چونکہ وہ سجدہ پر قادر نہ تھا اس لیے بعد میں نماز لوٹانا ضروری نہیں ہے۔

فی الدر المختار (ج ۲ ص ۹۹)

(من تعذر عليه القيام لمرض صلى قاعدا كيف شاء وان

تعذرا لا القيام أو ما قاعدا وان تعذر القعود أو ما مستلقيا على

ظهره ورجلاه نحو القبلة) (او على جنبه الايمن)

فی الشامیہ تحتہ:

(قوله سقوط الشرائط) ای کالاستقبال وستر العورة

والطهارة من الخبث (قوله بالاولی) لان العجز عن تحصيل

الشرائط ليس فوق العجز عن تحصيل الاركان، فلو لم

يقدر المريض على التحول الى القبلة بنفسه ولا بغيره صلى

كذلك ولا اعادة عليه بعد البرء في ظاهر الجواب كما لو

عجز عن الاركان، بدائع وتامامه في البحر.

(قوله: ولا يعيد) ای فی سقوط الشرائط او الاركان لعذر

سماوی بخلاف ما لو كان من قبل العبد على ما مر تفصيله

فی الطهارة وشمل ما لو عجز عن القراءة.

وفى البحر عن القنية: ولو اعتقل لسانه يوما وليلة فصلى صلاة الاخرس ثم انطلق لسانه لا تلزمه الاعادة اهـ.

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۴/ ذوالعقدہ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴/ ۱۱/ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۴/ ۱۱/ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفرالہ

۵/ ۱۱/ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۲/ ۱۱/ ۱۴۳۱ھ

رکوع وسجدہ کرنے سے معذور اگر قیام پر قادر ہو تو اس کے لیے قیام کرنا افضل ہے یا پوری نماز بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے؟

(فتویٰ نمبر ۷/ ۳۲۱۰)

سوال ۶۷:- ایک شخص ضعیف العمر ہے رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں ہے البتہ کھڑا ہو سکتا ہے وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھتا ہے لیکن قیام کے وقت کھڑا ہو جاتا ہے، ان صاحب کو کسی نے بتلایا کہ جب آپ رکوع وسجدہ اشارہ سے کر رہے ہیں تو پوری نماز بیٹھ کر پڑھیں قیام کے وقت کھڑا ہونا صحیح نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے قیام کے وقت کیا کھڑا ہونا جائز یا خلاف افضل ہے؟ اس شخص کے لیے افضل صورت کیا ہے؟

الجواب: باقاعدہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے والے شخص سے قیام کا فرض ساقط ہو جاتا ہے یعنی قیام کے وقت اس کے لئے کھڑا ہونا ضروری نہیں ہے لہذا ایسا شخص زمین پر بیٹھ کر یا مجبوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر یہ شخص قیام کے وقت کھڑا ہو جائے اور رکوع وسجدہ کے وقت بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کر لے تو یہ بھی جائز ہے، کوئی ناجائز نہیں ہے، لیکن اس شخص کے لیے افضل صورت کونسی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے زیادات میں اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے ذخیرہ کے حوالہ سے فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے ابتداء ہی سے یعنی قیام کے وقت سے ہی بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے (دیکھئے عبارت نمبر ۳۲)

لیکن حضرت امام زفر اور امام شافعی رحمہما اللہ فرماتے ہیں قیام مستقل رکن ہے اور سجدہ الگ رکن ہے لہذا ایک رکن یعنی سجدہ کرنے سے عاجز ہونے کی وجہ سے دوسرا رکن یعنی قیام کی رکنیت ساقط نہیں ہوگی۔

اس لئے معذور شخص اگر قیام کے وقت کھڑا ہو جائے تو اس میں بھی کراہت نہیں ہے، جائز ہے۔

فتصیر المسئلة متفقا علیہا ویخرج المصلی عن اختلاف

الامامین الزفر والشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ وتجاوز الصلوة

بلا خلاف، ویستانس ایضا لهذه المسئلة التي ذكرها
الفقهاء بأن من صلى بعض صلاته قائما ثم حدث به مرض
يتمها قاعدا يركع ويسجد او يومى ان لم يقدر او مستلقيا
ام لم يقدر لانه بناء الا أدنى على الاعلى ولان اداء بعض
الصلوة بالقيام أولى من اداء كلها بالإيماء (يلاحظ رقم
العبارة: ۵، ۴)

(۱)..... فى الدر المختار (ج ۲ ص ۹۷)

(وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف
(لا القيام أو ما) قاعدا، وهو أقل من الإيماء قائما لقربه من
الأرض إلخ.

(۲)..... فى الشامية :

(قوله بل تعذر السجود كاف) نقله فى البحر عن البدائع
وغيرها، وفى الذخيرة رجل بحلقة خراج إن سجد سال
وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدا يومىء
ولو صلى قائما بركوع وقعد أو ما بالسجود أجزاءه والأول
(أى يصلى قاعدا يومىء) أفضل لأن القيام والركوع لم
يشرعا قرابة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين إلى السجود ۵۱.

(قوله أو ما قاعدا) لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا
يجب دونه. وهذا أولى من قول بعضهم صلى قاعدا إذ
يفترض عليه أن يقوم للقراءة فإذا جاء أو أن الركوع
والسجود أو ما قاعدا كذا فى النهر.

أقول : التعبير بصلى قاعدا هو ما فى الهداية والقدرى وغيرهما، وأما ما ذكره من افتراض القيام فلم أره لغيره فيما عندى من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعليل بأن القيام سقط لأنه وسيلة إلى السجود بل صرح فى الحيلة بأن هذه المسألة من المسائل التى سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقى اهـ و

(۳)..... فى التاتارخانية (ج ۲ ص ۱۳۱)

ذكر محمد فى الزيادات : رجل بجبهته جراحة لا يستطيع أن يسجد إلا وتسيل جراحته وهو صحيح فيما سوا ذلك يقدر على الركوع والقيام والقراءة : يصلى قاعدا يومى إيماء، ولو صلى بركوع وقعد أو مى بالسجود أجزاءه والأول أفضل.

(۴)..... فى الهداية (ج ۱ ص ۷۷)

قال وإن قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام ويصلى قاعدا يومى إيماء لأن ركنية القيام للتوسل به إلى السجدة لما فيها من نهاية التعظيم فإذا كان لا يتعقبه السجود لا يكون ركنا فيتخر والأفضل هو الإيماء قاعدا لأنه أشبه بالسجود، وإن صلى بعض صلاته قائما ثم حدث به مرض يتمها قاعدا يركع ويسجد، أو يومى إن لم يقدر أو مستلقيا إن لم يقدر، لأنه بناء الأدنى على الأعلى.

(۵)..... فى فتح القدير (ج ۳ ص ۹۸)

(قوله: لَمْ يَلْزَمَهُ) المنفى اللزوم فأفاد أنه لو أوما قائما جاز
إلا إن الإيماء قاعدة أفضل ؛ لأنه أقرب إلى السجود . وقال
خواهر زاده : يومى للركوع قائما و للسجود قاعدة ثم هذا
مبنى على صحة المقدمة القائلة ركنية القيام ليس إلا
للتوسل إلى السجود وقد أثبتنا بقوله: لما فيها من زيادة
التعظيم: أى السجدة على وجه الانحطاط من القيام فيها
نهاية التعظيم وهو المطلوب فكان طلب القيام لتحقيقه فإذا
سقط سقط ما وجب له .

قوله أو يومى إن لم يقدر) هو ظاهر الجواب، وفي النواذر
إذا صار إلى الإيماء بعد ما افتتح قادرا عليهما فسدت
صلاته لأن تحريمته انعقدت مرجبة لهما، قلنا لا بل
للمقدور للمقدور غير أنه كان اذ ذاك الركوع والسجود
فلزما فاذا صار المقدور الأيماء لزم وأداء بعض الصلوة
بهما أولى من أداء كلها بالإيماء .

(۶)..... وفي الكفاية تحته:

(قوله ويصلى قاعدة يومى ايماء) هذا البيان الافضلية فنه لو
أوما يجوز ، وقال زفر والشافعي رحمهما الله تعالى
يصلى قائما لأن القيام ركن فلا يسقط بالعجز عن أداء ركن
آخر .

(۷)..... فى المبسوط للسرخسى (ج ۱ ص ۳۹۲)

وأما إذا كان قادرا على القيام وعاجزا عن الركوع
والسجود فانه يصلى قاعدة بإيماء وسقط عنه القيام لأن هذا

القیام ليس بركن لأن القيام إنما شرع لافتتاح الركوع
والسجود به فكل قيام لا يعقبه سجود لا يكون ركناً. ولأن
الإيماء إنما شرع للتشبه بمن يركع ويسجد والتشبه
بالقعود أكثر ولهذا قلنا بأن المومئء يجعل السجود
أخفض من ركوعه لأن ذلك أشبه بالسجود إلخ.

(۸)..... وفي الشامية (ج ۲ ص ۱۷۷)

قال في البحر: وهو (أى تأخير الأكل عن صلاة عيد
الأضحى) مستحب ولا يلزم من ترك المستحب ثبوت
الكراهة إذ لا بد لها من دليل خاص.

(۹)..... وفيه أيضاً (ج ۱ ص ۶۵۳)

صرح في البحر في صلاة العيد عند مسألة الأكل لا يلزم
من ترك المستحب ثبوت الكراهة إذ لا بد لها من دليل
خاص. وأشار إلى ذلك في التحرير الأصولي بأن خلاف
الأولى ما ليس فيه صيغة نهى كترك صلاة الضحى
بخلاف المكروه تنزيهاً والظاهر أن خلاف الأولى أعم،
فكل مكروه تنزيهاً خلاف الأولى ولا عكس، لأن خلاف
الأولى قد لا يكون مكروهاً حيث لا دليل خاص كترك
صلاة الضحى، وبه نهر أن كون ترك المستحب راجعاً إلى
لي خلاف الأولى لا يلزم منه أن يكون مكروهاً إلا بنهى
خاص، لأن الكراهة حكم شرعى فلا يدل له من دليل، والله
تعالى أعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

محمد عبدالمنان عفی عنہ

احقر محمود اشرف غفرالہ

۱۴۳۱/۲/۱۶ھ

۱۴۳۱/۲/۱۵ھ

۱۴۳۱/۲/۱۶ھ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق ماہنامہ

انوارِ مدینہ کا مضمون اور اس کا جواب

(فتویٰ نمبر ۱۸/۱۰۸۷)

سوال ۶۸۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں یہاں راولپنڈی میں ایک مدرسہ میں درس و تدریس کا کام کرتا ہوں بعض لوگ مسائل بھی مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں، انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی متعدد افراد نے پوچھا ہے، اور اسباق کے دوران بھی زیر بحث آتا ہے۔ احقر نے دارالعلوم کراچی کے ماہنامہ البلاغ شمارہ نمبر ۴ جلد نمبر ۳۳ ص ۴۷ میں شائع شدہ تحقیق کے مطابق اب تک موقف اختیار کیا ہے، یہاں کے ایک دارہ غفران سے بھی اسی کے مطابق جواب ملا، بندہ نے اس کی عوام میں تبلیغ شروع کی، لیکن گذشتہ دنوں لاہور سے چھپنے والے ایک ماہنامہ انوارِ مدینہ شمارہ جنوری ۲۰۰۷ء میں چھپنے والا ایک مضمون منظر عام پر آیا ہے جس سے یہاں کچھ لوگوں میں تشویش پیدا ہوئی کہ ان میں سے کونسا موقف درست ہے اور کونسا غلط؟ کیونکہ یہ مسئلہ آج کل کثرت سے پیش آ رہا ہے اور اکثر مسجدوں میں کچھ لوگ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے والے ملتے ہیں۔ اسی

گو لو کی کیفیت میں ماہنامہ البلاغ کے تازہ شمارے ربیع الثانی / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ میں چھپنے والے مسئلے کو پڑھ کر حوصلہ ہوا کہ اس مسئلہ میں بندے کا موقف درست ہے۔ لیکن مجھے ماہنامہ انوار مدینہ دیکھ کر کچھ اپنے موقف میں شبہات پیدا ہو گئے اور تذبذب ہو گیا۔ اپنے طور پر میں نے غور کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ بعض دوست و احباب کے مشورے سے طے پایا کہ دارالعلوم کراچی ہمارا بڑا اور مرکزی ادارہ ہے۔ اس مضمون کو وہاں بھیج کر تحقیق کرنی چاہئے۔ اب اس غرض سے یہ استفتاء منسلک مضمون کی تحقیق کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ تفصیل سے جواب مرحمت فرما کر تشویش کا ازالہ فرمائیں گے۔ السائل..... محمد ناصر راولپندی

کرسی پر بیٹھا ہوا معذور شخص نماز میں سجدہ کے لئے کیا کرے؟

[حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالوحد صاحب، استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید]

جو شخص کھڑے ہونے کے طاقت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین یا تخت پر دو زانوں ہو کر بیٹھے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سر اور کمر کو جھکا کر رکوع کرے اور عام طریقے سے زمین یا تخت پر سجدہ کرے۔ اگر زمین پر سجدہ نہ کر سکے اور زمین پر رکھی نواچ اوچی تپائی پر سجدہ کر سکے تو اُس پر سجدہ کرے۔

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا وہ کھڑے ہو کر بھی اور زمین پر بیٹھ کر بھی اور کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارے سے رکوع و سجود کر سکتا ہے اُس کے لیے زمین یا تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈیسک پر یا سامنے رکھی ہوئی میز پر سجدہ کرتے ہیں۔ یہ سجدہ کرنا صحیح نہیں اور

یہ سجدہ نہیں اشارہ سمجھا جائے گا۔ اس لیے اگرچہ نماز ہو جائے گی لیکن طریقہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے۔
بعض حضرات کرسی پر بیٹھ کر سامنے کے ڈیسک یا میز پر سجدہ کرنے کے ضروری ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں، ہمیں اُن سے اتفاق نہیں۔ اس لئے اہل علم حضرات کے غور و فکر کے لیے مندرجہ ذیل مضمون پیش خدمت ہے۔
(عبدالواحد غفرلہ،)

بسم اللہ حامدا و مصليا !

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے اس بات کو معلوم کرنا ہوگا کہ اصطلاح نماز میں قعود کس کو کہتے ہیں؟

إنما قلنا أنهما (أى القيام والقعود) متغايران بدليل الحكم والحقيقة..... أما الحقيقة فلأن القيام اسم لمعنيين وهما الانتصابان فى النصف الاعلى والنصف الاسفل. فلو تبدل الانتصاب فى النصف الاعلى بما يضاده وهو الانحناء سُمى ركوعا لوجود الانحناء لانه فى اللغة عبارة عن الانحناء من غير اعتبار النصف الاسفل لان ذلك وقع وفاقاً فاما هو فى اللغة فاسم لشئ واحد فحسب وهو الانحناء.

ولو تبدل الانتصاب فى النصف الاسفل بما يضاده وهو انضمام الرجلين والصاق الالية بالارض يسمى قعودا فكان القعود اسما لمعنيين مختلفين فى محلين مختلفين وهما الانتصاب فى النصف الاعلى والانضمام والاستقرار على الارض فى النصف الاسفل فكان القعود مضادا للقيام فى احد معنييه وكذا الركوع والركوع مع القعود يضاد كل

واحد منهما للآخر بمعنى واحد وهو صفة النصف الاعلى
واسم لمعنيين يفوت بالكلية بوجود مضاد احد معنيه
كالبلوغ واليتم يفوت القيام بوجود القعود او الركوع
بالكلية ولهذا لوقال قائل ما قمت بل قعدت وما ادركت
القيام بل ادركت الركوع لم يعد مناقضا في كلامه .

(بدائع الصنائع ج ۱ / ص ۱۴۲)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ حقیقت کے اعتبار سے قیام اور قعود کے درمیان بھی
تغایر ہے اور قیام اور رکوع کے درمیان بھی مغایرت۔ قیام جس کا نصف اعلیٰ اور نصف اسفل
دونوں ہی سیدے اور کھڑے ہوتے ہیں جبکہ قعود میں یہ چار چیزیں ہوتی ہیں یعنی الصاق
الیہ بالارض، ضمّام رجلین، استقرار علی الارض، اور جسم کے نصف اعلیٰ کا
سیدھا کھڑا ہونا اور رکوع میں نصف اسفل تو سیدھا ہوتا ہے لیکن نصف اعلیٰ جھکا ہوا ہوتا
ہے۔ غرض نماز کی یہ تین پیمائشیں یعنی قیام، قعود اور رکوع آپس میں متغایر ہیں۔

قعود میں الصاق الیہ بالارض میں حدیث کی رو سے تورک اور تربیع بھی شامل
ہیں جن میں ”الصاق“ زمین کے ساتھ ہوتا ہے اور مسنون نشت بھی شامل ہے جس
میں الیتین ایک پاؤں پر ہوتے ہیں اور ”اقعاء“ بھی ہے جس میں دونوں پاؤں
کھڑے کر کے آدمی ایڑیوں پر بیٹھتا ہے۔

ان تین کے علاوہ نماز میں دو ہیئتیں اور ہیں۔ ایک اقرب الی القيام کی اور
دوسری اقرب الی القعود کی۔ اقرب الی القيام کی ہیئت اُس وقت ہوتی ہے جب
استوی النصف الاسفل و ظهر بعد منحن اور اقرب الی القعود کی ہیئت اُس وقت
ہے جب لم یستو النصف الاسفل۔

غرض جب تک ٹانگیں بالکل سیدھی نہ ہوں اور گھٹنے بالکل نہ کھل جائیں اقرب

الی القعود کی ہیئت ہے اور اس ہیئت کا قعود کی ہیئت سے تغایر بالکل بدیہی ہے۔
لیکن اس ہیئت میں نہ الصاق الیہ بالارض ہے نہ استقرار علی الارض ہے
اور نہ ہی انصمام رجلین کی وہ کیفیت ہے جو قعود میں ہوتی ہے۔

علامہ سعدی چلبی رحمہ اللہ فتح القدر پر اپنے حاشیہ میں کہتے ہیں:

يمكن ان يفرق بينهما بان القرب من القعود وان جاز ان
يعطى له حكم القاعد الا انه ليس بقاعد حقيقة فاعتبر جانب
الحقيقة فيما اذا سها عن الثانية . (فتح القدير باب سجود السهو)

کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہے قعود کی نہیں:

یہ جاننے کے بعد کہ قیام، رکوع، قعود اور اقرب الی القعود کی ہیئتیں ایک
دوسرے کے مغایر ہیں۔ اب یہ سمجھئے کہ کرسی پر یا کسی پائپ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی
ہیئت اقرب الی القعود کی ہیئت ہے کیونکہ اس پر قعود کی تعریف صادق نہیں آتی
اور کرسی اور پائپ درحقیقت اقرب الی القعود کی اس ہیئت کی بقاء کے لیے سہارا کے
لگنے سے ہیئت کی حقیقت بدل نہیں گئی کہ اقرب الی القعود بدل کر قعود بن گیا ہو۔

تنبیہ:

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قعود میں اصل دار و مدار الصاق الیہ یعنی سرین کا
نشست گاہ سے اتصال پر ہے۔ پھر خواہ تخت وزمین پر بیٹھے ہوں یا کرسی پر یا کسی پتلے
پائپ پر بیٹھے ہوں اور اگر زمین پر بیٹھے ہو تو خواہ ٹانگیں جوڑ کر بیٹھے ہوں یا ٹانگیں پھیلا
کر سب کی سب قعود کی ہیئت میں شامل ہیں۔

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ علامہ کا سانی رحمہ اللہ نے اوپر قعود کی
حقیقت ذکر کی ہے اور اس وجہ سے کہ کوئی زمین پر بیٹھ کر اپنی ٹانگیں پھیلا لے تب بھی

اُس کو قعود کہتے ہیں۔ اگر انضمامِ رجلین کو حقیقت میں شامل نہ بھی کریں تب بھی الصاق الیہ بالارض اور استقرار علی الارض تو اس کی حقیقت میں شامل ہیں۔ اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی سطح پر خواہ وہ سطح زمین کی ہو یا تخت کی ہو یا چبوترے کی ہو الصاق الیہ بھی ہو اور استقرار علی الارض بھی ہو اور چونکہ استقرار کے لیے ٹانگوں اور قد میں کے زور اور جماؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اسی سطح پر ٹانگوں اور قد میں کا زور اور جماؤ بھی ہو ورنہ سطح زمین کے ساتھ الصاق الیہ ہو لیکن کمر اور ٹانگیں اٹھی ہوئی ہوں تو اس کے باوجود کہ الصاق الیہ بالارض بھی ہے اور نصف اعلیٰ کا انتصاب بھی ہے اس کو قعود نہیں کہا جاتا نہ عرفاً اور نہ شرعاً۔

اگر یہ کہا جائے کہ کرسی بھی سہارا ہے اور اس کے واسطے سے آدمی کا زمین پر ہی استقرار ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اوپر یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قعود کی مذکورہ حقیقت کی روشنی میں وہ استقرار مراد ہے جس میں الصاق الیہ اور قد میں کا اتصال ایک سطح کے ساتھ ہو۔ علاوہ ازیں شرع میں اس کی نظیر بھی موجود ہے اور وہ ہے راکب علی الدبۃ کی۔ کہ وہ کرسی پر بیٹھنے کی مثل دابہ پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن دابہ کے واسطے کے باوجود اس کو اصطلاح نماز میں قاعد شمار نہیں کیا جاتا اور قاعد سے اس کے احکام جدا ہیں کہ اس کے لئے رکوع اور سجود میں اشارہ متعین ہے۔

کرسی پر بیٹھا ہوا شخص رکوع و سجود میں اشارہ کرے
میز پر اُس کے لیے سجدہ نہیں ہے:

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت قعود کی نہیں اقرب الی القعود کی ہے تو اب یہ سمجھئے کہ اقرب الی القعود کی ہیئت میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا متعین ہے سامنے میز رکھ کر یا کرسی کے ساتھ لگی ہوئی میز پر سجدہ کرنا صحیح نہیں۔ اگر سجدہ

کیا تو وہ سجدہ نہیں ہوگا بلکہ اشارہ ہی شمار ہوگا۔ لہذا کرسی پر بیٹھا ہوا شخص صرف اشارہ سے نماز پڑھے۔ ہماری اس بات کی تائید مندرجہ ذیل حوالوں سے ہوتی ہے۔

۱..... و ان كان موضع السجود ارفع من موضع القدمين بقدر لبنة

او لبنتين منصوبتين جاز وان زاد لم يجز. (عالمگیری ص ۷۰ ج ۱)

اس جزئیہ میں اگر موضع قدمین سے حقیقی معنی مراد لیں تو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے معذور کے لیے سجدہ کرنا معذور اور تقریباً ناممکن ہے اور اگر مجازی معنی یعنی کرسی کی نشست گاہ مراد ہو تو اس کے لیے دلیل چاہیے جو موجود نہیں۔

۲..... ولو صلى على الدكان و ادلى رجله عن الدكان عند

السجود لا يجوز و كذا على السرير اذا ادلى رجله عنه لا

يجوز. (الحوہرۃ النیرۃ ص ۶۳ ج ۱)

مطلب یہ ہے کہ چبوترے یا تخت پر نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے اگر آدمی اپنی ٹانگیں چبوترے یا تخت سے باہر لٹکا لے خواہ پیچھے کو یا آگے کو تو اس کا سجدہ صحیح نہ ہوگا۔

۳..... مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لیے سر جھکانا جائز نہیں“

(کفایت المفتی ص ۴۲۲ ج ۳)

۴..... مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”بعض لوگوں نے یہ مسئلہ گھڑ رکھا ہے کہ تشہد میں بیٹھنا ہی ضروری نہیں۔

بس (ریل میں سیٹ پر) پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اور اطمینان سے دوسرے

تختہ (یعنی سیٹ) پر ٹیک دیا اور اپنے نزدیک نماز ادا کر لی۔ ذرا مشقت

بھی گوارا نہیں، چاہے فرض سر سے اترے یا نہ اترے۔“

(وعظ شرائط الطاعة)

اس سے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح سجدہ کرنے سے کوئی فرض رہ جاتا ہے جو یہی ہو سکتا ہے کہ نماز کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہے جس میں سجدہ نہیں سجدے کا اشارہ کیا جاتا ہے۔

الجواب۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز میں قیام پر قادر نہیں، البتہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے ہو تو اسے زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہیے، بلا وجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور اس صورت میں مذکورہ معذور کے لیے باقاعدہ جھک کر رکوع کرنا اور زمین، تخت وغیرہ پر سرٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، محض اشارے سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو، بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سجدہ پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(۱)۔ اگر وہ زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲)۔ اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لیکن کرسی کے محاذات میں تختہ یا میز وغیرہ پر سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرے، البتہ ایک یا دو اینٹ یعنی تقریباً نو انچ سے کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور چونکہ یہ شخص رکوع و سجدہ پر قادر ہے، لہذا اس کے لئے محض اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

البتہ جو شخص باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سرٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہی نہیں، بلکہ وہ تخت وغیرہ پر سر رکھے بغیر محض اشارہ سے سجدہ ادا کرے گا اور اس کا سجدہ

ادا ہو جائے گا لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔ (ماخذہ تبویب بتصرف: ۳۱۳/۲۳، دیکھئے عبارت نمبر: ۱ تا ۱۱، نیز امد الفتاویٰ: ۳۸۰، ۳۷۸/۱: ۸۸/۲)

آپ نے سوال کے ساتھ منسلکہ جو فوٹو کا پی بھیجی ہے اس میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ قیام سے معذور آدمی جب زمین پر پاؤں رکھتے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لئے سامنے لگے ہوئے تختہ یا رکھی ہوئی میز وغیرہ پر باقاعدہ سرٹکا کر سجدہ کرنا صحیح نہیں بلکہ اس کے لئے اشارے سے سجدہ کرنا متعین اور کافی ہے اور اس سے نماز ہو جائے گی، لیکن اس کے بارے میں کوئی ایسی دلیل ذکر نہیں کی گئی کہ جس سے مذکورہ مدعی ثابت ہو اور جن عبارات سے استدلال کیا گیا ہے ان سے بھی یہ مدعی ثابت نہیں۔

چنانچہ سب سے پہلے مختلف عبارات کے ذریعہ کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت کو اقرب الی القعود کی ہیئت ثابت کیا گیا پھر کہا گیا کہ:

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت قعود کی نہیں اقرب الی القعود کی ہے تو اب یہ سمجھئے کہ اقرب الی القعود کی ہیئت میں رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرنا متعین ہے، سامنے میز رکھ کر یا کرسی کے ساتھ لگی ہوئی، میز پر سجدہ کرنا صحیح نہیں، اگر سجدہ کیا تو وہ سجدہ نہیں ہوگا بلکہ اشارہ ہی شمار ہوگا۔ لہذا کرسی پر بیٹھا ہوا شخص صرف اشارہ سے نماز پڑھے۔

نیز راکب علی الدابہ کے مسئلہ کو کرسی والے مسئلہ کی نظیر کے طور پر پیش کیا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ راکب علی الدابہ کو اصطلاح نماز میں غیر قاعد قرار دیا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

علاوہ ازیں شرع میں اس کی نظیر بھی موجود ہے اور وہ راکب علی الدابۃ کی کہ وہ کرسی پر بیٹھنے کی مثل دابہ پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن دابہ کے واسطے کے

باوجود اس کو اصطلاح نماز میں قاعد شمار نہیں کیا جاتا اور قاعد سے اس کے

احکام جدا ہیں کہ اس کے لئے رکوع اور سجود میں اشارہ متعین ہے۔

تو اس کے بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ہیئت کو چاہے قعود کہیں یا اقرب الی القعود سمجھیں، دونوں صورتوں میں مسئلہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ فقہاء نے سجدہ ساقط ہونے کا مدار عذر اور عدم قدرت پر رکھا ہے نہ کہ بیٹھنے کی ہیئت پر (دیکھئے عبارت نمبر: ۱۲، ۱۳، ۱۴) نیز فقہاء نے قیام سے معذور آدمی کو اس کی سہولت کے مطابق بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی گنجائش دی ہے۔

(دیکھئے عبارت نمبر: ۱۵، ۱۶، ۱۷، نیز امداد الفتاویٰ: ۱/۳۷۹ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

لہذا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت کو اقرب الی القعود کر کے پھر اس ہیئت کو سجدے کے سقوط کا ذریعہ بنانا صحیح نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے کو عرفاً قاعد ہی کہتے ہیں اسی طرح اس کی ہیئت راكب علی الدابة کی ہیئت کی طرح ہے اور فقہاء نے راكب علی الدابة کو اصطلاح نماز میں قاعد ہی شمار کیا ہے (دیکھئے عبارت نمبر: ۱۸، ۱۹) اور جہاں تک سواری پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع و سجدہ اشارے سے کرنے کے حکم ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس کا الیہ اور قد میں ایک سطح پر نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع و سجدہ اشارہ سے کرنے کا حکم خلاف قیاس نص سے ثابت ہوا ہے (ورنہ فرائض و واجبات میں اسے بھی اتر کر باقاعدہ قیام رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہے جبکہ وہ ان پر قادر ہو) اور فرض نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع و سجدہ اشارہ سے ادا کرنے کا حکم ان اعذار کی بناء پر ہے جن کی وجہ سے سواری پر بھی فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے عبارت نمبر

(۱۸، ۲۰، ۲۱)۔

جہاں تک موضع قد میں والی بات کی تائید کے طور پر ہندیہ کے جزئیہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس جزئیہ کا تعلق اس قعود سے ہے جس میں انسان اصل

موضع نشست قد میں کو بنا کر ان پر اپنا سارا زور ڈال کر بیٹھتا ہے مثلاً سنت کے مطابق بیٹھنے کی ہیئت، چونکہ مذکورہ صورت میں انسان کا اپنا سارا زور سرین کے توسط سے قد میں پڑھتا ہے نیز نماز کے اندر قعود کے وقت سنت کے مطابق بیٹھنا اصل ہے لہذا فقہاء کرام نے اس حالت کا اعتبار کرتے ہوئے موضع قد میں کا ذکر کیا ہے اور اسکی مساوی جگہ یا اس سے تقریباً نو انچ سے کم کم اونچی جگہ کو موضع سجدہ قرار دیا ہے بخلاف اس معذور آدمی کے جو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھتا ہے وہ چونکہ اپنا سارا زور سرین پر ڈال کر بیٹھتا ہے قد میں پر نہیں، لہذا اس کی نشست ہی اس کے لئے موضع قد میں کے حکم میں ہے اور جس طرح سرین اور قد میں پر بیٹھنے والے کی سجدے کی جگہ اس کے موضع قد میں سے شمار کی جاتی ہے اسی طرح سرین کے اوپر بیٹھنے والے کے لئے موضع سجدہ اس کے نشست کی مساوی جگہ یا اس سے تقریباً نو انچ سے کم کم اونچی جگہ کو شمار کیا جائے گا۔ لہذا ہندیہ کا مذکورہ جزئیہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے بھی مستدل ہے۔

اسی طرح مضمون میں مذکورہ مسئلہ کی تائید کے طور پر الجوہرہ کی درج ذیل عبارت نقل کی گئی ہے:

ولو صلى على الدكان و أدلى رجله عن الدكان عند
السجود لا يجوز وكذا على السرير اذا أدلى رجله عنه
لا يجوز. (۶۳/۱)

اس عبارت سے یہ بات کسی طرح بھی صراحۃً یا اشارۃً ثابت نہیں کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ اشارہ سے کرنا متعین ہے بلکہ مذکورہ عبارت سے صاحب جوہرہ رحمۃ اللہ علیہ یہ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ سجدہ کے وقت زمین پر عام حالات میں پاؤں لٹکا کر ضروری ہے اور پاؤں لٹکائے بغیر سجدہ کرنا جائز نہیں، لہذا اس کا ہماری بحث سے (جو معذور عن القیام سے متعلق ہے) خارج ہونا صاف واضح ہے۔

نیز مذکورہ مسئلہ کی تائید کے لئے کفایۃ المفتی کی یہ عبارت بھی منسلکہ تحریر میں نقل

کی گئی ہے کہ:

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”کرسی پر

پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں“

یہاں کفایۃ المفتی سے صرف جواب کا ایک جز نقل کیا گیا ہے پورا جواب ذکر نہیں کیا

گیا، اگر اس جز کو ہی لے لیا جائے تب بھی اس سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذور آدمی کے لئے اشارے سے سجدہ کرنا ثابت نہیں۔

اور اگر اس کے پورے سوال و جواب کو ملاحظہ کر لیا جائے تو اور بھی زیادہ یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کفایۃ المفتی کے جواب سے اشارے سے سجدہ کرنے کے مسئلہ کو کوئی تائید حاصل نہیں ہوتی، بلکہ جواب کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص نو جوان تندرست ہو اس کے لئے کرسی پر پاؤں لٹکا کر اور بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں، البتہ جو شخص معذور ہو اس کیلئے الگ حکم ہے۔ ذیل میں پورا سوال و جواب نقل کیا جاتا ہے:

سوال: عرض خدمت ہے کہ میں نو جوان اور تندرست آدمی ہوں کچھ بیماری وغیرہ نہیں، مگر جس وقت سجدہ نماز میں جاتا ہوں تو شکم میں کچھ گرانی محسوس ہوتی ہے یعنی پیٹ میں کچھ بیکلی سے معلوم ہوتی ہے، علاج بھی کیا گیا مگر افاقہ ندارو، بہت کھاتا ہوں اور اچھی طرح چلتا پھرتا ہوں اور خوب توانا اور طاقتور بھی ہوں، نیچے یعنی زمین پر نماز پڑھنا بہت دشوار معلوم ہو رہا ہے اس لئے عرض خدمت ہے کہ کیا میں کرسی پر بیٹھ کر رو برو کسی ٹیبل پر سجدہ کر سکتا ہوں یا نہیں یعنی کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل پر سر جھکانا جائز ہے یا نا جائز؟

جواب: کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں، الا اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا اور زمین پر سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو جائے، زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو سجدہ کر لیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز

نیز مذکورہ مسئلہ کے لئے حکم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے استدلال کر کے یہ کہنا کہ:

”اے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس طرح سجدہ کرنے سے کوئی فرض رہ جاتا ہے جو یہی ہو سکتا ہے کہ نماز کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہے جس میں سجدے نہیں سجدے کا اشارہ کیا جاتا ہے۔“

درست نہیں اور نہ ہی مذکورہ مسئلہ کا اس عبارت سے کوئی تعلق ہے، کیونکہ حضرت حکیم الامت صاحب کی عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قیام پر قادر ہوا سکے لئے اس طرح بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور یہاں ہمارے مسئلہ کا تعلق اس معذور شخص سے ہے اور جو قیام پر قادر ہی نہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ محض بیٹھنے کی ہیئت کو سجدہ ساقط ہونے کا مدار بنانا اور اس کی وجہ سے سجدہ اشارے سے کرنے کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے۔

(۱) لما فی الہندیۃ :

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد كذا
فی الہدایۃ..... و ان عجز عن القيام والركوع والسجود و
قدر علی القعود یصلی قاعداً بإیماء و یجعل السجود أخفض
من الركوع كذا فی فتاویٰ قاضی خان: (۱/۱۳۶، طبع رشیدیہ)

(۲) و فی مراقی الفلاح :

إذا تعذر علی المريض كل القيام وهو الحقیقی و مثله
الحکمی ذکرہ فقال أو تعسر كل القيام بوجود ألم شديد
أو خاف بأن غلب فی ظنه بتجربة سابقة أو إخبار طبيب
مسلم حاذق أو ظهور الحال زیادة المرض أو خاف بقاءه
أی طول المرض به أی بالقیام صلی قاعداً بركوع وسجود
لما روی عن عمران بن حصین قال: كانت بی بواسیر

فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاة فقال: صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى جنب زاد النسائی فإن لم تستطع فمستلقياً لا يكلف الله نفساً الا وسعها..... و ان تعذر الركوع والسجود و قدر على القعود ولو مستنداً صلی قاعداً بالایماء للركوع والسجود برأسه الخ. (ص: ۳۴۰، قدیمی)

(۳) ولما فی المحيط البرهانی

الأصل فی هذا الفصل ، أن المريض اذا قدر على الصلاة قائماً بركوع وسجود فانه یصلی المكتوبة قائماً بركوع وسجود ولا یجزئه غیر ذلك لأنه لما قدر على القيام والركوع والسجود كان بمنزلة الصحيح، والصحيح لا یجزئه أن یصلی المكتوبة الا قائماً بركوع وسجود كذلك هذا و ان عجز عن القيام و قدر على القعود فانه یصلی المكتوبة قاعداً بركوع وسجود ولا یجزئه غیر ذلك الخ. (۲۶/۳ م طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۴) ولما فی الہندیة

اذا كان موضع السجود أرفع من موضع القدمین بقدر لبنة أو لبنتين منصوبتين جاز و ان زاد لم یجز کذا فی الزاھدی وحّد اللبنة ربع ذراع کذا فی السراج الوھاج. (۷۰/۱، طبع رشیدیة)

(۵) ولما فی غنیة المستملی :

و اراد باللبنة فی قوله مقدار لبنتين لبنة بخاری وھی ربع ذراع عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتی عشرة اصبعاً.

(ص: ۲۸۶، سہیل اکیڈمی)

(۶) ولما فی الشامیة :

اقول: الحق التفصیل وهو أنه ان كان ركوعه لمجرد إيماء الرأس من غير انحناء و ميل الظهر فهذا إيماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الإيماء مطلقاً وان كان مع الانحناء كان ركوعاً معتبراً حتى انه يصح من المتطوع القادر على القيام، فحينئذ ينظر ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كعجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو لنتين فهو سجود حقيقي فيكون راکعاً ساجداً لا مومناً .

(۹۸/۲، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

(۷) ولما فیها أيضاً :

بل ينظر لى أنه لو كان قادراً على وضع شئ على الارض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسئلة.

(۹۸/۲، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

(۸) ولما فی الدر المختار :

(و ان تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف

ولما فی الشامیة تحت قوله :

(بل تعذر السجود كاف) نقله فی البحر عن البدائع وغيرها

قال ح: أقول على فرض تصويره ينبغي أن لا يسقط لأن

الركوع وسيلة اليه ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة،

كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام (۹۷/۲،

طبع ایچ ایم سعید - کراچی)

(۹) ولما فی حاشیة الطحطاوی :

(قوله والسجود) أى بالجهة والأنف، ولو كان يقدر على سجوده بالأنف فقط تعين عليه لما فى السراج، لو كان بجهة قروح لا يستطيع السجود عليها يلزمه السجود على الأنف ولا يجوز له الإيماء لأنه ترك السجود مع القدرة. (ص: ۴۳۱، قديمى) كذا فى المحيط البرهانى. (۳/۳۳، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

(۱۰) ولما فى البحر الرائق :

و أما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عم افتراض وضعهما قال فى التجنيس والخلاصة وعليه فتوى مشايخنا وفى منية المصلى ليس بواجب عندنا واختار الفقيه أبو الليث الافتراض وصححه فى العيون ولا دليل عليه لأن القطعى إنما أفاد وضع بعض الوجه على الأرض دون اليدين والركبتين والظنى المتقدم لا يفيد له لكن مقتضاه و مقتضى المواظبة الوجوب وقد اختاره المحقق فى فتح القدير وهو إن شاء الله تعالى أعدل الأقوال لموافقة الأصول وإن صرح كثير من مشايخنا بالسنية ومنهم صاحب الهداية وفى المجتبى سجد على طرف من أطراف جهته يجوز اهـ.

(۱/۶۰۹ طبع دار احياء التراث العربى)

(۱۱) ولما فى الشامية:

قوله : (ووضع يديه وركبتيه) هو ما صرح به كثير من المشايخ واختار الفقيه أبو الليث الافتراض ومشى عليه الشرنبلالى والفتوى على عدمه كما فى التجنيس والخلاصة واختار فى الفتح الوجوب لأنه مقتضى الحديث مع المواظبة قال فى البحر وهو إن شاء الله تعالى أعدل الأقول لموافقة الأصول اهـ وقال فى الحلية وهو حسن

ماش علی القواعد المذهبية ثم ذكر ما يؤيده. (۱/۴۷۶،

طبع ایچ ایم ساعد کراچی)

(۱۲) ولما فی مواقى الفلاح :

فان عاد من سها عن القعود وهو الى القيام أقرب بأن استوى
النصف الأسفل مع انحناء الظهر وهو الأصح فى تفسيره
سجد للسهو لترك الواجب وان كان الى القعود أقرب
بانعدام استواء النصف الأسفل لا سجود سهو عليه فى
الأصح و عليه الأكثر.

ولما فى الطحطاوى تحت قوله :

(بانعدام استواء النصف الأسفل انما كان الى القعود أقرب
لأنه لا يعده قائما فى هذه الحالة لا حقيقة ولا عرفاً ولا شرعاً
لأنه لو قرأ وركع وسجد فى هذه الحالة من غير عذر لا
يجوز لأنه ليس بقائم كما فى الحلبي. (ص: ۴۲۷، قديمی)

(۱۳) ولما فى الجوهرة النبوة :

قوله : (ومن سها عن القعدة الأولى ثم ذكر وهو الى حال القعود أقرب)
يعنى بأن لم يرفع ركبتيه من الأرض، وفى المبسوط : ما لم يستتم قائما يعود، و
ان استتم لا يعود وصحح هذا صاحب الحواشى.

قوله : (عاد فقعد و تشهد) لأن ما قرب الى الشئ يأخذ حكمه، كفناء
المصر يأخذ حكم المصر فى حق صلاة العيد والجمعة الخ. (۱/۲۰۱، قديمی)

(۱۴) ولما فى النهر الفائق :

و ان سها المصلی عن القعود الأول فى الرفض ولو عملياً
وهو أى: والحال أنه اليه أقرب بأن لم ينتصب النصف
الأول منه على الأصح كما فى الكافى..... عاد اليه وجوباً
ولا يسجد للسهو على الأصح لأن ما قرب من الشئ أعطى
حكمه. (۱/۳۲۶، قايمی)

(۱۵) ولما فی الہندیۃ :

ثم اذا صلى المريض قاعداً كيف يقعد الأصح يقعد كيف
تيسر عليه هكذا في السراج الوهاج وهو الصحيح هكذا
في العيني شرح الهداية. (۱/۱۳۶، طبع رشيدية)

(۱۶) ولما فی الدر المختار :

(صلى قاعداً) ولو مستنداً الى وسادة أو انسان فانه يلزمه
ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لأن
المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى وقال زفر :
كالمتشهد، وقيل وبه يفتى.

(۱۷) وقال ابن عابدين تحت قوله :

(كيف تشاء) أى كيف تيسر له بغير ضرر من تربع أو غيره
امداد (قوله على المذهب) جزم به في الغرر و نور
الايضاح، وصححه في البدائع و شرح المجمع، واختاره
في البحر والنهر (قوله فالهيئات أولى) جميع هيئة، وهي
هنا كيفية القعود قال ط: وفيه أن الاركان انما سقطت
لتعسرها ولا كذلك الهيئات تأمل (قوله قيل وبه يفتى)
قاله في التجنيس والخلاصة والولو اجبة لأنه أيسر على
المريض قال في البحر: ولا يخفى ما فيه بل الأيسر عدم
التقييد بكيفية من الكيفيات، فالمذهب الأول و ذكر قبله
أنه في حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع
أقول: ينبغي أن يقال ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد
أيسر عليه من غيره أو مساوياً لغيره كان أولى والا اختار
الأيسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين.

(۲/۹۶، ۹۷، طبع ايچ ايم سعيد - کراچی)

(۱۸) ولما فی البدائع :

و كذلك الصحيح اذا كان على الرحلة وهو خارج
المصروبه عذر مانع من النزول عن الدابة أو السبع أو كان
في طين أو ردغة يصلي الفرض على الدابة قاعداً بالإيماء
من غير ركوع وسجود ، لأن عند اعتراض هذه الأعذار
عجز عن تحصيل هذه الأركان من القيام والركوع
والسجود فصار كما لو عجز بسبب المرض و يؤمى إيماء
لما روى في حديث جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله
عليه وسلم " كان يؤمى على راحلته و يجعل السجود
أخفض من الركوع " لما ذكرنا . (۲۸۹ / ۱ ، طبع رشيدية)

(۱۹) ولما فی الهامش على تبیین الحقائق :

(فرع) ذكره المرغيناني لوافتح التطوع على الدابة خارج
المصر ثم دخل مصر قبل أن يفرغ منها ذكر في غير رواية
الأصول أنه يتمها واختلفوا في معناه قيل : يتمها قاعداً على
الدابة ما لم يبلغ منزله ، وقيل : يتمها بالنزول على الأرض ،
غاية . (۴۴۰ / ۱ ، دار الكتاب العلمية)

(۲۰) لما فی المحيط البرهانی :

و ذكر الكرخي في كتابه : ويجوز التطوع على الدابة في
الصحراء مسافراً كان أو مقيماً ، أينما توجهت به ، وروى
عن أبي حنيفة و أبي يوسف رحمهما الله تعالى أنهما أطلقا
ذلك للمسافر خاصة ، لأن الجواز بالإيماء بخلاف القياس
لأجل الضرورة والضرورة انما تتحقق في السفر لا في
الحضر . (۴۲۳ / ۲ ، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

(۲۱) ولما فی ایضاً :

فعلى ما ذكر شمس الأئمة رحمه الله تعالى حجة أبي حنيفة
وهو: أنا جوزنا الصلاة على الدابة بالإيماء بالنص بخلاف
القياس والنص ورد خارج المصر، والمصر ليس في معنى
خارج المصر، لأن سيره على الدابة في المصر لا يكون
مؤبداً عادة، فرجعنا فيه الى اصل القياس. (۲/۲۵۵، إدارة
القرآن والعلوم الإسلامية) والله تعالى اعلم بالصواب

محمد عارف عفا الله عنه

۱۴۲۹/۸/۱۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفرالہ

۱۴۲۹/۸/۱۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح

سید حسین احمد

۱۴۲۹/۸/۱۳ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب

۱۴۲۹/۸/۱۵ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۴۲۹/۸/۱۰ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح

احقر شاہ محمد تفضل علی

۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح

عصمت اللہ

۱۴۲۹/۸/۱۵ھ

حج و زیارت

کے بعد واپس ہونے والے
حج سے تین خطاب



منشی نور پستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ

مکتبہ ازلہ الجہان کراچی

تقلید کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام احمد رضا خان مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

مکتبہ ازلہ الجہان کراچی